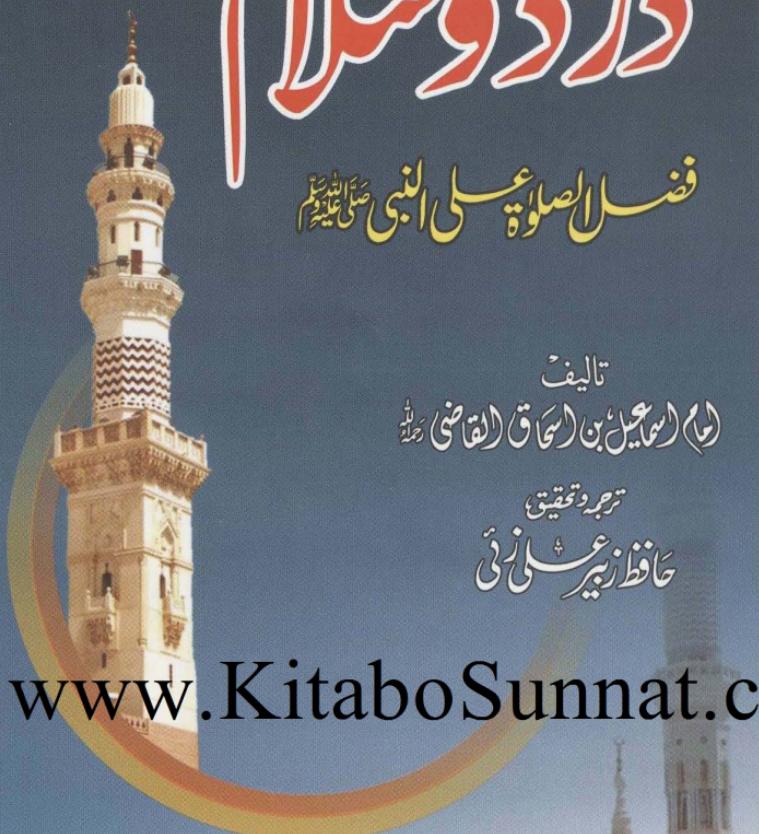


فضائل درود السلام

فضل الصلاة على النبي ﷺ



تأليف

(ع) إسماعيل بن إسحاق (القاضي) رحمه الله

ترجمة وتحقيق

حافظ زيد علني

www.KitaboSunnat.com

مكتبة سلامة



معزز قارئین توجہ فرمائیں

کتابِ مہنت کی روشنی میں لمحیٰ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا منتظر

- **کتاب و سنت ذات کام** پرستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
 - **بیانات التحقیق الislamی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصریق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
 - **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر متمم کتب متعلقہ ناشرپن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com

فضائل درود و سلام

فصل الصلة على النبي ﷺ

تأليف

(ع) اسماعيل بن الحجاج (القاضي رحمه الله)

ترجمة و تقييق

حافظ زبير بن نافع

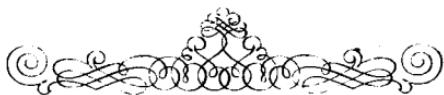


مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جملہ حقوق محفوظ یہں

کتاب فضائل ذرود و سلام
تالیف (ع) اسماعیل بن الحجاج (الفاضل)
اشاعت فوری 2010ء
قیمت -----



ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سڑیت اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیمنٹ ائس بیک بال مقابل شل پیروں پسپ کو قابل روڈ فصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: mktabaislamiapk@gmail.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فهرست

۱	صفحہ ۲	حرف اول.....
۷		رحمۃ للعلیین پر درود وسلام
۹		درو دو سلام کی صحیح روایات
۱۵		درو دو سلام کی ضعیف روایات
۲۳		درو دو سلام کے بعض مسائل
۳۰		سیرت رحمۃ للعلیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے چند پہلو
۳۳		امام اسماعیل بن اسحاق القاضی اور کتاب کی سند کی تحقیق
۳۷		فضل الصلوٰۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ [آغاز اصل کتاب]
۳۹		نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ پر ایک دفعہ درود پڑھنے کی فضیلت
۵۳		دعائیں درود
۵۶		نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ پر درود نہ پڑھنے والے کے لئے وعد
۶۲		نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ تک فرشتوں کا درود پہنچانا
۶۵		جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا
۶۷		انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کا جسم اقدس اور زمین
۶۸		درو دو پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر
۶۸		کیا نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟
۸۲، ۷۰		جمعہ کا دن اور درود
۷۳		بخل کون؟
۸۳		محمد و دلائل حثنا بحول و قدر حستیں کا راستوں کو گلگیاہ موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن حجۃ

۸۶	تمام انبیاء ﷺ پر درود پڑھنا.....
۸۷	درود حصول پا کیزگی کا ذریعہ ہے.....
۸۹	نبی ﷺ کے لئے ”مقام و سیلہ“ مانگنے کی فضیلت.....
۹۵	موجب حسرت مجلس.....
۹۸	درود کے الفاظ.....
۱۱۸	درود کے بغیر دعا متعلق رہتی ہے.....
۱۱۸	درود صرف انبیاء کے لئے ہے.....
۱۲۰	غیر نبی پر ”صلی اللہ“ کا استعمال اور اس کا مفہوم.....
۱۲۲	تلبیہ (لبیک) کے بعد درود پڑھنا.....
۱۲۳	مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا.....
۱۲۳	صفا اور مروہ پر درود.....
۱۲۵	مسجد میں داخل ہوتے وقت درود.....
۱۲۹	صفا و مروہ پر تکبیرات اور درود کا اہتمام.....
۱۳۰	تکبیرات عید اور درود.....
۱۳۲	نمازِ جنازہ میں درود.....
۱۳۷	اللہ کی طرف ”صلوٰۃ“ کی نسبت اور اس کا مفہوم.....
۱۳۹	نبی ﷺ کی قبر پر درود.....
۱۴۲	نبی ﷺ کی قبر پر فرشتوں کا درود پڑھنا.....
۱۴۳	آیت: ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ کا مفہوم.....
۱۴۶	خطبہ و عظیٰ اور درود ہے.....
۱۴۷	نماز میں دعا اور درود.....
۱۴۸	تفہیم مکمل و جوابین، سنت، مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل، مفت آن لائن مکتبہ

۱۳۹	اصل کتاب کا اختتام.....
۱۵۰	محدثین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیئں؟
۱۵۱	اطراف الاحادیث والآیات
۱۵۲	فہریں الرواۃ.....



حرف اول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين، أما بعد: مسائل ہوں یا فضائل وہی بات لائق التفات اور قابل جمعت ہے جو باسنده صحیح ثابت ہو علاوہ ازیں ضعیف، موضوع اور من گھرث روایات و آثار کی کوئی وقعت و حیثیت نہیں ہے۔

امام اسماعیل بن اسحاق القاضی رحمۃ اللہ (۱۹۹-۲۸۲ھ) کی کتاب "فضل الصلوة علی النبی ﷺ" درود کے موضوع پر ایک بہترین تصنیف ہے، جس کا اردو ترجمہ اور تحقیق کرنے کی سعادت فضیلۃ الشیخ حافظ زیر علی زمی حفظہ اللہ نے حاصل کی ہے، یوں اب "فضائل درود وسلام" کا مجموعہ محققہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ و الحمد للہ

ترجمہ و تحقیق کرنے میں شیخ محترم کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ درود کے سلسلے کی احادیث صحیح و قسم کے اعتبار سے لوگوں تک پہنچیں تاکہ صرف صحیح احادیث پر عمل ہو اور غیر ثابت روایات کو ترک کر دیا جائے لہذا انہوں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر کتاب کے مقدمے میں "درود کی صحیح احادیث" اور "درود کی ضعیف روایات" کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف عام فہم ترجمہ اور مختصر مگر جامع تحقیق ہی کو ترجیح دی گئی ہے البتہ بعض وضاحت طلب مقامات پر توضیح کر دی ہے، طویل مباحث سے قصداً اعراض کیا گیا ہے، کیونکہ فضائل پر بنی کتاب اس کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ قارئین کی آسانی کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب باندھ دیا گیا ہے اور تبویب کے لحاظ سے بھی بہترین فہرست ترتیب دی ہے۔

آخر میں رقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد محترم کی تمام تروہ کاوشیں جو انہوں نے دین اسلام کی خدمت و سر بلندی کے لئے انجام دی ہیں، قبول فرمائے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ بھی عمر عطا فرمائے تاکہ اس طرح کے مزید علمی و تحقیقی امور جو زیر قلم ہیں یا تکمیل تک پہنچ سکیں (آئین، متن و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت ان ذہن و مکتبہ مکتبہ لائل و برائین سے مزین، متفوّغ و عالمی و ممتاز) مفت (ان ذہن و مکتبہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

رحمۃ للعالمین پر درود وسلام: صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين : رحمة للعالمين ورضي الله عن أصحابه أجمعين ورحمة الله على التابعين و منتبعهم إلى يوم الدين، صلی اللہ علی محمد رسول الله و خاتم النبيین :

صلی اللہ علیہ و آزو اجہ و ذریتہ وأصحابہ و آلہ وسلم . أما بعد:

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انسانوں کی بہادیت و نجات اور تمام جہانوں کے لئے اپنا آخری رسول رحمت بنا کر بھیجا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾

اور ہم نے آپ کو رحمۃ للعالمین ہی بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء: ۱۰۷)

یعنی رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور یہ آپ کی صفتِ خاصہ ہے جس میں مخلوقات میں سے دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴾

آپ کہہ دیں! اے (ساری دنیا کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (الاعراف: ۱۵۸)

رسول اللہ ﷺ (فراداً بی و ای و روچی و جسدی) نے فرمایا:

((وَكَانَ النَّبِيُّ يَعْثُثُ إِلَى قَوْمٍ خَاصَّةً وَبَعْثُتُ إِلَى النَّاسِ عَامَةً .))

اور (مجھ سے پہلے) نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام انسانوں (یعنی تمام انسانیت) کے لئے (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۲۵، صحیح مسلم: ۵۲۱)

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ کے بھیجے ہوئے آخری رسول پر ایمان لائے اور دین اسلام قبول کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللهُبَارِكُ وَتَعَالَى فَرَمَاتَهُ: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتَوَلَّهُ عَلَيْهِمْ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾
اللہ نے یقیناً مومنوں پر احسان کیا، جب ان میں انھی میں سے رسول بھیجا جوان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) سکھاتا ہے۔ (آل عمران: ۱۶۳)

الله تعالیٰ کے عظیم احسان اور نبی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ اللہ کے بعد سب سے زیادہ رحمۃ للعلیین سے محبت کی جائے، آپ کی مکمل اطاعت کی جائے اور آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ طَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! اس (نبی) پر صلوٰۃ بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ (الاحزاب: ۵۶)
اس کی تشریع میں امام ابو حیفر محمد بن جریر بن یزید الطبری انسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۰ھ) نے فرمایا: ”آن معنی ذلک أنَّ اللَّهَ يَرْحَمُ النَّبِيَّ وَتَدْعُوهُ ملائِكَتُهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ“
اس کا معنی یہ ہے کہ نبی پر اللہ رحم کرتا ہے اور اس کے فرشتے نبی کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں۔ (تفیر طبری ج ۲۲ ص ۳۱)

نیزد یکھنے سچ بخاری (قبل ح ۲۷۹)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب رحمتیں (اور برکتیں) نازل فرماتا ہے
اور فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب رحمت کی دعائیں مانگنا ہے۔



درود وسلام کی صحیح احادیث و آثار

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے بارے میں بعض صحیح احادیث و آثار درج ذیل ہیں:

۱) نماز میں التحیات پڑھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو ((التحیاتُ لِلّهِ وَالصلوٰتُ وَالطیبٰتُ ، السَّلٰامُ عَلٰیکَ ایٰهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَّكَاتُهُ ، السَّلٰامُ عَلٰینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّهِ الصَّالِحِينَ ، اشْهَدُ اَنَّ لِاللّهِ اَلٰهٌ اَلٰهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .))

تمام تحفے (زبانی عبادتیں) نمازیں (بدنی عبادتیں) اور پاک چیزیں (مالی عبادتیں) اللہ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ (صحیح البخاری: ۱۲۰۲)

روایت مذکورہ میں ”علیک“ سے مراد حاضر نہیں بلکہ غائب ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم ”السَّلٰامُ عَلٰی النَّبِيِّ“ (نبی پر سلام ہو) پڑھتے تھے۔

(مندرجہ ۳۹۵۷ ح و سندہ صحیح والفقاظ، صحیح البخاری: ۶۲۶۵)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تشهید میں ”السَّلٰامُ عَلٰی النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَّكَاتُهُ“ پڑھتے تھے۔ (موطاً امام مالک، روایت صحیحی: ۹۱۹ ح و سندہ صحیح)

مشہور ثقہ تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ جب زندہ تھے تو صحابہ السلام عليك ایها النبی کہتے تھے پھر جب آپ فوت ہو گئے (فلما مات) تو انہوں نے ”السَّلٰامُ عَلٰی النَّبِيِّ“ کہا۔ عبد الرزاق بحوالہ فتح الباری: ۸۳۱۲ ح و قال ابن حجر:

”محمد الدليل صريح“، ”کنز العليل“ متوخ ۱۵۵۸ ح و ”منفرد“ متوخ ۱۵۵۷ ح محتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشہور تابعی امام طاؤس رحمہ اللہ "السلام علی النبی" "پڑھتے تھے۔

(دیکھئے مسند السراج: ۸۵۲ و سندہ صحیح)

۲) احتیات کے سکھانے کے بعد، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم السلام کو (نماز میں)

درود پڑھنے کا حکم دیا، فرمایا: کہو

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .))

اے اللہ! محمد اور آل محمد (علیہم السلام) پر درود (رحمتیں) بھیج، جس طرح کتو نے ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہم السلام) پر رحمتیں نازل فرمائیں، اے اللہ! محمد اور آل محمد (علیہم السلام) پر برکتیں نازل فرما، جس طرح کتو نے ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہم السلام) پر برکتیں بھیجیں۔

(صحیح البخاری: ۳۳۷۰، لیہتیقی فی السنن الکبری: ۱۳۸، ۲۸۵۶، عن عکب بن ماجہ ڈالی شرعاً)

نیز دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (یہی کتاب: ۵۶)

۳) سیدنا ابو طلحہ زید بن سہل الانصاری ڈالی شرعاً سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے محمد (علیہم السلام)! آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر (ایک دفعہ) صلوٰۃ (درود) پڑھتے تو میں اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماؤں اور آپ پر کوئی شخص (ایک دفعہ) سلام کہتے تو میں دس دفعہ اس پر سلامتی نازل فرماؤں؟ (فضل الصلوٰۃ: ۲ و سندہ حسن)

۴) سیدنا ابو ہریرہ ڈالی شرعاً سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک دفعہ) درود پڑھے گا تو اللہ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(فضل الصلوٰۃ: ۸ و سندہ صحیح، صحیح سلم: ۲۰۸)

درود کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ ڈالی شرعاً کی دیگر روایات صحیحہ کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ

علی النبی ﷺ (۹۳، ۵۲، ۱۸، ۱۱، ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا تجعلوا بیوتکم قبوراً و لا تجعلوا قبری عیداً و صلوا علیٰ فیان صلوتکم تبلغني حیث کنتم .)) اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید (بار بار آنے کی جگہ) نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

(سنن ابی داود: ۲۰۳۲، وسندہ حسن)

درود پہنچنے سے مراد یہ نہیں کہ آپ ﷺ نفس نفس درود سنتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی خدمت میں درود پہنچایا جاتا ہے۔ دیکھئے فقرہ ۶:

۵) سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو کہا:... ذور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو میں نے کہا: آمین۔ (فضل الصلوٰۃ: ۱۹، وسندہ حسن)
نیز دیکھئے فقرہ ۲:

۶) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں، وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

(فضل الصلوٰۃ: ۲۱، وسندہ صحیح)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أولى الناس بي يوم القيمة، أكثراهم على صلوٰۃ)). قیامت کے دن وہ لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔

(سنن الترمذی: ۳۸۳، وسندہ حسن و قال الترمذی: "حسن غریب")

ایک اور روایت کے لئے دیکھئے سنن الترمذی (۵۹۳ وسندہ حسن و قال الترمذی: "حسن صحیح")

۷) سیدنا ابوسعید الدوزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((ما قعد قوم مقعداً، لا يذكرون فيه اللہ عزوجل ويصلّون على النبي إلا

کان عليهم حسرة يوم القيمة وإن دخلوا الجنة للثواب .))
محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی ﷺ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن یہ مجلس (اجر عظیم سے محرومی کی وجہ سے) ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی، اگرچہ وہ ثواب کے لئے جنت میں بھی داخل ہو جائیں۔

(مندرجہ ذیل مفہوم و مسند صحیح) ح ۹۹۶۵، ۲۱۳۲، ۱۴۷۵

اس مفہوم کی روایت موقوفاً بھی ثابت ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (۵۲، ۵۵)

۸) سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (فضل الصلوٰۃ ۳۲: نیز دیکھئے فقرہ ۱۱)، حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ

۹) سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نماز میں اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نبی ﷺ پر درود ہی پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھر آپ نے اسے بلا یا توا سے یاد سرے شخص سے کہا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔ (فضل الصلوٰۃ ۱۰: ۲۶، و مسند حسن)

۱۰) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّتْ عَنْهُ عَشَرَ خَطِينَاتٍ وَرَفَعَتْ لَهُ عَشَرَ درجاتٍ)). جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس شخص کے دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(سنن التسائی ۵۰/۳ ح ۱۲۹۸، و مسند صحیح علی الیوم والملیة: ۲۲، سنن الکبری للنسائی: ۹۸۹۰)

۱۱) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((البخیل الذی من ذکرت عنده فلم یصلِّ علیٰ .)) بخیل ہے وہ شخص، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(سنن الترمذی: ۳۵۲۶ و سندہ حسن و قال الترمذی: "حسن غریب صحیح")

نیز دیکھئے فقرہ: ۸ حدیث سیدنا حسین الشہید رضی اللہ عنہ

۱۲) نبی ﷺ پر صلوٰۃ (ذرود) کے مختلف صیغوں کے لئے دیکھئے:

فضل الصلوٰۃ (۵۹) عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۷۰) عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۷۹) عن زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۷۸) عن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ پر ذرود وسلام کے جتنے صیغے بھی صحیح احادیث اور آثارِ سلف صالحین سے ثابت ہیں، پڑھنے جائز ہیں لیکن یاد رہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک یا مسجد نبوی سے دور السلام علیک ایها النبی یا اس جیسے مشابہ الفاظ پڑھنا سلف صالحین سے ثابت نہیں ہیں۔

۱۳) یزید بن عبد اللہ بن الشعیر رحمہ اللہ (ثقة تابعی کبیر) نے فرمایا:

لوگ "اللهم صل علی محمد النبي الامی (علیہ السلام)" کہنا پسند کرتے تھے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۶۰ و سندہ صحیح)

۱۴) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نبیوں پر ذرود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ (فضل الصلوٰۃ: ۶۱ و سندہ صحیح)

۱۵) مشہور تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کی اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں

معاف کردی گئی ہیں اور مجھے آپ پر ذرود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۷۸ و سندہ صحیح)

۱۶) عبد اللہ بن ابی عتبہ رحمہ اللہ نے منی (مکہ) میں اللہ کی حمد و شناختیں کی، نبی ﷺ پر ذرود پر

ذرود پڑھا اور دعا میں مالکیں پھر انہوں نے اٹھ کر نماز پڑھائی۔

(دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۰ و سندہ صحیح)

۱۷) سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مقیت اُن لائن مکتبہ

کی قراءت کی جائے اور نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ الخ (فضل الصلاة: ٩٢ و مسند صحیح)

۱۸) عامر الشعیعی رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز جنازہ کی پہلی تکمیر میں اللہ پر شنا (یعنی سورہ فاتحہ) ہے اور دوسری میں نبی ﷺ پر درود ہے اور تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔ (فضل الصلاة: ٩١ و مسند صحیح)

۱۹) سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَؤْذِنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُوْا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَوةِ عَلِيٍّ صَلَوةً صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ...)) جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اس کے بعد لے اللہ تعالیٰ اس پر دوس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ الخ

(صحیح مسلم: ٣٨٣ و مسند قیم دار السلام: ٨٢٩)

۲۰) مطرف بن عبد اللہ بن اشخیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”كَنَا نَعْلَمُ التَّشْهِيدَ فَإِذَا قَالَ : وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ : يَحْمَدُ رَبِّهِ بِمَا شَاءَ وَيَشْتَرِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَصْلِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِ (وَآلِهِ وَسَلَامٍ) ثُمَّ يَسْأَلُ حَاجَتَهُ ،“بِمِمِّنْ تَشْهِدُ سَكَّهَا يَا جَاتِ تَحْكَاهَا پھر جب و اشهد أن محمدًا عبده و رسوله کہے تو اپنے رب کی حمد و شناسیں سے جو چاہے کہے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر اپنی ضرورت مانگے یعنی دعا کرے۔

(تهذیب الآثار للطبری:الجزء المفود ص ٢٦٠ ح ٢٣٢ و مسند صحیح، فتح الباری ١٤٣٧ ح ٢٣٥٨، ٢٣٥٧ و قال: ”بِسْمِ اللَّهِ“)

۲۱) سیدنا ابو حمید الساعدي یا سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدٌ كَمَ الْمَسْجِدَ فَلِيَسْلُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَوةً)) الخ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام کہے۔ الخ

(سنابی داود: ٣٦٥ و مسند صحیح)

درو دو سلام کی ضعیف روایات

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی مبارک شان میں قرآن مجید کی آیات، صحیح و ثابت احادیث، عظیم الشان مجرزے اور آثار صحیح بکثرت و بے شمار ہیں۔

آپ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے کے لئے ضعیف و غیر ثابت روایات کا سہارا لینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ”حالانکہ صحیح احادیث ثقہ روایوں سے اور ایسے روواۃ سے جنکی روایت پر تقاضت و اعتماد کیا جا سکتا ہے اتنی کثرت سے مروی ہیں کہ کسی غیر ثقہ اور غیر معتمد روای کی روایات کی طرف کوئی احتیاج بھی نہیں ہے... اور جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف اور مجہول الاسناد احادیث روایت کرنے کی تھانی ہے اور ان ضعیف احادیث کے ضعف اور خرابی کو جانے کے باوجود اسے روایت کرنے کی عادت میں بتلا ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جنہیں ایسی روایات و احادیث کی روایت کرنے اور اس کی عادت بنانے پر اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اس طریقہ سے عوام الناس کے سامنے اپنا کشیر العلم والحدیث ہونا ثابت کریں....“

(مقدمہ صحیح مسلم، بحوالہ ماہنامہ الحدیث: ۵۳ ص ۲۲، ۲۲)

امام مسلم کے اس قول کی تشریع میں ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے: اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ ترغیب و تہییب (فضائل وغیرہ) میں بھی انھی روایوں سے روایتیں بیان ہونی چاہیں جن سے احکام کی روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ (شرح علی الترمذی ج ۱ ص ۲۷)

حافظ ابن حبان نے کہا: گویا جو ضعیف روایت بیان کرے اور جس روایت کا وجود ہی نہ ہو وہ دونوں حکم میں برابر ہیں۔ (کتاب الاجر و جین ارجمند، الحدیث حضرو: ۱۵ ص ۳۲۸)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: ”و لا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذا الكل شرع“، احکام ہوں یا فضائل: حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے کیونکہ (یہ) سب شریعت ہے۔ (تبیین العجب لما ورد فی فضل رجب ص ۷۳)

اس اصول کے خلاف علامہ نووی وغیرہ بعض علماء نے فضائل و مناقب میں ضعیف

روایات عپریں کے جواز کا عجومی لکھا ہے لیکن یہ عجومی بے بنیاد ہونے کی بیانات پختہ ہے۔

تفصیلی رد کے لئے ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد: ۵۳) کا مطالعہ کریں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے لکھا ہے: ”وفی الباب أحادیث كثیرة ضعیفة و واهیة و أما ما وضعه القصاص فی ذلك فلا يحصی كثرة و فی الأحادیث القوية غنیة عن ذلك“، اور اس باب میں بہت سی ضعیف اور کمزور روایتیں ہیں اور جو روایتیں قصہ گو خذیلوں نے بنائی ہیں تو ان کی کثرت کا ثمار ہی نہیں ہے اور قوی احادیث میں ان سے بے نیازی ہے۔ (فتح الباری ۱۶۸ تحت ح ۱۲۵۸، ۱۲۵۷)

کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ضعیف روایات کے علاوہ دیگر کتابوں کی

چند ضعیف و مردو روایات درج ذیل ہیں:

۱) العلاء بن عمر و الحنفی عن محمد بن مروان (السدی الصغیر: ابی عبد الرحمن) عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ کی سند کے ساتھ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: ((من صلی علیٰ عند قبری سمعته و من صلی علیٰ نائیاً أبلغته)). جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا تو میں اُسے سنوں گا اور جس نے مجھ پر دوسرے درود پڑھا تو وہ مجھ پہنچایا جائے گا۔ (کتاب الفقفاء للعقيلي ۲/۱۳۷، شعب الایمان للبیهقی ۱۵۸۳، دوسرا نسخہ ۱۳۸۱)

اس روایت کی سند چار وجہ سے مردود ہے:

اول: علاء بن عمر و سخت مجروح اور متروک راوی تھا۔

دیکھئے الجرج و حسین لا بن حبان (۱۷۳/۲) اور میزان الاعتدال (۱۰۳/۳) تاریخ بغداد (۲۹۲/۳ ت ۲۹۳/۲) اور المجموعات لا بن الجوزی (۳۰۳/۱) میں علاء بن عمر و کی متابعت عبد الملک بن قریب الاصمی سے مروی ہے لیکن اس سند میں اصمی کا شاگرد محمد بن

یونس بن موسیٰ الکدی کی مشہور کذاب ہے لہذا یہ متابعت کا عدم ہے۔

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوم: محمد بن مروان السدی کذاب راوی تھا۔ (دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضر و ۲۲۳ ص ۵۰-۵۲) محمد بن مروان السدی، بلکہ اور ابو صالح نبیوں کے بارے میں بیہقی نے کہا: وہ سب محمد شین کے نزدیک ضعیف تھے، منکر روایتوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی کسی روایت سے جھٹ نہیں پکڑی جاتی اور ان کی روایتوں میں جھوٹ ظاہر ہے۔

(الاساء والصفات ص ۳۱۲، دوسرا نسخہ ۵۲۱، ملخص امتحان)

سوم: اعمش مشہور شفہ مدرس تھے (اور قول راجح میں ان کا شمار طبقہ ثالثہ کے مدرسین میں ہوتا ہے) اور یہ روایت عن سے ہے۔

چہارم: قدیم محمد شین کرام نے اس روایت پر شدید جرح کی ہے اور کسی نے بھی اسے صحیح یا حسن نہیں کہا۔ عقیل نے کہا: ”لا أصل له من حديث الأعمش و ليس بمحفوظ ولا يتابعه إلا من هو دونه“ اس حدیث کی اعمش سے کوئی اصل نہیں ہے اور یہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں اُسی نے اس (سدی صغير) کی متابعت کی ہے جو اس سے زیادہ نچلے درجے کا (یعنی کذاب) ہے۔ (الضعفاء الکبیر ۱۳۷)

حافظ ابن الجوزی نے اس روایت کو کتاب الموضوعات (من گھڑت روایتوں کی کتاب) میں بیان کر کے کہا: یہ حدیث صحیح نہیں ہے... الخ (ج ۱ ص ۳۰۳ ح ۵۶۲)

فائدہ: ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے کہا: جب کتب الفضفاء يا کتب الموضوعات میں لا یصح یا لا یثبت کہتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ موضوع ہے اور اگر کتب الاحکام میں یہ کہیں تو اس کا معنی اصطلاحی صحت (یعنی صحیح) کی نفی ہے۔

(تو اعدمی علوم الحدیث ص ۲۸۲، اعلاء السنن ج ۱۹، مترجم)

ابو غدرہ عبد الفتاح الکوثری نے کہا: موضوعات کے باب میں لا یصح یا لا یثبت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حدیث اس قائل کے نزدیک باطل اور موضوع ہے، جس کے بارے میں یہ کلمات کہئے گئے ہیں۔ (حاشیۃ الرفق و التمیل فی المحرج و التعذیل ص ۱۹۳، مترجم)

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے کہا: جب ضعیف و موضوع احادیث کی کتابوں

میں لا یصح کہیں تو ان کی مراد شدید ضعف ہوتا ہے... اخ

(سوالات ابی عبد اللہ احمد بن ابراہیم ابن ابی العینین للا البانی ص ۱۲۹ جواب: ۳۲۱ مترجم)

علامہ البانی نے مزید کہا: موضوع احادیث والی کتابوں میں لا یصح کا مطلب موضوع ہوتا ہے اور وہ کتابیں جو موضوع احادیث کے لئے نہیں لکھی گئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لا یصح کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ (الدرر الفی مسائل المصطلح والاشر /مسائل

ابی الحسن المراری للا البانی ص ۲۰۸، دوسرا نسخہ اص ۱۵ جواب سوال: ۱۲۲ ملخص مترجم)

تعمیہ: حافظ ابن القیم نے ابوالشیخ الاصبهانی کی کتاب: الصلة علی النبی ﷺ (؟) سے روایت مذکورہ (من صلی علیٰ عند قبری سمعته و من صلی علیٰ من بعيد أعلمته) کی ایک اور سند دریافت کی ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۵۲)

جبکہ یہ دریافت شدہ روایت بھی تین وجہ سے مردود ہے:

اول: ابوالشیخ کا استاذ عبدالرحمن بن احمد الاعرج مجہول الحال ہے، اس کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔ دوم: اعمش مدرس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔

روایات مذکورہ کی ایک سند پر برجح کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی نے لکھا ہے: ”اس روایت میں ایک راوی امام اعمش ہیں جو کہ اگرچہ بہت بڑے امام ہیں لیکن مدرس ہیں اور مدرس راوی جب عن سے روایت کرے تو اس کی روایت بالاتفاق مردود ہو گی۔“

(واللہ آپ زندہ ہیں ص ۱۵۱)

سوم: اس روایت کو دریافت کرنے والے حافظ ابن القیم نے بذاتِ خود لکھا ہے:

”وَهَذَا الْحَدِيثُ غَرِيبٌ جَدًا“ اور یہ حدیث سخت غریب ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۲)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف و مردود ہے۔

۲) سیدنا انس بن مالک کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”من صلی علیٰ بلغتني صلاتہ و صلیت علیہ و کتبت له سوی ذلك عشر حسنات“ جو شخص مجھ پر صلواۃ (درود) پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اس محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر درود پڑھتا ہوں اور اس کے سوا اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
 (لجم الاموال للطبرانی ۲۸۰۷ ح ۱۶۶۳)

اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: طبرانی کا استاذ احمد بن الحضر بن بحر العسکری نامعلوم ہے۔

(نیزد یکھنے کتاب الدعا للطبرانی کا مقدمہ ۱۵۳، قال الدكتور محمد سعید بن محمد حسن البخاری: لم أقف عليه)

دوم: العسکری کے استاذ اسحاق بن زید بن عبد الکریم الخطابی کی توثیق نامعلوم ہے۔

نیزد یکھنے کتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم (۲۲۰/۲)

سوم: ابو جعفر الرازی صدوق حسن الحدیث تھے لیکن خاص ربع بن انس رحمہ اللہ (صدوق حسن الحدیث) سے اُن کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (دیکھنے ترجیح فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ح ۹۵)

۳) سیدنا ابوالدرداء ؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیس من عبد یصلی علیٰ إِلَّا بَلْغَنِي صوْتُهُ حِيثُ كَانَ۔"

مجھ پر جو بندہ بھی درود پڑھتا ہے تو وہ جہاں بھی ہو، اُس کی آواز (صوت) مجھ تک پہنچ جاتی

ہے۔ (لجم الکبیر للطبرانی؟، بحوالہ جلاء الافہام ص ۱۲، دوسرا نسخہ تحقیق مشہور حسن ص ۱۸۱ ح ۱۳۳)

اول: سعید بن ابی مریم کی خالد بن یزید سے ملاقات ناممکن ہے لہذا سند منقطع ہے۔

دوم: سعید بن ابی ہلال کی سیدنا ابوالدرداء ؓ سے ملاقات ناممکن ہے، کیونکہ وہ اُن کی

وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے لہذا سند منقطع ہے۔

سخاوی نامی ایک صوفی نے بھی اس روایت پر (عراتی کی) جرح نقل کی ہے۔

دیکھنے القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الشفیع (ص ۱۵۸، ۱۵۹، دوسرا نسخہ ص ۳۳۲)

یہ سخاوی وہی ہے، جس کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ "حی علی الدوام" یعنی زندہ

جاوید ہیں۔ دیکھنے القول البدیع (ص ۱۶۷)

اسی کے رد میں سیوطی (تساہل و حاطب اللیل) نے اکاوی (داغ لگانے والی، جلانے والی)

کتاب لکھی ہے۔ دیکھنے کشف الغنوون (۱۳۸۲/۲)

بعض علماء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ روایت مذکورہ میں صوت کی بجائے صلاتہ کا لفظ ہے، اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۴) سیدنا ابوکبر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ بے شک اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جب میری امت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد! فلاں شخص کے فلاں بیٹے نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

(السلسلة الصحيحة لابن الباری ۲۳۲، ۲۳۳ ح ۱۵۳۰)

اس روایت کی دو سنديں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔ پہلی سنديں محمد بن عبد اللہ بن صالح المرزوqi مجهول ہے، جس کے بارے میں خود الباری نے کہا: میں نے اسے نہیں پہچانا۔ دوسرے یہ کہ محمد بن عبد اللہ بن مکمل سند بھی نامعلوم ہے۔

دوسری سنديں نعیم بن ضمیم مجهول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی محدث نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ دیکھئے لسان المیزان (۲۶۹، دوسری نسخہ ۲۱۳)

بلکہ یہی نے اس کے بارے میں لکھا ہے: ”ضعیف“ (مجموع الزوائد ۱۶۲/۱۰)

اس کا دوسرا اولی عمران بن الحیری مجهول الحال ہے، جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا۔ دیکھئے لسان المیزان (۳۲۵/۲۳، دوسری نسخہ ۲۵۲/۵)

ان دو ضعیف سندوں کو جمع تفریق کر کے ”حسن ان شاء اللہ“ کہنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف و مردود ہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۲۵۲/۶۔ ۸

۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کتاب میں (لکھ کر) درود بھیجے گا، جب تک میرا نام اُس کتاب میں رہے گا تو فرشتے اُس پر درود پڑھتے یعنی اُس کے لئے دعاۓ استغفار کرتے رہیں گے۔

(مجموع الاوسط للطبراني: ۱۸۵۶، شرف اصحاب المدیث للخطیب: ۶۰، تحقیق عمر و بن عبد المعمود قال: ”موضوع“)

یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ سخت ضعیف (ضعیف جداً) ہے۔

دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ لالبانی (۷۰۲-۳۲۲ ح ۳۳۱۶) (۲۸۰۲ ح ۲۷۸)

۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر (بیہجا ہوا) درود پل صراط پر نور ہوگا اور جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) دفعہ درود پڑھا تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(دیلی بحوالہ الضعیفہ لالبانی)

اس سند میں علی بن زید وغیرہ ضعیف راوی ہیں لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ تاریخ بغداد (۱۳۳۸) میں اس کا ایک باطل مردو دشادبھی ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۷

۷) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی (۸۰) دفعہ درود پڑھے گا تو اس کے اسی (۸۰) سالوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (تاریخ بغداد ۱۳۸۹)

یہ روایت وہب بن داؤد بن سلیمان الضریر کے غیر ثقہ ہونے کی وجہ سے موضوع ہے۔
نیز دیکھئے الضعیفہ لالبانی (۱/۲۵۱ ح ۱۱۵)

۸) ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص مجھ (نبی ﷺ) پر درود نہیں پڑھتا تو اس کا وضو نہیں ہوتا۔ یہ ضعیف و منکر روایت ہے۔

دیکھئے الضعیفۃ (۵/۲۱۰، ۲۱۲، ۳۲۷ ح ۱۰۰، ۳۸۰۲ ح ۳۲۷) اور سنن ابن ماجہ بحقیقی: (۲۰۰)

اس میں عبد الحمیم بن عباس بن سہل اور ابی بن عباس دونوں ضعیف و مجروح ہیں۔

۹) ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ما من أحد يسلم على إلاردة الله علي روحه حتى أرده عليه السلام" جو شخص بھی مجھ پر سلام کہے گا تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے دوں۔ (سنن ابن داؤد: ۲۰۳۱)

بعض علماء نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس روایت کی سند اس وجہ سے ضعیف ہے کہ اس خاص روایت میں یزید بن عبد اللہ بن قصیط کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے اور ابن قصیط کی عام روایات تابعین عن الصحابة سے ہیں۔

حافظ ابن تیمیہ نے روایت مذکورہ پر کلام کرتے ہوئے کہا: "... ففی سماعه منه نظر،" پس اُس کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع میں نظر ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۳)

اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اس خاص حدیث میں ان کے سماع میں نظر ہے ورنہ ایک اور روایت میں یزید بن عبد اللہ بن قسط کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔
(دیکھئے اسنن الکبریٰ للبیهقی ۱۲۲/۱)

اس انتظام کے شبہ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

ابن حمّام الاوسط للطبراني (۳۱۱۶) میں یزید بن عبد اللہ بن قسط اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو صالحؓ کا واسطہ موجود ہے لیکن اس سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی کی توثیق نامعلوم ہے، حافظ پیشی نے کہا: اور میں نے اُسے نہیں پہچانا۔ (مجموع الزوائد ۱۰/۱۲۲)

بعض علماء کا خیال ہے کہ الاسکندرانی سے مراد عبد اللہ بن یزید المقری (ثقة) ہیں لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ: طبرانی کی سند عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی تک بکر بن سهل الدرمیاطی (وثقة الجمهور) اور مہدی بن جعفر کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے۔

۱۰) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من لم يصلّ علیٰ فلا دين له" جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۸)

یہ روایت متعدد علمتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے مثلاً:

اول: رجل مجهول ہے۔ دوم: سفیان ثوری مدرس ہیں اور روایت عن سے ہے۔
سوم: وغير ذلك

۱۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود پڑھے:

اللهم صلّ علیٰ محمد النبی الامی و علیٰ آله و سلم تسليماً.

اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لئے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (فضائل درود ص ۳۲۳، القول البديع للخواصی ص ۱۹۶)

یہ روایت بے سند، بے اصل اور مردود ہے۔

۱۲) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔“ (الفروع للدبلیمی، بحوالہ الجامع الصغیر للسیوطی ج ۲ ص ۳۹، فیض القدر للمناوی ج ۲ ص ۹۱، آب کوثر ص ۳۹ ح ۵۸۰)

اس روایت کی سند موضوع ہے۔ اس کا روایت ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد النقاش جھوٹا تھا۔ حافظ ذہبی نے کہا: ”متهم بالکذب“ اس پر (محمد بن مظہر کی طرف سے) جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ (دیوان الصقفا، ج ۲ ص ۲۹۱، ج ۲ ص ۳۶۷)

امام برقلانی نے کہا: اُس کی ہر حدیث منکر ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۰۵ ت ۲۳۵)

اس کے دوسرے روایت نامعلوم ہیں۔ (دیکھنے الاضعفیۃ للابنی ج ۲ ص ۱۵۲ - ۱۵۱، و قال: موضوع)

۱۳) ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کا جب حواء سے نکاح ہوا تو حق مہر یہ مقرر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر پیش دفعہ درود پڑھیں۔

اسے ابن الجوزی نے کتاب ”سلوۃ الاحزان“ میں (بغیر سند کے) نقل کیا ہے اور سخاوی نے کہا: مجھے اس کی کوئی سند نہیں ملی۔ (القول البديع نحو محقق ص ۱۳۲)

معلوم ہوا کہ یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے قابل جحت نہیں ہے۔

درود و سلام کے سلسلے میں اور بھی بہت سی ضعیف، منکر، مردود اور موضوع روایات ہیں۔ مثلاً دیکھنے مدد زکریا کا نام ہوئی کی کتاب: فضائل درود (ص ۲۹، ۳۲...) محمد الیاس قادری بریلوی کی کتاب: فیضان سنت (ص ۲۱...) محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے والد محمد امین بریلوی کی کتاب: آب کوثر، دیوبندیوں و بریلویوں کی پسندیدہ کتاب: دلائل الخیرات اور حافظ ابن القیم کی کتاب: جلاء الافہام (وغیرہا)

درو دو سلام کے بعض مسائل

اس باب میں درودو سلام کے بعض مسائل کی مختصر اور جامع تحقیق پیش خدمت ہے:

۱) نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ (درو د) پڑھنے کے جتنے صینے بھی صحیح اور حسن لذاتہ احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے جو بھی پڑھیں صحیح اور باعث اجر و ثواب ہے۔ نماز میں درود کے مشہور صینے کے لئے دیکھئے: درودو سلام کی صحیح احادیث و آثار (ص ۶ فقرہ ۲:۲)

۲) سیدنا ابو سعید عقبہ بن عمر والانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے سلام (التحیات) تو پہچان لیا ہے لہذا جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَىٰ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ .)) إلخ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ . إلخ (صحیح ابن خزیم: ۱۱۷ و سنہ حسن، صحیح ابن حبان: ۱۹۵۲، المسند رک لحاکم ۲۶۸، ح ۹۸۷، ۹۸۸ و شرط مسلم و دافتہ الزہبی: !) والدارقطنی: ۳۵۵-۳۵۴ ح ۱۳۲۲، وقال: ”و هذَا إِسْنَادُ حَسْنٍ مَتَّصِلٌ“)

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں:

اول: نماز میں درود پڑھنا واجب (یعنی فرض) ہے۔

دوم: درود کے صیغوں والی روایات، جن میں ”درود پڑھو“ کا حکم آیا ہے، کا تعلق نماز کے ساتھ ہے۔

تنبیہ: نماز کے آخری تہہد میں درود پڑھنا واجب یعنی فرض ہے۔

امام ابو بکر محمد بن الحسین الاجری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے فرمایا:

”واعلموا _ رحمنا اللہ و إياكم: لو أن مصلیاً صلی صلاة فلم يصل على النبي ﷺ فيها في لها في تشهده الأخير وجوب عليه إعادة الصلاة“

اور جان لو! اللہ ہم پر اور تم پر حرم کرے، اگر کوئی نمازی اسی نماز پڑھے، جس کے آخری تشهد میں بھی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو اس پر نماز کا دھرانا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

(کتاب الشریعہ ص ۳۱۵، دوسرا نجح ص ۳۲۷ - ۳۲۸، قبل ح ۹۲۳ تیر نجح ۳ ص ۱۲۰)

امام آجری سے بہت پہلے امام ابو عبد اللہ محمد بن ادريس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وَإِنْ تَشَهَّدْ وَلَمْ يَصُلْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَوْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ فَعَلَيْهِ الْاعْدَادُ حَتَّى يَجْمِعُهُمَا جَمِيعًا“ اور اگر تشهد پڑھے اور بھی ﷺ پر درود نہ پڑھے یا بھی ﷺ پر درود تو پڑھے اور تشهد نہ پڑھے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے، حتیٰ کہ وہ دونوں کو اکٹھا پڑھے۔ (کتاب الامن ج اص ۱۱، باب التشهد والصلوة على النبي ﷺ)

بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ آخری تشهد میں درود واجب نہیں بلکہ اُسے واجب سمجھنا شذوذ ہے لیکن راجح یہی ہے کہ آخری تشهد میں درود واجب ہے۔

۳) دروشندوں والی نماز کے پہلے تشهد میں بھی درود پڑھنا افضل اور مستحب ہے۔ اگر صرف تشهد پڑھے اور درود نہ پڑھے تو بھی جائز ہے۔

تشهد اول میں درود پڑھنے کی افضلیت اور انتخاب کی دو دلیلیں ہیں:

اول: عام دلائل (عمومات) سے استدلال۔ دیکھئے ہفت روزہ الاعتصام لاہور (۸/ دسمبر ۱۹۸۹ء) میں شائع شدہ مضمون: التحقیق المکملی فی ثبوت الصلوة علی النبی فی العقدۃ الاولی

دوم: خاص دلیل۔ سیدہ عائشہؓؑ سے روایت ہے کہ ”فیدعوربہ ویصلی علی نبیہ ثم ینھض ولا یسلم“ پھر آپ اپنے رب کو پکارتے اور اس کے نبی (یعنی اپنے آپ پر) درود پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ کہتے تھے.... الخ

(اسن اکبری للہیقی ۲/۵۰۰، وسندہ صحیح، سنن النسای: ۱۷۲۱)

تشهد اول میں درود نہ پڑھنے کے جواز والی وہ روایت ہے، جس میں آیا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تشهد میں التحیات پڑھنے والی حدیث بیان کی پھر اپنے شاگرد سے فرمایا:

”فِإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ قُضِيَتْ صَلَاةً تِكَّ، إِنْ شَتَّ أَنْ تَقُومْ فَقَمْ وَإِنْ شَتَّ أَنْ

تقعد فاقعہ“ جب تو نے یہ کر لیا (التحیات پڑھ لی) تو اپنی نماز پوری کر لی، اگر تو چاہے تو کھڑا ہو جا (اور باقی نماز پڑھ) اور اگر چاہے تو بیٹھ جا۔ (مند احمد حاص ۳۲۲ ح ۴۰۰ و سندہ صحیح) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشهد میں التحیات پڑھتے، پھر جب نماز کے درمیان والا تشهد ہوتا تو تشهد سے فارغ ہو کر کھڑا ہو جاتے تھے.... اخ

(مند احمد حاص ۳۵۹ ح ۳۳۸۷ و سندہ حسن لذات و صحیح ابن خزیمہ بروایتہ: ۷۰۸)

۴) درود کا ایک معنی دعا بھی ہے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۷۸۰)

۵) دوسرے انبیاء کرام کے ناموں کے ساتھ ملائیں کہنا بھی صحیح ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فینزل عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم“ پھر عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوں گے۔ (صحیح مسلم دری نسخ: ح ۳۶۲ ح ۲۸۹)

۶) دعائے قوت کے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ثابت ہے۔
دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۱۰۰، و سندہ صحیح)

۷) اذان کے بعد درود پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

دیکھئے تحریج فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ح ۲۸۷)

لیکن اذان سے پہلے درود پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

۸) مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔
دیکھئے سنن ابی داود (۳۶۵ و سندہ صحیح)

لبذا مسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے بعد یا پہلے السلام علی رسول اللہ پڑھنا مسنون ہے۔

۹) فرض نماز کے بعد اجتماعی یا انفرادی طور پر بلند آواز کے ساتھ درود پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ نیز نماز جمعہ کے بعد بھی اجتماعی درود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

۱۰) مجلس میں کم از کم ایک دفعہ درود پڑھنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔
دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۵۳)

۱۱) درود تاج، درود لکھی، درود تجھنا، درود اکبر، درود خضری، نقشبندیہ مجددیہ، درود ماہی اور درود مقدس وغیرہ عوامی درودوں کا کوئی ثبوت کسی حدیث یا آثارِ سلف صالحین سے نہیں ہے لہذا ایسے درود نہیں پڑھنے چاہئیں بلکہ وہ درود پڑھیں جو دلیل سے ثابت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من أحدث في ديننا ما ليس فيه فهو رد .)) جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات (بدعت) نکالی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (جزء وفیہ من حدیث لوطین: اے وسندہ صحیح)

بعض لوگ کسی مصیبت کو دُور کرنے یا کسی خاص مقصد کے لئے بھور کی گھلیوں وغیرہ پر ایک لاکھ یا ایک ہزار دفعہ درود پڑھتے ہیں، مجھے اس کا بھی کوئی ثبوت معلوم نہیں ہے۔

۱۲) نبی کریم پر ”صلی اللہ علیہ وسلم“ والا درود پڑھنا تو اتر کے ساتھ کتب احادیث میں ثابت ہے۔ نیز دیکھئے اسی باب کافقرہ: ۵

۱۳) نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنے کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۰، ۹۱ یاد رہے کہ نمازِ جنازہ میں رحمت و ترحمت والا درود پڑھنا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے بلکہ حنفیوں کی کتاب الہدایہ میں ”و يصلي على النبي ﷺ“ کے حاشیے میں لکھا ہوا ہے: ”كما في التشهيد“ جس طرح تشهد میں (درود پڑھا جاتا ہے)

(الہدایہ جلد الدرایہ / اولین حصہ ۱۸۰ ص ۱۸۰)

یعنی نمازِ جنازہ میں تشهد والا درود پڑھنا چاہئے۔

۱۴) صحابہ کرام کے ساتھ رضی اللہ عنہم (رضی اللہ عنہ و نوح اعلیٰ معنی) لکھنے کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ دیکھئے سورۃ الفتح (۱۸)

کتب احادیث میں یہ ترضی (رضی اللہ عنہ وغیرہ) تو اتر کے ساتھ موجود ہے۔

۱۵) تابعین اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کے ساتھ رحمہ اللہ، رحمۃ اللہ علیہ یا رحیمہ اللہ (وغیرہ) کے مناسب الفاظ لکھنے یا کہنے چاہئیں۔

۱۶) علیہ السلام کے الفاظ صرف انبیاء و رسول یا رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی برگزیدہ

شخصیتوں کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں۔

شیعہ حضرات کا صرف ائمہ الی بیت مثلاً سیدنا حسین رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ساتھ علیہ السلام لکھنا غلط ہے۔

۱۷) صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے ص، علیہ السلام کی بجائے، (اور رضی اللہ عنہ کی بجائے) لکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ آداب کے منافی ہے۔ ص کے رد کے لئے دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۹۸) اور اختصار علوم الحدیث لا بن کثیر (بترجمتی و تحقیقی ص ۸۷)

۱۸) ہر خطبے میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھتے تو اللہ کی حمد و شنبایان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا۔ اخ

(رواہ عبد اللہ بن احمد علی مسنون الدمام احمد ۱۰۶/۱۰۷ و مسنون صحیح)

نیز دیکھئے فضل الصلوۃ: ۱۰۵:

فائدہ: ہر خطبے میں تشهد (أشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمداً رسول الله) ضرور پڑھنا چاہئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((کل خطبۃ لیس فیها تشهد فھی کالید الجذماء .)) ہر وہ خطبہ جس میں تشهد نہ ہو، اس ہاتھ کی طرح ہے جو جذام زده (یعنی عیب دار اور ناقص) ہے۔

(سنابی دادو: ۳۸۳ و مسنون صحیح و مسنون الترمذی: ۱۱۰۲، و ابن حبان: ۱۹۹۳، ۵۷۹)

تشہد سے مراد کلمہ شہادت ہے۔ دیکھئے عون المعبود (۲۰۹/۳)

۱۹) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: پھر جب میں بیٹھ گیا تو اللہ کی شنبایان کی پھر نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر اپنے لئے دعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ((سل تعطہ، سل تعطہ .)) مانگو تمھیں ملے گا، مانگو تمھیں ملے گا۔

(سنن الترمذی: ۵۹۳، و مسنون حسن، و قال الترمذی: "حسن صحیح")

۲۰) بازار میں بھی نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہئے۔
دیکھئے جلاء الافہام (ص ۲۰۰)

۲۱) رسول اللہ ﷺ کی قبر پر (یعنی حجرہ مبارکہ کا دروازہ کھل جانے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر) سلام یا السلام علیکم کہنا صحیح ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۸-۱۰۰
یہ دعائیہ کلمات ہیں، جس طرح کہ قبرستان میں: "السلام علیکم دار قوم
مؤمنین و آتاکم ما توعدون غدًّا مؤجلون و إنما إن شاء الله بكم لاحقون۔"

کہنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۹۷۲)، ترجمہ دار السلام (۲۲۵۵)
اور یہ کلمات خطاب اصل میں کلماتِ دعائیہ ہیں، جن سے سامعِ موتی کا مسئلہ ثابت
نہیں ہوتا۔ البتہ جن مقامات پر مردوں کا سامع ثابت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری (۱۳۳۸) اور
صحیح مسلم (۲۸۷۰، دار السلام: ۲۱۶) میں ہے کہ مردہ (واپس جانے والے اپنے
ساتھیوں کے) جوتوں کی آوازِ ستاہ ہے (وغیرہ) تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

۲۲) سعی کے دوران میں صفا و مردہ کی پہاڑی پر چڑھ کر درود پڑھنا ثابت ہے۔
دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۸۷

۲۳) چھینک آنے کے بعد السلام علی رسول اللہ پڑھنا ثابت نہیں بلکہ صرف الحمد للہ کہنا
چاہئے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۲۷۳۸) و سننہ حسن



سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ کے چند پہلو

نام و نسب: سیدنا ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (المغیرة) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرّة بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن انصار بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرک (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معذ بن عدنان مکن ولد اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلاۃ والسلام.

آپ کی والدہ کا نام آمنہ بنت وجہ بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔
ولادت: ماہ ربیع الاول (۱۷۵ھ) بروز سموار (جس سال ابرہہ کا فرنے اپنے باتھی کے ساتھ
 مکہ پر حملہ کیا تھا اور اللہ نے اُس کی فوج سمیت تباہ کر دیا تھا۔) آپ کی ولادت ہوئی۔
 آپ کے والد عبد اللہ آپ کی پیدائش سے تقریباً مہینہ یا دو مہینے پہلے فوت ہوئے۔
 (دیکھئے السیرۃ النبویہ لیل اللہ ہبی ص ۲۹) اور جب آپ سات سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ
 فوت ہو گئیں پھر آپ کے والد عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی اور جب آپ آٹھ سال
 کے ہوئے تو عبد المطلب بھی فوت ہو گئے، ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے
 آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((... دعوة أبي إبراهيم وبشارة عيسى بي و رؤيا أمي التي رأت.)) إلخ
 میں اپنے ابا (دادا) ابراہیم (علیہما السلام) کی دعا اور (بھائی) عیسیٰ (علیہما السلام) کی بشارت (خوش
 خبری) ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں جسے انہوں نے دیکھا تھا۔

(مسند احمد ر ۳۷۷، ح ۱۵۰، و سند حسن لذات)

حیلیہ مبارک: آپ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا (خوبصورت، سرخی مائل سفید اور پُر نور)
 تھا۔ آپ کا قدر میانہ تھا اور آپ کے سر کے بال کا نوں یا شانوں تک پہنچتے تھے۔

نکاح: سیدہ خدیجہ بنت خویلہ بن اسد بن عبد العزیز بن قصیؓ سے آپ کی شادی

ہوئی اور جب تک خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔

اولاد: قاسم، طیب، طاہر (اور ابراہیم) رضی اللہ عنہم

بنات: رقیہ، نسینب، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن

پہلی وجہ: غیر حراء میں جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور سورہ العلق کی پہلی تین آیات کی وجہ آپ کے پاس لائے۔ ۲۱۰ء (اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔)

عام الحزن: ہجرت مدینہ سے تین سال قبل ابوطالب اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہما فوت ہو گئے۔

ہجرت: ۶۲۲ء میں آپ اپنے عظیم ساتھی سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔

مکی دور: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ (۱۳) سال رہے۔

مدینی دور: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ میں دس (۱۰) سال رہے اور پھر وفات کے بعد الرفیق الاعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔

غزوہ بدرا: ۲ھ کو بدرا میں اسلام اور کفر کا پہلا بڑا معرکہ ہوا جس میں ابو جہل مارا گیا۔

غزوہ احد: ۳ھ، اس غزوے میں ستر کے قریب صحابہ کرام مثلاً سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخی ہوئے۔

غزوہ خندق: ۵ھ (ازباب کفار نے مدینہ پر حملہ کیا اور ناکام واپس گئے)

صلح حدیبیہ: ۶ھ، اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔

غزوہ خیبر: ۷ھ، خبر فتح ہوا۔

فتح مکہ: ۸ھ، مکہ فتح ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو معاف کر دیا۔

اس سال غزوہ حنین بھی ہوا تھا۔

غزوہ تبوک: ۹ھ

حجۃ الوداع: ۱۰ھ

دعوت: قرآن، حدیث، توحید اور سنت آپ کی دعوت ہے۔ آپ نے لوگوں کو شرک و کفر

کے گھٹاٹوپ انہیروں سے نکال کر تو حید و سنت کے فورائی راستے پر گامزن کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۲۳۲، صحیح مسلم: ۲۵۸۰)

اخلاق: آپ ﷺ اخلاق کے سب سے اعلیٰ درجے پر فائز تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ حُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ اور آپ عظیم اخلاق پر ہیں۔ (سورۃ نون: ۳)

آپ نے فرمایا: ((أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا وَ خِيَارًا كم لنساء هم خلقًا .)) مومنوں میں مکمل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ (سنن الترمذی: ۱۶۲، و قال: حذہ احادیث حسن صحیح)

معلم انسانیت: ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے بہترین معلم (استاذ) اچھے طریقے سے تعلیم دینے والا کوئی نہیں دیکھا، نہ پہلے اور نہ بعد۔ اللہ کی قسم! آپ نے مجھے نہ ڈالا، نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا۔ (صحیح مسلم: ۵۲)

معاملات: آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنْ خِيَارًا كم أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .)) تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض ادا کریں۔ (صحیح بخاری: ۲۳۰۵، صحیح مسلم: ۱۶۰۱)

نیز فرمایا: ((دَعْ مَا يَرِيكُ إِلَيْ مَا لَا يَرِيكُ فَإِنَ الصَّدَقَ طَمَانِيَةٌ وَ إِنَ الْكَذَبَ رِيَةٌ .)) شک والی چیز کو چھوڑ دو اور یقین والی چیز کو اختیار کرو کیونکہ یقیناً سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔ (سنن ترمذی: ۲۶۱۸، و قال: حذہ احادیث صحیح)

نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا، اگر پسند فرماتے تو کھالیتے اور اگر پسند نہ فرماتے تو چھوڑ دیتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۵۳۰۹)

وفات: ۱۱ھ بروز سمووار، ماورائیں الاول میں رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۳ سال تھی۔

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وأزواجہ وسلم

امام اسماعیل بن اسحاق القاضی اور کتاب کی سند کی تحقیق

امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درهم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۷۱۷ء کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

عبداللہ بن مسلمہ القعنی، سلیمان بن حرب، مسدود بن مسرہ، ابو مصعب الزہری، مسلم بن ابراہیم الفراہیدی، حاجج بن منہال الانماطی، علی بن المدینی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو النعمان محمد بن افضل السدوی، محمد بن امشی، احمد بن المعتزل الفقيہ المالکی، نصر بن علی، چھضمی، اور قاری عیسیٰ بن میناء: قانون وغیرہم۔ حبہم اللہ یہ سارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتماد راوی تھے۔

آپ کے شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ابوالقاسم البغوی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، اسماعیل بن محمد الصفار، ابو بکر الشافعی، موسیٰ بن ہارون الحافظ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی، ابراہیم بن محمد بن عرفان الخوی: نطفوی، ابو بکر بن الابراری، محمد بن خلف بن حیان القاضی، ابو بکر بن الججاد اور ابو القاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختی الرغدادی وغیرہم۔ حبہم اللہ

آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

احکام القرآن، معانی القرآن، کتاب فی القراءات، کتاب الرد علی محمد بن احسان بن فرقہ الشیبانی، کتاب الرد علی ابی حنیفة، جزء فیہ احادیث ایوب الاستخیانی، مسند حدیث مالک بن انس اور فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ۔

محمد شین کرام اور ہرن کے علماء آپ کی تعریف و توثیق میں رطب اللسان تھے۔ مثلًا امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی نے انھیں ثقہ صدقہ کہا ہے۔ (الجرح والتعديل ۲/ ۱۵۸)

حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (۸/۱۰۵) میں ذکر کیا۔

خطیب بغدادی نے کہا: ”وَ كَانَ إِسْمَاعِيلُ فَاضْلًا مَتَّقِنًا فِيهَا عَلَى مَذَهَبِ مَالِكٍ أَبْنَ أَنْسٍ، شَرْحَ مَذَهَبِهِ وَ لِخَصِّهِ وَ احْتَجَ لِهِ...“ اور اسماعیل فاضل عامل ثقة (اور) مالک بن انس کے مذهب (مسلک) پر فقیہ تھے، ان کے مذهب کی شرح اور تلخیص کی اور ان کے لئے دلائل جمع کئے انج (تاریخ بغداد ۲۸۲/۶)

یہی بات حافظ ابن الجوزی نے لکھی ہے۔ دیکھئے المنشظم (۳۳۶/۱۲)

حافظ ابن کثیر نے انھیں حافظ فقیہ مالکی کہا۔ دیکھئے البداية والنهاية (۳۳۱/۱۱)

حافظ ذہبی نے کہا: ”الإمام العلامة الحافظ، شيخ الإسلام ..“

امام علماء حافظ، شیخ الاسلام (سیر اعلام المبداء، ۱۳/۳۳۹)

فائدہ: یہاں مالکی ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ امام مالک کے مقلد تھے۔

دیکھئے التقریر والتحیر (۲۵۳/۳) تقریرات الرافعی (۱/۱۱) النافع الکبیر (ص ۷) اور دین میں تقید کا مسئلہ (۳۶)

اگر کوئی کہے کہ ابن نقطہ نے تکملۃ الاکمال (۲۲۹/۳) میں قاضی اسماعیل بن اسحاق

سے نقل کیا ہے کہ ”ما قلدت مالگاً قط فی مسئلۃ حتی علمت وجه صوابها“ میں نے مالک (بن انس) کی کسی مسئلے میں تقید نہیں کی، حتیٰ کہ مجھے اس کی صحیح دلیل معلوم ہو گئی۔ دیکھئے مقدمة احکام القرآن للدكتور عامر حسن صبری (ص ۲۸)

عرض ہے کہ یہ قول امام اسماعیل سے باسندھی یا حسن ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی سند میں ابو المعالی الحسن بن علی بن اسماعیل الصفاری، ابو الحسن علی بن عبد الرحمن بن عمر بن حفص الفارض، ابو القاسم عبد الحمید بن علی بن خلف لتجیی، خلف بن الحسن اور عمرو بن عیسیٰ بن الاندیسی سب محبوب العین یا محبوب الحال تھے اور قاضی بکر بن العلاء غالی مقلد تھا، جس کے اسماعیل بن اسحاق القاضی سے سماں میں کلام ہے، الہذا یہ قول ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

امام اسماعیل بن اسحاق زوال الحجہ کے مبنیے میں ۲۸۲ھ کو حاجاً نکل فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ محقق دلائل و برائیں سے ہزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام اسماعیل بن اسحاق سے اس کتاب کے راویوں کا مختصر اور مفید تذکرہ درج ذیل

ہے:

۱: آپ کے شاگرد ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن الحسن البتیری المعروف بابن الجربا ثقہ تھے۔ (تاریخ بغداد ۳۰۲/۶ ت ۳۲۵)

آپ ۳۲۵ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۲: اسماعیل بن یعقوب کے شاگرد ابو محمد عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن سعید الحنفی البزار المعروف بابن النحاس ”الشیخ الإمام الفقیہ المحدث الصدوق مسند الديار المصریۃ“ تھے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۱/۳۱۳)

آپ ۳۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

۳: عبد الرحمن بن عمر النحاس کے شاگرد ابو اسحاق ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبائی ثقہ ثبت تھے۔ دیکھئے الامال لابن ماکولا (۲/۹۷)

حافظ ذہبی نے کہا: ”الإمام الحافظ المتقن العالم“ (البلاء ۱۸/۴۹۵)

آپ ۳۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

۴: ابراہیم بن سعید الحبائی کے شاگرد ابو صادق مرشد بن یحییٰ بن القاسم المدینی ”المحدث الثقة العالم“ تھے۔ دیکھئے الدبلاء (۱۹/۵۲)

آپ ذوالقعدہ ۱۵۱ھ میں فوت ہوئے۔

۵: مرشد بن یحییٰ کے شاگرد ابو الحسن علی بن حبۃ اللہ بن عبد الصمد الکاملی المصری تھے، جن سے جلیل القدر شاگردوں کی ایک تعداد نے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً:

حافظ عبد الغنی، حافظ عبدالقدیر، ابن رواحہ اور محمد بن امشم وغیرہم۔ دیکھئے تاریخ الاسلام للذہبی (۲۰/۳۳۳) وفات ۱۷۵ تا ۱۵۸۰ھ) آپ کا مقام ” محلہ الصدق“ ہے۔

کئی مقامات پر دوسرے راویوں بنے آپ کی متابعت کی ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صدوق تھے۔ یاد رہے کہ آپ پر کسی قسم کی کوئی جرم نہیں ہے اور امام عبد الغنی المقدسی

رحمہ اللہ کا کسی جرح کے بغیر آپ کو "الشیخ" کہنا بھی آپ کی توثیق کی طرف اشارہ ہے۔
 ۶: علی بن حبۃ اللہ کے شاگرد حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی رحمہ اللہ
 بہت بڑے امام تھے۔ حافظ ذہبی نے کہا: "الإمام العالم الحافظ الكبير الصادق
 القدوة العابد الأثري المتبع عالم الحفاظ" (البلاء ۲۱، ۳۳۳-۳۳۴)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ سنہ حسن ہے۔

روایات کی تخریج سے معلوم ہوتا ہے کہ علی بن حبۃ اللہ صدوق تھے، کیونکہ یہی روایات
 دوسری کتابوں میں بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں لہذا یہ سنہ صحیح غیرہ ہے۔ والحمد للہ
 آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے اس کتاب کی تحقیق میں شیخ محمد ناصر الدین الالبانی
 رحمہ اللہ کے مطبوعہ نسخے کو پیش نظر رکھا ہے اور استاذ عبد الحق الترمذی کے نسخے سے بھی فائدہ
 اٹھایا ہے۔ متن کی اصلاح کردی ہے اور مفید تخریج کے ساتھ ہر حدیث اور اثر پر تحقیق حکم گا
 دیا ہے تاکہ عام لوگوں کے سامنے بھی صحیح اور ضعیف روایات واضح ہو جائیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو قبول فرمائے اور مجھے نبی کریم ﷺ کی
 شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حافظ زبیر علی زینی

(۱۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء)



فضل الصلاة على النبي ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَا حُولَّ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ .

ہمیں شیخ امام عالم حافظ عبدالغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی نے (اس کتاب کی) خبر دی ① اللہ ان کی مدد فرمائے۔ انھوں نے کہا: ہمیں شیخ ابو الحسن علی بن هبة اللہ بن عبد الصمد الکاملی نے ریچ الاول کے مہینے میں ۵۹۱ [ہجری] کو قصر بن عبید - قاہرہ (مصر) میں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو صادق مرشد بن سیکی بن القاسم المدینی نے مصر میں خبر دی (انھوں نے کہا): ہمیں ابو سحاق ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبال نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن سعید اتحبیں البزر المعروف با بن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَا حُولَّ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ . أَخْبَرَنَا الشِّيخُ
الإِمامُ الْعَالَمُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنَّى بْنُ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سَرْوَرِ
الْمَقْدُسِيِّ أَيَّدَهُ اللَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا
الشِّيخُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٍّ بْنِ هَبَّةِ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ الصَّمْدِ الْكَامِلِيِّ بِالْقَاهِرَةِ
فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى
وَتِسْعِينَ ② وَخَمْسِمِائَةِ بَقْصَرِ بْنِي
عَبِيدٍ ، قَالَ: أَبْنَانَا أَبُو صَادِقَ مَرْشِدَ
ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ الْمَدِينِيِّ فِي
مَصْرٍ: أَبْنَانَا أَبُو إِسْحَاقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعِيدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَبَالِ، قَالَ:
أَبْنَانَا أَبُو مُحَمَّدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

① یعنی حدیث یا کتاب پڑھ کر یاز بانی سنائی۔

② وَقَالَ أَسْعَدُ سَالِتَمِّ: وَالصَّوَابُ: أَحَدَى وَسَبْعِينَ كَمَا فِي الْأَصْلِ" (بیان اوحام الایرانی ص ۹)

الناس نے خبر دی، انہوں نے کہا: ابو القاسم عمر بن محمد بن سعید التجبیي
 البزار، المعروف بابن النحاس قال: اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد
 بن البختري البغدادی المعروف بابن قریء علی أبي القاسم اسماعیل بن
 یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن الجراب کے سامنے (۳۳۹ھ) کو ربع
 البختري البغدادی المعروف بابن الجراب، و أنا أسمع في شهر ربیع الآخر من سنة تسع و ثلاثین و
 همیں اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن
 حماد بن زید القاضی نے خبر دی، انہوں نے
 ایضاً فرمایا: ابن اسماعیل بن حماد بن زید
 القاضی قال:

فائده سلف صالحین کی تصنیفات کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ کتاب کے شروع میں کسی ”خطبہ مسنونہ“ کے ضروری یا مسنون ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے مثلاً امام بخاری، امام مسلم وغیرہماں اپنی کتب صحیحہ میں کوئی مقرر شدہ خطبہ مسنون نہیں لکھا، بلکہ تسمیہ کے بعد جس نے جیسے مناسب سمجھا، اللہ کی حمد و شاکری کریم ﷺ پر درود وسلام سے اپنی کتابوں کا آغاز کیا۔ یاد رہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ کی طرف منسوب خطبۃ الحجۃ (خطبۃ النکاح) وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابو اسحاق عن ابی الاوصیع عن عبد اللہ ؓ. اس کی سند ابو اسحاق اسیعی کے عدم تصریح سامع کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسے امام شعبہ کا اس سند کے ساتھ روایت کرنا ثابت نہیں ہے۔

دوم: ابو اسحاق عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ ؓ. اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔
 سند احمد (۳۹۳۱) میں ایک مبتوء معلول سند بھی ہے۔ دیکھنے نیل المقصود (۲۱۸)

[نبی ﷺ پر ایک دفعہ درود پڑھنے کی فضیلت] ^۱

[۱] أَبْنَاءُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي أُوْيِسْ: همیں اسماعیل بن ابی اویس نے خبر دی حدثی اُخْری عن سلیمان بن بلاں (کہا): مجھے میرے بھائی (ابو بکر عبدالجعید بن عبد اللہ [ؑ] بن عمر عن ثابت البناوی: قال أنس بن مالک: قال أبو طلحة: إنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ يَوْمًا يَعْرَفُونَ الْبَشَرَ فِي وَجْهِهِ فَقَالُوا: إِنَا نَعْرَفُ الْآنَ فِي وَجْهِ الْبَشَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَجَلْ! أَتَانِي الْآنَ آتِيَ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَنْ يَصْلِي عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي إِلَارْدَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ أَمْثَالَهَا)).

نبی ﷺ پر ایک دفعہ درود پڑھنے کی فضیلت [۱] دو بیکھوں کے درمیان تمام عنوانات کا اضافہ بطور تجویب ہماری طرف سے ہے۔

اصل میں عبداللہ بن عمر ہے لیکن عبدالحق الترمذی والے نسخے (فضل اصلوۃ علی النبی ﷺ) میں عبداللہ بن عمر ہے۔ دیکھئے حصہ ۹۲

نے ابھی آکر مجھے بتایا ہے کہ میری امت
میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو
اللہ اسے اُس پر دفعہ لوتا دے گا۔ [یعنی
اُسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا یا اس پر دس
رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔]

تحقيق اس کی سند حسن ہے۔ نیزد کیھنے جلاء الافہام (ص ۲۶، دوسری نسخہ ۱۰۸) اسے امام یہقی (شعب الایمان: ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، دوسری نسخہ: ۱۳۶۱) نے اسماعیل بن احراق القاضی سے اور ابو القاسم الطبرانی نے اسماعیل بن ابی اویس کی سند سے مختصر ا روایت کیا ہے۔

(دیکھنے لمحہ الکبیر ۹۹۵ ح ۷۱۷، ۳۷۱، ۱۴۱، ۱۲۰، ۱۲۱، ۲۲۸ ح ۲۰۹، ۵۶۵ ترقی)
لمحہ الکبیر میں عبید اللہ بن عمر اور لمحہ الاوسط و لمحہ الصیر میں عبید اللہ بن عمر لکھا ہوا ہے
لیکن لمحہ الاوسط میں طبرانی کے کلام میں عبید اللہ بن عمر ہے۔ الموسوعۃ الحدیثیۃ کی تخریج
عبد الحق الترمذی کے نسخے اور شعب الایمان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں عبید اللہ بن عمر
راجح ہے۔ واللہ اعلم نیزد کیھنے کتاب العلل للدارقطنی (۶/۲)

اسماعیل بن ابی اویس مختلف فیروزی ہیں لیکن علامہ نووی نے کہا:

”...ولکن وثقہ الأکثرون واحتجوا به واحتاج به البخاری و مسلم فی
صحیحہما“ لیکن اکثر (جمہور) نے اسے ثقہ اور جدت قرار دیا ہے اور بخاری و مسلم
دونوں نے اس کی حدیث کے ساتھ جدت پکڑی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱۲ ص ۲۷۷ ح ۲۰۹۳)
لہذا اسماعیل بن ابی اویس حسن الحدیث ہیں۔ والحمد للہ

[۲] حدثنا سليمان بن حرب قال: «عَمِيس سليمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عَمِيس حماد بن سلمہ نے خبر دی، انھوں نے ثابت البنانی سے، انھوں نے حسن بن علی کے مولیٰ: سليمان سے، انھوں نے عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ نے عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ، انھوں نے اپنے يوْمًا وَالْبَشَرَ يَرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا: إِبَا (ابو طلحہ ؓ) سے (حدیث بیان کی): ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر بشارت (اور خوشی) نظر آ رہی تھی، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر اسی خوشی دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کبھی نہیں دیکھی! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جی ہاں! میرے پاس ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ①

آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص (ایک دفعہ) سلام کہے تو میں اس پر دس دفعہ سلامتی نازل فرماؤں؟

تفصیل اس کی سند حسن ہے۔

① یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فرشتوں کا یا محمد کہہ کر پارنا تو جائز ہے لیکن امتعیوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ آپ کے ادب کا لازمی تقاضا ہے۔

اسے دارمی (۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵) و دوسرانجھ: (۲۸۱۵) نے سلیمان بن حرب سے، نسائی (الجتنی) ح ۱۲۹۶ (۳۰، ۲۹/۳) اور احمد (۳۰، ۲۹/۲) وغیرہم انے حماد بن سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۹۱۱ یا ۹۱۵، الموارد: ۲۳۹۱) حاکم (۲۳۰/۲ - ۳۲۱) ح ۳۵۷ (۳۵۷) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس کے راوی سلیمان مولیٰ الحسن کو ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے لہذا وہ مجہول نہیں بلکہ حسن الحدیث تھے۔

فائدة ﴿ امام دارقطنی نے اسی سند کو ترجیح دی ہے۔ (دیکھئے کتاب العلل ۱۰/۶ اس ۹۳۳﴾

[۳] حدثنا إسحاق بن محمد ع، همیں اسحاق بن محمد الفروی نے حدیث الفروی قال: ثنا أبو طلحة رض بیان کی، کہا: همیں ابو طلحہ الانصاری نے حدیث بیان کی، اس نے اپنے ابا سے، اس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے اپنے ابا (عبد اللہ بن ابی طلحہ) سے، انھوں نے اُن (اسحاق) کے دادا (سیدنا ابو طلحہ الانصاری رض) سے (روایت بیان کی) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے لہذا جو بندہ چاہے کثرت سے درود پڑھے یا (اُس کی مرضی ہے) تعداد میں کمی کرے۔

۱ اصل میں غلطی سے ”عد“ چھپ گیا ہے جبکہ صحیح ”عبد“ ہے۔ دیکھئے نسخہ عبد الحق الترکانی (ص ۹۷، ۹۸) اور شعب اللہیقی تحقیق عبد العالی (۱۲۷/۳، ۱۳۵۹)

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے بیہقی نے شعب الایمان (۱۵۵۹، دوسری سخن: ۱۳۵۹) میں اسماعیل بن اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس میں اسحاق بن محمد الفروی (جمہور محمد شین کے نزدیک) ضعیف ہے۔ ابو طلحہ الانصاری اور اس کے باپ کے حالات نہیں ملے۔ امام عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی نے کسی عبداللہ بن حفص ابو طلحہ القاص المدینی کا ذکر بغیر جرح و تعدیل کے کیا ہے۔ دیکھئے کتاب الجرح وال تعدیل (۳۶۷ ت ۳۶۸)

یہ مجہول الحال ہے اور اس کا شاگرد ابوثابت محمد بن عبد اللہ المدینی مذکور ہے۔ اس روایت کو حافظ المنذری کا حسن کہنا صحیح نہیں ہے۔ نیز دیکھئے ۲

[۴] حدثنا عبد الله بن مسلمة قال: همیں عبد الله بن مسلمہ (اقعنه) نے ثنا سلمة بن وردان قال: سمعت خرج النبي ﷺ یتبرز فلم یجد أحداً یتبعه فهرع عمر فاتبعه بمظہرہ۔ یعنی اداوة۔ فوجده ساجداً فی شربة، فتنحی عمر فجلس وراءه حتى رفع رأسه، قال فقال: ((أحسنت يا عمر! أحسنت وجدتني ساجداً فتنحيت عنك، إن جبريل عليه السلام أتاني فقال: من صلي علىك واحدة صلی اللہ علیہ عشراً، ورفعه عشر درجات .))

هیں عبد الله بن مسلمہ (اقعنه) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلمہ بن وردان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے سنا، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) قضاۓ حاجت کے لئے نکلے، آپ کو اپنے ساتھ (خدمت کے لئے) جانے والا کوئی بھی نہ ملا تو (سیدنا) عمر (بن الخطاب رضی اللہ عنہ) تیز چلتے ہوئے آئے، وہ اپنے ساتھ (وضو کے لئے) پانی کا برتن لائے تھے، پھر انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ عزیز) کو ایک ایسی جگہ جدے کی حالت میں دیکھا جو گھاس والی (اور نیبی) زمین تھی۔ عمر (رضی اللہ عنہ) ڈور ہو کر

آپ کی پشت کی طرف بیٹھ گئے، حتیٰ کہ
آپ نے (مسجدے سے) سرا اٹھایا۔
پھر آپ نے فرمایا: اے عمر! جب ٹو نے
مجھے مسجدے میں دیکھا تو دُور ہٹ کر اچھا
کیا ہے۔ بے شک جبریل علیہ السلام نے آکر
مجھے بتایا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ
درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں
نازل فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا
ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیزد یکھنے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵)

اسے امام بخاری نے اپنی دوسری کتاب: الادب المفرد (۲۳۲) میں سلمہ بن وردان کی سند
سے روایت کیا ہے اور سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

دیکھنے تقریب التہذیب (۲۵۱۳) اور سنن الترمذی (۲۸۹۵) میں

[۵] حدثنا یعقوب بن حمید: ہمیں یعقوب بن حمید (بن کاسب) نے
حدثني أنس بن عياض عن سلمة حدیث بیان کی (کہا): مجھے انس بن
ابن وردان : حدثني مالك بن أوس عیاض نے حدیث بیان کی، انہوں نے
سلمه بن وردان سے (اس نے کہا): مجھے
ابن الحدثان عن عمر بن الخطاب قال: خرج النبي ﷺ يتبرز،
مالک بن اویس بن الحدثان نے حدیث
فاتبعته باداؤه [من ماء]^۱ فوجده بیان کی، انہوں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) فوجد

۱ اشافاز فضل الصلوة علی البی میں تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۹۹)

قد فرغ و وجدته ساجداً لله في شربة، فتحت عنه فلما فرغ رفع رأسه فقال: ((أحسنت يا عمر! لئن كُنْتَ تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفِعْتَهُ عَشْرَ درجات .))
 سے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) قضاۓ حاجت کے لئے تشریف پہنچ گیا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ (طہارت سے) فارغ ہو چکے ہیں اور آپ ایک گھاس والی نیشی زمین پر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں، میں دور چلا گیا پھر جب آپ فارغ ہوئے، سراخھا یا تو فرمایا: اے عمر! تم نے مجھ سے دور جا کر اچھا کیا ہے، بٹک جبریل میرے پاس آئے تو کہا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

الْتَّحَقِيق اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۸۸/۲) اور **فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ** تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۹۹-۱۰۰)

[۶] حدثنا عاصم بن علي قال: ثنا همیں عاصم بن علي نے حدیث بیان کی، کہا: همیں شعبہ بن الحجاج نے حدیث شعبة بن الحجاج عن عاصم بن عبید الله [قال سمعت عبید الله] ^➊ بیان کی، انہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے،

➊ دیکھئے **فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ** تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۰۰)
 جبکہ اصل میں غلطی سے عاصم بن عبید اللہ بن عامر بن ربيہ چھپ گیا ہے۔

ابن عامر بن ربیعہ عن أبيه قال: أُسْ نَئَى [كَهَا]: مِنْ نَئَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصْلِي عَلَيْيَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ)) مِنْ رَبِيعَةِ شَعَانَ سَرِّيَّةً سَرِّيَّةً رَوَاهُتْ كَيْا هِيَ كَمِنْ مِنْ الْمَلَائِكَةِ مَا صَلَّى عَلَيْيَ فَلَيَقُولَ مِنْ نَئَى نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوِيَّ فَرَمَتْ هَوَى نَئَى ذَلِكَ أَوْ لِيَكْشُرَ .))
 جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے لہذا جس کی مرضی ہے وہ تھوڑا درود پڑھے اور جس کی مرضی ہے وہ زیادہ درود پڑھے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ماجہ (۹۰۷ء تحقیقی) اور احمد بن حنبل (۳۲۵/۳) وغیرہمانے شعبہ عن عاصم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عن ابیه عامر بن ربیعہ ضالعین کی سند سے روایت کیا ہے۔
 نیز دیکھئے مند الطیاری (ح ۱۱۲۲، دوسرا نسخہ: ۱۲۳۸)
 عاصم بن عبد اللہ کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد (۱۵۰/۸)
 مصنف عبد الرزاق (۳۱۱۵، دوسرا نسخہ: ۳۱۲۰) اور حلیۃ الاولیاء (۱۸۰/۱) میں اس کی ضعیف متابعت بھی ہے۔ مصنف عبد الرزاق کی سند میں عبد اللہ بن عمر العبری (ضعیف عن غیر نافع) ہے اور حلیۃ کی سند میں عبد اللہ بن عمر عن عبد الرحمن بن القاسم (!) ہے۔
 دونوں سندوں میں عبد الرزاق مدرس ہیں اور سندیں عن سے ہیں لہذا یہ متابعت مردود ہے۔

ہمیں میحیٰ بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد (بن عبد الدراویری) نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن ابی عمرہ سے، انھوں نے عبد الواحد بن محمد (بن عبد الرحمن بن عوف) سے، انھوں نے عبد الرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا:

میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ بجھے میں تھے، پس آپ نے لمبا سجدہ کیا (اور) فرمایا: میرے پاس جبریل نے آکر کہا: جو شخص آپ پر درود پڑھے گا تو میں اس کے لئے دعا کروں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا تو میں اس کے لئے سلامتی کی دعا کروں گا۔ پھر میں نے (یہ سن کر) اللہ کے لئے سجدہ شکر کیا۔

[۷] حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو^١ عن عبد الواحد بن محمد عن عبد الرحمن بن عوف قال: أتيت النبي ﷺ وهو ساجد فأطأل السجدة، قال: ((أتاني جبريل قال: من صلى عليك صلیت عليه، ومن سلم عليك سلمت عليه، فسجدت لله شكرًا .))

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے عبد بن حمید (۱۵۷) اور حاکم (المتدرک ۱۵۰) ح ۵۵۰ (۲۰۱۹) وغيرہ مانے سلیمان بن بلاں سے، انھوں نے عمرو بن ابی عمرہ سے، انھوں نے عاصم بن عمر بن قادہ (من المزید في متصل الاسانید) سے، انھوں نے عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمن بن عوف سے، انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے لیکن عبد الواحد بن

❶ اصل میں غلطی سے ”عمرو بن ابی عمرۃ“ چھپ گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ دیکھنے کے لئے انکاری (ص ۱۰۳)

محمد کی اپنے دادا سے ملاقات یا سماع ثابت نہیں ہے لیکن اسے سند ضعیف ہے۔ اس تخریج تحقیق سے معلوم ہوا کہ عبدالعزیز الدراوردی کی روایت میں عاصم بن عمر بن قadaہ (ثقة) کا واسطہ رکھا گیا ہے۔

فائدہ اسے محمد بن نصر المروزی نے تنظیم قدر اصلوۃ (۲۵۰/۱) ح ۲۳۷ میں صحیح سند کے ساتھ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی سے ”أنا عمرو بن أبي عمرو عن عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عن جده“ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس سند میں محمد بن عبد الرحمن بن عوف مجہول الحال ہیں، جنہیں ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ قرار نہیں دیا لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

تبیہ منداحمد (۱۹۱ ح ۱۶۶۳، ۱۶۶۲) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[۸] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا همیں ابو ثابت (محمد بن عبد اللہ بن محمد الدلفی) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد العزیز بن أبي حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هریرة أن رسول الله ﷺ قال: ((من صَلَّى عَلَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَشْرًا)).
نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک دفعہ) درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس دفعہ حمتیں نازل فرماتا ہے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام مسلم (ترقیم فواد عبد الباقی: ۳۰۸، ترقیم دارالسلام: ۹۱۲) نے اسماعیل بن

جعفر عن العلاء عن أبي هريرة رضي الله عنه کی سند سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ((من صلی علیٰ واحدة صلی اللہ علیہ عشرًا .))

[٩] حدثنا عيسى بن ميناء قال: ہمیں عیسیٰ بن میناء (قالون المدینی القاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر (بن ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، انہوں نے علاء (بن عبد الرحمن بن علیٰ) سے، انہوں نے اپنے ابا یعقوب سے، انہوں نے اپنے ابا عبد الرحمن بن یعقوب سے، انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے (حدیث بیان کی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس دفعہ حمتیں نازل فرماتا ہے۔

تحقیق صحیح ہے۔

اس میں قاری عیسیٰ بن میناء: قالون حسن الحدیث ہیں اور باقی سند صحیح ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸

[١٠] حدثنا علي بن عبد الله قال: ہمیں علي بن عبد الله (بن جعفر المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن ابی عبیدہ قال: أخبرني قيس بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن جده مجھے قیس بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے

عبد الرحمن بن عوف قال: كان لا
يفارق في النبي ﷺ بالليل والنهر
خمسة نفر من أصحابه أو أربعة
لما ينوبه من حوائجه، قال: فجئت
فوجدته قد خرج فتبعه، فدخل
حائطاً من حيطان الأسواق^١
فصلى فسجد سجدة أطال فيها،
فحزن وبكيت فقلت: لأرى
رسول الله ﷺ قد قبض الله روحه
قال: فرفع رأسه وتراءيت له
فدعاني فقال: ((مالك؟)) قلت:
يارسول الله! سجدت سجدة
أطلت فيها فحزنت وبكيت، و
قلت: لأرى رسول الله ﷺ قد
قبض الله روحه قال: ((هذه سجدة
سجدتها شكرًا لربِّي فيما آتاني في
أمتي: من صلَّى عليَّ صلاة كتب
الله له عشر حسنات.))

صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی روح کو بغض کر لیا ہے۔
(رسول اللہ ﷺ نے بعد میں آکر) فرمایا:

❶ عبد الحق الترمذی کے نحو میں "الاسواف" ہے۔ دیکھئے ص ۱۰۶

یہ بجہہ شکر ہے جو میں نے اپنے رب کے لئے کیا ہے کیونکہ اُس نے مجھے میری امت کے بارے میں یہ بات عطا فرمائی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیزد کیھے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵)

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ح ۳۸۷۲، ۸۲۵، ۵۱۸، ۸۷۰) اور ابو یعلی (المدن: ۸۵۸) وغیرہ مانے بھی زید بن الحباب کی سند سے روایت کیا ہے۔ موکی بن عبدہ مشہور ضعیف راوی ہے۔

نیزد کیھے تقریب العہد یہ (۲۹۸۹) اور سنن ابن ماجہ (۱۵۵۹، تحقیقی)

[۱۱] حدثنا مسدد قال: ثنا بشر همیں مسد نے حدیث بیان کی، کہا: همیں بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی، کہا: ابن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن همیں عبد الرحمن بن اسحاق (المدنی) نے ابن إسحاق عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ : ((من صلّى علىٰ مرة واحدة كتب نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے اپنے ابا عبد الرحمن سے، انہوں نے اپنے ابا عبد الرحمن بن یعقوب) سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

تحقیق اس کی سند حسن لذاتی، صحیح لغیرہ ہے۔

اے احمد بن خبل (۲۶۲/۲) ح ۵۶۱) ترمذی (۳۵۳۵، ۳۸۵) اور ابن حبان (الاحسان: ۹۰۵، دوسرانسخہ: ۹۰۸) میں طریق بشر بن المفضل (وغیرہم نے عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیزد یکھنے حدیث سابق: ۸

[۱۲] حدثنا عبد الرحمن بن واقد ہمیں عبد الرحمن بن واقد العطار نے العطار قال: ثنا هشیم قال: ثنا حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عوام بن حوشب بنی اسد عن عبد الرحمن بن عمرو کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا ہے۔

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عوام بن حوشب: حدثني رجل من قال: من صلی علی النبی ﷺ کتب [الله] ۱ له عشر حسنات، و جس نے نبی ﷺ پر درود پڑھا تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محسن عنہ عشر سیئات، ورفع له عشر درجات۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ نیزد یکھنے جلاء الافہام (ص ۱۳۷، ۱۳۸) (۱۳۸، ۱۳۷) عبد الرحمن بن واقد العطار مجہول الحال ہے۔ بنو اسد کا آدمی مجہول اعین ہے اور عبد الرحمن بن عمر کا تعین مطلوب ہے۔

فائدة اس حدیث کو ابن ابی شیبہ (المصنف ۵۱۶/۲ ح ۸۲۹۸) نے ہشیم عن العوام: شار جل من بنی اسد عن عبد اللہ بن عمر کی سند سے روایت کیا ہے، اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

۱ کذافی الاصل

[دعا میں درود]

۱۳] حدثنا علي بن عبد الله (بن جعفر المدينی) همیں علی بن عبد الله (بن جعفر المدينی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عینہ) نے حدیث بیان کی، انھوں نے یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مامن عبد یصلی اللہ علیہ وسلم نے صلاة إلا
صلی اللہ علیہ بها عشرًا)) فقام ایک آنے والے نے آکر کہا: جو بندہ بھی
اپنے رجل فقال: یا رسول اللہ! اجعل نصف دعائی لک؟ قال:
((إن شئت)) قال: ألا^① أجعل ثلثي دعائی لک؟ قال:
((إن شئت)) قال: ألا^① أجعل دعائی لک کله؟ قال: ((إذن يكفيك اللہ هم الدنيا وهم الآخرة .))
قال شیخ کان بمکہ یقال له منیع لسفیان: عمن أسنده؟ قال: لا
آدنی. آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو!
اس نے کہا: کیا میں اپنی ساری دعائیں
آپ کے لئے مقرر نہ کر دوں؟

① عبد الحق الترمذی کے نسخے میں "الا" کے بعدے "لا" ہے۔ دیکھیں ۱۰۸

آپ نے فرمایا: تو پھر دنیا اور آخرت میں
تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔
مکہ کے ایک منبع نامی شیخ نے سفیان (بن
عینہ) سے پوچھا: اُس (یعقوب بن زید)
نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان
کی تھی؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں
ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیزد کیھے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵)

اسے عبد الرزاق (المصنف ۲۱۵/۲ ح ۳۱۱۲) نے عن کے ساتھ سفیان بن عینہ سے،
اور عبد الوہاب بن علی السکبی (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ارجح ۱۲۸، تحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)
نے اسماعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:
اول: یہ مرسل یعنی منقطع روایت ہے۔

دوم: سفیان بن عینہ مدرس تھے اور یہ روایت معین ہے لہذا مرسل تک مرسل بھی ثابت
نہیں ہے۔ ابن عینہ کی مدلیں کے لئے دیکھئے میری کتاب الفتح لمین فی تحقیق طبقات
المدرسین (ص ۲۵۲ ت ۲/۵۲)

نتیجہ: مصنف عبد الرزاق میں سفیان بن عینہ کے سامع کی تصریح موجود ہے لیکن یہ سند
امام عبد الرزاق بن ہمام (مدرس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

14] حدثنا سعيد بن سلام ^{همیں} سعید بن سلام العطار نے حدیث العطار قال: ثنا سفيان يعني الشوري بیان کی، کہا: ^{همیں} سفیان یعنی ثوری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابی بن طفیل سے، اُس نے طفیل بن ابی بن کعب سے، انھوں نے اپنے ابا (ابی بن کعب ^{رض}) سے، انھوں نے فرمایا:

کعب ^{رض} سے، فرمایا: ((جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء المولت بما فيه))، و قال ابی: يا رسول الله! إني أصلی من الليل: فأجعل لك ثلث صلاتي؟ قال رسول الله ^{صلی اللہ علیہ وسلم}: ((الشطر)) قال: فأجعل لك شطر صلاتي؟ قال رسول الله ^{صلی اللہ علیہ وسلم}: ((الثلثان أكثر)) قال: فأجعل لك صلاتي كلها؟ [قال]: ((إذن يغفر لك ذنبك كله)).

^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا: دو تھائی اکثر ہیں۔
 انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی ساری نماز خاص کروں؟
 (تو آپ نے فرمایا): ایسا کرو گے تو اللہ تمھارے سارے گناہ معاف کروے گا۔

❶ قال اسعد سالم: "الصواب: في ثلث الليل، كما في الأصل" (بيان او حام الابناني ص ۱۱)

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے عبد الوہاب بن علی السکنی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ (۱/۱۲۸) میں اسماعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے، ترمذی (۲۳۵۷) احمد بن حنبل (المسند ۱۳۶/۵) اور حاکم (۵۱۳/۲) وغیرہم نے سفیان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سعید بن سلام العطار جمہور کے نزدیک سخت بحروف متروک راوی ہے۔ لیکن قبیصہ بن عقبہ اور امام کعب بن الجراح نے اُس کی متابعت کر رکھی ہے۔

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: عبد اللہ بن محمد بن عقیل قول راجح میں جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

دوم: سفیان ثوری قول راجح میں طبقۃ ثالثۃ کے ملس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔

شعب الایمان (۱۵۸۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنے والے کے لئے وعید]

[۱۵] حدثنا عبد الله بن مسلمة ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (العنی) نے

قال: ثنا سلمة بن وردان قال: حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلمہ بن وردان

سمعت انس بن مالک يقول: نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن

ارتقی النبي ﷺ علی المنبر درجة ما لک (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سن:

فقال: ((آمین)) ثم ارتقى الثانية نبی ﷺ منبر کے ایک درجے پر چڑھے تو

فقال: ((آمین)) ثم ارتقى الثالثة فرمایا: آمین.

فقال: ((آمین)) ثم استوى فجلس پھر دوسرے درجے (زینے) پر چڑھے تو

فقال أصحابه: علا ① ما أمنت؟ قال: فرمایا: آمین .

① عبد الحق الترمذی کی نسخہ میں ”علی ما أمنت؟“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۰۰

((أتاني جبريل فقال: رغم أنف
امرئ ذكرت عنده فلم يصل
عليك فقلت: ((آمين)) فقال:
رغم أنف امرئ أدرك أبويه فلم
يدخل الجنة فقلت: ((آمين))
قال: رغم أنف امرئ أدرك
رمضان فلم يغفر له فقلت:
((آمين .)).

پھر تیسرے درج پر چڑھ تو فرمایا: آمین.
پھر بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ کے صحابہ نے
پوچھا: آپ نے کس لئے آمین، آمین کہی
ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل
آئے تو کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود
ہو جس کے سامنے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر کیا
جائے تو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو
میں نے کہا: آمین، پھر اس (جبریل) نے
کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو
اپنے والدین کو پائے پھر وہ جنت میں
داخل نہ ہو تو میں نے کہا: آمین، پھر اس

(جبریل) نے کہا:

اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جو
رمضان کا مہینہ پائے پھر اس کے گناہ نہ
بخش جائیں تو میں نے کہا: آمین۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے بزار (کشف الاستار ۳۹/۲۸۷ ح ۳۱۶۸) اور جعفر الفربیابی وغیرہما نے سلمہ بن
وردان کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۲۷)
سلمہ بن وردان ضعیف راوی تھا۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲
اس باب میں آنے والی حدیث (۱۶) صحیح ہے۔ والحمد للہ

ہمیں مسد نے حدیث بیان کی، کہا: [۱۶] حدثنا مسد قال: ثنا بشر ابن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن ابن إسحاق عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: ((رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل على و رغم أنف رجل أدرك أبويه عند الكبر فلم يدخله الجنة و رغم أنف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلاخ قبل أن يغفر له .))

ہمیں بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن اسحاق (المدنی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے سعید المقبری سے، انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے والدین کو (آن کے) بڑھاپے میں پائے پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کرائیں اور اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے پھر اس کی مغفرت سے پہلے (ہی) گزر جائے۔

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

اسے ترمذی (۳۵۲۵) اور احمد (۲۵۲/۲) وغیرہ مانے عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا: "حسن غریب"

اسے ابن حبان (الاحسان: ۹۰۵) نے صحیح قرار دیا ہے اور صحیح مسلم (۲۵۵۱) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

[۱۷] حدثنا المقدّمي قال: ثنا همیں (محمد بن ابی بکر) المقدّمی نے حدیث بیان کی، کہا: همیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد الرحمن بن اسحاق پاسنادہ نحوہ . بن اسحاق (المدنی) نے اس سند کے ساتھ اس طرح کی حدیث بیان کی۔

تَحْقِيق اس کی سند حسن ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۱۲، اور الصلاۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم (۲۵)

[۱۸] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا عبد العزیز بن أبي حازم عن كثیر ابن زید عن الولید بن رباح عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ رقي المنبر فقال: ((آمين، آمين، آمين))، فقبل له: يا رسول الله! ما كنت تصنع هذا؟ فقال: ((قال لي جبريل: رغم أنف عبد دخل عليه رمضان لم يغفر له فقلت: آمين ثم قال: رغم أنف عبد أدرك أبيويه أو أحدهما لم يدخله ① الجنة، فقلت: آمين ثم قال: رغم أنف عبد ذكرت

آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس طرح (پہلے تو) نہیں کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلوہو

① شیخ البانی کے نئے میں ”يدخله“ ”چھپ گیا ہے۔ دیکھئے فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ تحقیق الترمذی ص ۱۳۳

عندہ فلم يصل عليك، فقلت: جو رمضان (کا مہینہ) پائے اور اس کی
غفرت نہ ہو سکے تو میں نے کہا: آمین پھر
اس (جبریل) نے کہا: اس بندے کی
ناک خاک آلود ہو جو اپنے والدین یا اُن
میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت
میں داخل نہ کر سکے تو میں نے کہا: آمین
پھر اس (جبریل) نے کہا: اس بندے کی
ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا
ذکر کیا جائے پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو
میں نے کہا: آمین .

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔ (نیزد یکھنے جلاء الافہام ص ۳۶۲)
اسے امام ابن خزیم نے صحیح ابن خزیم (۱۹۲۳ھ ۱۸۸۸م) میں کثیر بن زید کی سند
سے روایت کیا ہے۔

[۱۹] حدثنا محمد بن إسحاق همیں محمد بن اسحاق (الصاعانی) نے
قال: ثنا ابن أبي مریم قال: ثنا
حدثیث بیان کی ، کہا: همیں (سعید بن
الحکم) ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا:
کہا: همیں محمد بن ہلال (بن ابی ہلال
المدنی) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے
سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے
فحضرنا فلما ارتقی الدرجۃ قال:
حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے ابا
(اسحاق بن کعب) سے، انہوں نے کعب

قال: ((آمین)) ثم ارتقى الدرجة بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے (حدیث بیان کی) الثالثة فقال: ((آمین)) فلما فرغ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نزل عن المبیر قال فقلنا له: يا فرمایا: "منبر لے آؤ" تو ہم منبر لے آئے پھر آپ جب ایک درجے (زینے) پر چڑھے تو آمین کہی پھر دوسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر تیسرا درجے پر چڑھے تو کہا: آمین۔ جب آپ (خطبے سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے اتر آئے۔ ہم نے آج آپ کو ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے جو اس سے پہلے ہم نہیں سنتے تھے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جو رمضان پائے پھر اس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو جبریل نے کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرا زینے پر چڑھا تو اس (جبریل) نے کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت

میں داخل نہ کر سکیں تو میں نے کہا: آمین۔

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔ اسے حاکم (۱۵۳/۲ - ۱۵۲/۱) نے سعید بن ابی مریم کی سند سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے لہذا اسحاق بن کعب بن مالک کو مجہول کہنا غلط اور مردود ہے۔

تنبیہ اسعد سالم کا خیال ہے کہ سعد بن اسحاق کی اسحاق بن کعب سے روایت منقطع ہے۔ دیکھئے بیان اوہام الالبانی (ص ۳۰، ۳۱)

[نبی ﷺ تک فرشتوں کا درود پہنچانا]

[۲۰] [حدثنا إسماعيل بن أبي هميس اساعیل بن ابی اویس نے حدیث اویس قال] ^۱: حدثنا جعفر بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے حدیث بیان کی ، اس نے اپنے شہر (یا اپنے اہل بیت) کے اس شخص سے جس نے اسے خبر بیان کی تھی، اس نے علی بن حسین بن علی (بن ابی طالب عرف زین العابدین) سے (روایت بیان کی) کہ ایک آدمی ہر صبح نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کرتا تھا اور آپ پر درود پڑھتا تھا اور اس میں سے وہ کچھ کرتا تھا جسے علی بن الحسین ما یحملک علی هذا؟ قال: أحب ذلك ما اشتهره عليه علی بن الحسین، فقال له علی بن الحسین: ما یحملک علی هذا؟ قال: أحب

❶ فضل الصلاة على النبي ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (۱۱۲) اور لسان الميز ان (۱۰۷/۲)

❷ عبد الحق الترمذی کے نفع میں ”من أهل بيته“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۱۶

التسليم على النبي ﷺ فقال له نے مشہور کر دیا (یا مشاہدہ فرمایا) تو انہوں
 علي بن حسین [ؑ] : هل لك أن نے اس آدمی سے کہا: تم یہ کام کیوں کرتے
 أحذثك حديثاً عن أبي؟ قال: نعم! ہو؟ اس نے کہا: میں نبی ﷺ پر سلام
 فقال له علي بن حسین: أخبرني پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تو علی بن حسین نے
 أے کہا: کیا میں تجھے اپنے ابا (سیدنا
 حسین رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سناؤں؟
 اس نے کہا: جی ہاں! تو علی بن حسین نے
 اے کہا: مجھے میرے ابا (حسین بن علی
 رضی اللہ عنہ) نے خبر دی، وہ میرے دادا (سیدنا علی
 بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے کہا
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر کو
 عید نہ بناؤ (یعنی اس پر میلہ نہ لگانا) اور
 اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور تم جہاں
 کہیں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو، تمہارا
 صلوٰۃ و سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیزد یکھنے تفسیر ابن کثیر ۵۲۲۳ تحقیق عبد الرزاق المهدی)
 اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۲۵۷۳ ح ۵۳۱) اور ابو یعلی الموصی (المسند: ۳۶۹)
 وغیرہما نے جعفر بن ابراہیم کی سند سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:
 اول: شہر یا اہل بیت کا شخص مجھوں لئیں ہے۔

۱ عبد الحق کمانی کے نئے میں ”علی بن الحسین“ ہے۔ وکیپیڈیا ۷۷

دوم: جعفر بن ابراہیم بن محمد مجہول الحال ہے۔

ہمیں مدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
بیکی (بن سعید القطان) نے حدیث بیان
کی، انہوں نے سفیان (ثوری) سے
(انہوں نے کہا): مجھے عبد اللہ بن السائب
نے حدیث بیان کی، زاذان (ابو عمر) سے
انہوں نے عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے،
انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے
فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں سیر کرتے
ہیں، وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے
ہیں۔

[۲۱] حدثنا مسدد قال: ثنا يحيى
عن سفيان: حدثني عبد الله بن
السائل عن زاذان عن عبد الله _
هو ابن مسعود _ عن النبي ﷺ
قال: ((إِنَّ لَهُ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةً
سَيَاحِينَ يَلْغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ .))

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے نبائی (ابن حیان ۳۲۸۳ ح ۳۲۳، ح ۱۲۸۳: الکبریٰ / الملائکہ من حدیث محمد بن بشار عن بیکی
[القطان]) بحوالہ تحفۃ الاشراف ۷/۲۱ ح ۹۲۰۳ ح ۱/۳۲۱) اور ابن حبان (الاحسان:
۹۱۰ یا ۹۱۳) وغیرہم نے سفیان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور اہل سنت کے جلیل القدر شریف راوی
زادان ابو عمر الکندي پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔ والحمد للہ
تفصیل کے لئے دیکھئے رقم الحروف کی کتاب: توضیح الاحکام (۵۵۰/۱، ۵۵۶)
فائدہ حاکم (۳۲۱۲) ذہبی اور ابن القیم (جلاء الافہام ص ۲۰) نے اس حدیث
کو صحیح قرار دیا ہے۔

[جمع کے دن کثرت سے درود پڑھنا]

۲۲] حدثنا علي بن عبد الله همیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں حسین بن علی الجعفی نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد الرحمن بن یزید بن جابر سمتعہ یذکر عن أبي الأشعث الصنعاني عن أوس بن اوس ان رسول اللہ ﷺ قال: ((إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعق، فاكثروا علىي من الصلاة))^١ قالوا: يا رسول الله! كيف تعرض عليك صلاتنا وقد أرمت؟ _ يقولون: قد بليت _ قال: ((إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء)).

قال اسد سالم: "سقط من المطبوعة قوله: "فيه" وهي ثابتة في الأصل" (بيان او حام الالباني ص ۱۲) يعني قوله: فاكثروا علىي من الصلاة فيه ...

کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا:
اللہ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر
دیا ہے کہ وہ انھیں کھائے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ اسے ابو داود (۲۷۱، ۱۰۳۱، ۱۵۳۱) نسائی (۹۱/۳) اور ابن ماجہ (۱۰۸۵) وغیرہم نے حسین بن علیؑ کی سند سے نقل کیا ہے۔
اس روایت میں علتِ قادر یہ ہے کہ حسینؑ اخفی اور ابو اسامہ کا استاذ عبد الرحمن بن یزید بن جابر نہیں بلکہ عبد الرحمن بن یزید بن تمیم ہے جیسا کہ امام بخاری، ابو زرعة الرازی، ابو حاتم الرازی اور دیگر جلیل القدر محدثین کی تحقیق سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے شرح علی الترمذی لابن رجب (۶۸۲-۶۷۹) ذکر من حدث عن ضعیف و مکاہ باسم (ش)

اور میری کتاب: تحریج النہایۃ فی الغتن والملامح (ج ۵۲۵ یسر اللہ لنا طبعہ)

حافظ دارقطنی، حافظ ابن القیم اور بعض علماء کا یہ کہنا کہ یہ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ہی ہے لیکن ان کی تحقیق کبار علماء کی تحقیقات کے مقابلے میں قبل ساعت نہیں الہذا یہ روایت عبد الرحمن بن یزید بن تمیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فائدہ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو، ان کی وفات کے بعد زمین کی مٹی نہیں کھاتی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”والارض لا تأكل الأنبياء“ اور زمین نبیوں (کے جسموں) کو نہیں کھاتی۔ اخ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/۲۸-۲۸۰۸ و مسند صحیح)

حافظ ابن حجر نے کہا: بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی وفات کے بعد اگر چہ زندہ ہیں لیکن یہ اخروی زندگی ہے جو دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہے۔ واللہ عالم

(فتح الباری ج ۷ ص ۲۲۹ تحت ح ۲۰۲۲)

تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: علمی مقالات (ج اص ۱۹-۲۶)

[انبیاء علیہم السلام کا جسم اقدس اور زمین]

[۲۳] حدثنا سليمان بن حرب همیں سليمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: همیں جریر بن حازم قال: کی، کہا: همیں جریر بن حازم نے حدیث سمعت الحسن يقول قال رسول الله ﷺ بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ((لا تأكل الأرض جسد من عزیز)) فرمایا: زمین اس جسم کو نہیں کھاتی، جس سے کلمہ روح القدس (فرشتے) نے کلام کیا ہے۔

تحقيق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۲۳)

حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے اور تابعی کی رسول اللہ ﷺ سے روایت ضعیف ہوتی ہے، الائیہ کوہ متصل صحیح سند بیان کر دیں۔

دیکھئے مقدمہ صحیح مسلم (طبع دارالاسلام ص ۲۰، دوسرا نسخہ ص ۲۲)

یہ بات صحیح اور بحق ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارکہ (جسموں) کو مٹی نہیں کھاتی اور وہ محفوظ رہتے ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق (۲۲: ۲۲)

[درود پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر]

[۲۴] حدثنا إبراهيم بن الحجاج همیں ابراهیم بن الحجاج نے حدیث بیان کی، کہا: همیں وهب عن أيوب قال: کی، کہا: ثنا وهب عن أيوب قال: (بن خالد) نے حدیث بلغنى _ والله أعلم _ أن ملگا موكل بیان کی کہ ایوب (الختیانی) نے کہا: اور اللہ جانتا ہے، مجھے پڑا چلا ہے کہ ایک فرشتے بكل من صلی على النبي ﷺ حتی

اس پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کے
پر درود پڑھے تو اسے نبی ﷺ تک پہنچا
۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص) ۱۲۹

روایت مذکورہ کا جس شخص سے پتا چلا ہے، اُس کا اپنا کوئی آتا پتا نہیں یعنی اس روایت
کا قائل مجہول ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

[کیا نبی ﷺ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟]

[۴۵] حدثنا سليمان بن حرب رحمه اللہ علیہ ہمیں سليمان بن حرب نے حدیث بیان
قال: ثنا حماد بن زید قال: ثنا غالب
کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں غالب القطان نے
القطان عن بکر بن عبد اللہ رحمه اللہ علیہ
حدیث بیان کی، انہوں نے بکر بن عبد اللہ
المزنی: قال رسول اللہ ﷺ: ((حياتی خیر لكم تحدثون و
المرنی (تابعی) سے (روایت بیان کی)
یحدث لكم فإذا أنا مت كانت
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری
زندگی تمہارے لئے بہتر (نمونہ) ہے، تم
وفاتی خیرًا لكم، تعرض على
باتیں کرتے ہو اور تم سے باتیں کی جاتی
ہیں، پھر جب میں فوت ہو جاؤں گا تو
میری وفات تمہارے لئے بہتر ہو گی، مجھ
پر تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے پھر
جب میں خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد و شابیان

کروں گا اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور
دیکھا تو اللہ سے تمہارے لئے استغفار
کروں گا۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مرسل روایت کے بارے میں امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”والمرسل من الروايات في أصل قولنا وقول أهل العلم بالأحاديث ليس بحججة“، ہمارے اصل قول میں اور حدیث کے ماہر علماء کے قول میں مرسل روایتیں جست نہیں ہیں۔ (مقدمہ صحیح مسلم ص ۲۰۶ باب صحیح الاتجاح بالحدیث أمعن... الخ)

فائدة مند البر اریں عبدالجید بن عبد العزیز بن ابی رواد عن سفیان (الثوری)

عن عبد اللہ بن الصائب عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت کے آخر میں اسی قسم کامتن لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے الضعیفہ لولا بانی (۹۷۵ ح ۲۰۲)

یہ سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان ثوری مدرس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

دوم: عبدالجید بن ابی رواد مدرس ہے اور روایت عن سے ہے۔ دیکھئے الفتح لمبین (۳۸۲)

سوم: عبدالجید بن ابی رواد قول راجح میں جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

دیکھئے الفتح لمبین (ص ۵۵) اور تحفۃ الاقویاء (۲۲۲)

[۴۶] حدثنا الحجاج بن المنهال همیں حجاج بن المنهال نے حدیث بیان کی،

قال: ثنا حماد بن سلمة عن كثير کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی،

أبى الفضل عن بكر بن عبد الله: انہوں نے ابوفضل کثیر (بن یار) سے،

أن وسول الله عليه السلام قال: اس نے بکر بن عبد اللہ (المزنی _ تابعی)

((حياتی خیر لكم، وفاتی لكم)) سے کرسی اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

خیر، تحدّثون في حدث لكم، فإذا ميري زندگي تمّارے لئے بہتر ہے، اور
ميری وفات تمّارے لئے بہتر ہے، تم
انا مت عرضت على أعمالكم فان رأيت
رأيًّا حمدت الله وإن رأيْت
شيًّا استغفرت الله لكم .))
تمّارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں
گے، پھر جب میں (تمّارے اعمال میں
سے) خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد بیان
کروں گا اور اگر شر دیکھوں گا تو اللہ سے
تمّارے لئے استغفار کروں گا۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۵

[جمعہ کادن اور درود]

۲۷] حدثنا عبد الرحمن بن واقد العطار نے ہمیں عبد الرحمن بن حمیم علیہ السلام بن واقد العطار قال: ثنا هشیم قال: ثنا حصین بن عبد الرحمن عن یزید الرقاشی [قال]: إن ملگاً موكل يوم الجمعة: من صلى على النبي ﷺ يبلغ النبي ﷺ يقول: إن فلاناً من أمتك صلى عليك .
وقد العطار قال: ثنا هشیم کہا: ہمیں ہمیں نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید (بن ابان) الرقاشی (ضعیف تابعی)
سے (روایت بیان کی): ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے کہ جمع کے دن جو شخص نبی ﷺ پر

❶ اضافہ از سیف فضل اصولۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۲۶)

درو در پڑھتا ہے تو وہ آپ کو یہ کہتے ہوئے
کہنچا دینا ہے کہ آپ کی امت میں سے
فلان آدمی نے آپ پر درود پڑھا ہے۔

تحقیق ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف (۵۱۲/۲ - ۵۱۷) ح ۸۶۹۹ میں ہشیم بن بشیر سے روایت کیا ہے۔ بزرگ بن ابیان الرقاشی بذات خود ضعیف راوی تھا۔
دیکھئے تقریب التہذیب (۲۸۳) اور سنن ابن ماجہ (۳۳۱) تحقیقی

[۲۸] حدثنا مسلم قال: ثنا مبارك ہمیں مسلم (بن ابراهیم الازدی عن الحسن عن النبی ﷺ قال: الفراہیدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مبارک (بن فضالہ) نے حدیث ((أكثروا على الصلاة يوم الجمعة)). بیان کی، انہوں نے حسن (بصری) سے، انہوں نے نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:
اول: مبارک بن فضالہ مدرس تھے۔ دیکھئے طبقات المدرسین مع الفتح لمبین (۳۹۳)

اور یہ روایت عن سے ہے۔

دوم: یہ مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔
امام ابو زرع الرازی اور امام ابو حاتم الرازی دونوں نے فرمایا: "لا يحتاج بالمراسيل"
مرسل روایات کے ساتھ جھٹ نہیں پکڑی جاتی۔ (کتاب المراسيل لابن ابی حاتم ص ۷)
درج بالتحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ روایت حسن بصری سے بھی ثابت نہیں ہے اور اگر
ثبت ہوتی تو بھی ضعیف و مردود تھی۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث ۳۰

[۲۹] حدثنا سلم بن سليمان همیں سلم بن سليمان اضبی نے حدیث
الضبی قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بیان کی، کہا: همیں ابوحرہ (الرقاشی واصل
قال قال رسول اللہ ﷺ بن عبد الرحمن) نے حدیث بیان کی ،
((أَكْثُرُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، انھوں نے حسن (بصری) سے کہ رسول اللہ
فَإِنَّهَا تُعَرَّضُ عَلَيَّ .)) میں نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ
یہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲/۱۵۷ ح ۸۷۰) نے ہشیم: آتا ابوحرہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:
اول: ابوحرہ الرقاشی مدرس تھے۔ دیکھئے الفتح لمبین مع طبقات المحسین (۳/۱۱۵)
اور یہ سند غنی سے ہے۔
دوم: یہ سند مرسل یعنی منقطع ہے۔

[۳۰] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: همیں ابراہیم بن حمزہ (بن محمد بن حمزہ بن
ثنا عبد العزیز بن محمد عن سہیل مصعب بن عبد اللہ بن الزیر الزیری)
قال: جئت أسلم على النبي ﷺ و
نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد العزیز
حسن بن حسن ^۱ یتعشی فی بیت بن محمد (الدرارودی) نے حدیث بیان کی،
عند [بیت] ^۲ النبی ﷺ، انھوں نے سہیل (بن ابی سہیل) سے،

۱ اصل میں ”حسن بن حسین“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق اترکمانی کے نامے میں ”حسن بن حسن“ ہے۔
(دیکھئے ص ۱۲۸) اور یہی صحیح ہے۔

۲ اضافہ از نسخہ فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق اترکمانی (ص ۱۲۶)

فدعانی فجتنہ فقال: ادن فتعش، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ (کی قبر) پر سلام پڑھنے کے لئے آیا اور حسن بن حسن نبی ﷺ (کی قبر) کے پاس ایک گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے مجھے بلا یا تو میں آگیا پھر انھوں نے کہا: قریب آ کر کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا: مجھے کھانے کی طلب نہیں ہے۔ انھوں نے کہا: میں تھیس کھڑا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: میں نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں، انھوں نے کہا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو آپ پر سلام پڑھو پھر انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (مسجدہ گاہ) بنالیا تھا، اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کمیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

نیزد کیمی مصنف عبدالعزیز (۲۷۲۶) اور الصارم المنکی (ص ۱۶۱-۱۶۲)

اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: مرسیٰ یعنی منقطع ہے۔
 دوم: حسن بن حسن کا تعین نامعلوم ہے۔
 سوم: سہیل بن ابی سہیل مجہول الحال ہے۔
 نیزد یکھنے ال تاریخ الکبیر للبحاری (۱۰۵/۳) (۲۱۲۲)

[بخیل کون؟]

ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث
 بیان کی (کہا): مجھے میرے بھائی (ابو بکر
 عبدالحمید بن عبد اللہ بن ابی اویس) نے
 حدیث بیان کی، انہوں نے سلیمان بن
 بلال سے، انہوں نے عمر بن ابی عمر و سے،
 انہوں نے علی بن حسین سے، انہوں نے
 اپنے ابا (سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے
 سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود
 نہ پڑھے۔

[۳۱] حدثنا إسماعيل بن أبي
 أويس: حدثني أخي عن سليمان بن
 بلال عن عمرو بن أبي عمرو عن
 علي بن حسين عن أبيه: أن رسول الله
 عليه السلام قال: ((إن البخيل لمن
 ذكرت عنده فلم يصلّ على)).

تحقیق صحیح ہے۔
 دیکھنے ال تاریخ الظراف لابن حجر (۲۶۷/۳) (۲۳۱۲)
 نیزد یکھنے آنے والی حدیث (۳۲)

اگر کوئی کہے کہ اسماعیل مذکور پر ”کلام یسیر لا یضر“ ہے تو عرض ہے کہ جی نہیں!
بلکہ کلام کثیر یضر ہے۔
تفصیل کے لئے تہذیب العہذیب وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

[٣٢] حدثنا یحیی بن عبد الحمید (الحمانی) نے ہمیں یحیی بن عبد الحمید (الحمانی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن بلاں نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ عن عمارۃ بن غزیۃ عن عبد اللہ بن علی بن الحسین عن أبيه عن جده
علی بن الحسین عن أبيه عن جده
قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی)).

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً.
قال القاضی: اختلف یحیی
الحمانی و أبو بکر بن أبي اویس
فی إسناد هذا الحديث فرواه
أبو بکر عن سلیمان عن عمرو بن
أبی عمرو. ورواه الحمانی عن
سلیمان بن بلاں عن عمارۃ بن
غزیۃ، و هذا حديث مشتهر عن
عمارۃ بن غزیۃ، ورواه عنه خمسة
بعد سلیمان بن بلاں و عمرو بن
بیان کیا اور حمانی نے اسے سلیمان بن بلاں
عن عمارۃ بن غزیۃ (کی سند) سے بیان کیا
الحارث.

اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ سے مشہور

ہے۔

سلیمان بن بلاں اور عمرہ بن الحارث کے
علاوہ اسے عمارہ بن غزیہ سے پانچ راویوں
نے بیان کیا ہے۔

تحقیق حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۳۱۲)

اسے ترمذی (۳۵۳۶) نسائی (عمل اليوم والليلة: ۵۶) اور احمد (۱/۲۰۱ ح ۲۷۳۶) وغیرہم نے سلیمان بن بلاں، اور طبرانی (المجمع الكبير ۳/۱۲۸، ۱۲۸/۲۸۸۵ ح ۱۲۸) نے یعنی
احماني کی سند سے بیان کیا ہے۔

ترمذی نے کہا: ”حسن غریب صحیح“

اسے ابن حبان (۲۳۸۸، الموارد) حاکم (۵۳۹/۱) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔
ترمذی کی سند حسن لذات ہے۔

یحییٰ بن عبد الحمید احمانی ضعیف و متروک راوی تھا لیکن ابو عامر العقدی وغیرہ ثقہ
راویوں نے یہی حدیث سلیمان بن بلاں سے بیان کی ہے لہذا یہاں حمانی مذکور پر جرح غیر
مضر ہے۔

[۴۳] فحدثنا به أَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى پس همیں (عمرو بن الحارث کی) یہ حدیث
قال: ثنا عبد الله بن وهب: أَخْبَرَنِي احمد بن عیسیٰ (بن حسان المصری) نے
عمرہ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ بیان کی، کہا: همیں عبد اللہ بن وهب نے
يعقوب_ عن عمارة_ يعني ابن حدیث بیان کی (کہا): مجھے عرو نے
غزیۃ_ أَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلَیِّ بْنِ حدیث بیان کی۔ وہ ابن الحارث بن
حسین حدثہ أنه سمع أباہ يقول: یعقوب ہیں، انہوں نے عمارہ یعنی ابن

قال رسول اللہ ﷺ: ((إن البخيل من ذكرت عنده فلم أخس حديث بيان کی، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین بن علی) کو کہتے ہوئے نا بصل علیٰ)).

قال: هکذا رواه عمرو بن كر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كے شک و شخص بخیل ہے، جس کے الحارث، أرسله عن علي بن سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(اسماعیل بن اسحاق القاضی نے) کہا:
عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین
عن النبي ﷺ (کی سند) سے اسی طرح
مرسلًا بیان کیا ہے۔

تحقيق حسن ہے۔

نیزد کیمکت جلاء الافہام (ص ۵۰، ۳۲۲)

اسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۱۳۸/۵ تا ۲۵۲) میں مختصر اذکر کیا ہے اور یہیہن (شعب الایمان: ۱۵۶۵، دوسری نسخہ: ۱۳۶۲) نے احمد بن عمر و ثنا ابن وهب عن عمرو عن عمارة بن غزیۃ عن عبد اللہ بن علی بن الحسین أنه سمع ابا هريرة يقول ... الخ کی سند سے بیان کیا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے لیکن سنن ترمذی (۳۵۳۶) وغیرہ کی روایت کے ساتھ یہ حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲:

[٤] قال القاضي: و ثنا به إبراهيم بن حمزة قال : ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عبد العزيز يعني ابن محمد الدراوردي عن عمارة وهو ابن غزية عن عبد الله بن [علي بن] ① حسين قال قال علي بن أبي طالب: قال رسول الله ﷺ: ((إن البخيل الذي إذا ذكرت عنده لم يصل علي .)) ﷺ هكذا رواه الدراوردي، أرسله عن عبد الله بن علي بن حسين عن علي رضي الله عنه .

قاضی (اسعیل بن اسحاق / صاحب کتاب) نے کہا: اور ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے یہ حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبد العزیز یعنی ابن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی ، انہوں نے عمارة بن غزیہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن (علی بن) حسین سے، انہوں نے (سیدنا) علی بن الی طالب (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم .

دراوردی نے اسے عبد اللہ بن علی بن حسین عن علی (رضی اللہ عنہ) (کی سند) سے اسی طرح مرسلًا (یعنی منقطعًا) روایت کیا ہے۔

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند القطاع کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری سندوں کی وجہ سے یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲

❶ اضافہ از نسب فضل الصلة علی الی علی شیعیم عقین عبد الحق الترمذی (ص ۱۳۲)

محکم دلائل و برایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۳۵] و حدثنا به إسحاق بن محمد الفروي نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عمارہ بن غزیہ آنہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن علی بن حسین کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اپنے ابا (علی بن حسین) سے، انہوں نے ان کے دادا (سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند اسحاق بن محمد الفروی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری اسانید کی وجہ سے یہ حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲:

[۳۶] حدثنا به علي بن عبد الله بن جعفر بن نجح نے بیان کی، کہا: میرے ابا (عبد اللہ بن جعفر بن نجح) نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن علی بن الحسین کو اپنے ابا (علی بن حسین) سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے ان کے دادا (سیدنا حسین

عن إسماعيل بن جعفر و كما ثنا به
الحمداني عن سليمان بن بلال .
بن على رضي الله عنهما سے انہوں نے رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيهِ وَسَلَّمَ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔
قاضی (اسماعیل بن احشاق) نے کہا: جس
طرح ہمیں (احشاق بن محمد) الفروی نے
اسماعیل بن جعفر سے اور (یحییٰ بن
عبد الحمید) الحمدانی نے سليمان بن بلال
سے حدیث بیان کی، اسی طرح عبد اللہ بن
جعفر نے موصولاً بیان کی۔

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند عبد اللہ بن جعفر بن نجح کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ
حدیث دوسری سندوں کی وجہ سے حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲:

ہمیں حاجج بن منہال نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ عن معبد
بیان کی، انہوں نے معبد بن ہلال العزی
سے، کہا: مجھے الہل دمشق میں سے ایک
آدمی نے حدیث بیان کی، اُس نے عوف
بن مالک (الشجاعی رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے
عنه فلم يصل علی (سیدنا ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ) سے کہ
رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لوگوں میں
سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے
میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ

[۳۷] حدثنا حجاج بن المنهال
قال: ثنا حماد بن سلمة عن معبد
ابن هلال العنزي قال: حدثني رجل
من أهل دمشق عن عوف بن مالك
عن أبي ذر أن رسول الله ﷺ
قال: ((إن أبخَلَ النَّاسُ مِنْ ذَكْرِتَهِ
عندَهِ فَلَمْ يَصُلْ عَلَيْهِ)).

www.Khabar.com

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۲۰) اور تفسیر ابن کثیر (۲۸۵، دوسری صفحہ ۵۶، الازباب: ۳۵۹)

ابن ابی عاصم کی کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ میں اس کا ایک ضعیف و مردود شاہد بھی ہے، جس کی کوئی توثیق نہیں ہے۔

فائدہ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی کی روایت کردہ درج بالا حدیث کو امام اسحاق بن راہب یہ اور حارث بن محمد بن ابی اسامہ نے مختلف الفاظ و مفہوم کے ساتھ بیان کیا ہے۔ دیکھئے الطالب العالیہ (۳۲۳۹)

[٣٨] حدثنا سليمان بن حرب [١] همیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: همیں جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ میرا ذکر اُس کے پاس کیا چائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

قال: ثنا جریر بن حازم قال: سمعت الحسن يقول قال رسول الله عليه السلام: ((بحسب امرئ من ^{صلواته} البخل أن أذكر عنده فلا يصلى على)).

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیزد یکھنے جلاء الانہام ص ۱۳۰)

مرسل و منقطع کے مردو دہونے کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۲۵، ۲۸

۱ اصل میں ”فی البخل“ ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی والے نسخے میں ”من البخل“ ہے۔ (دیکھئے ص ۱۳۵)

[۳۹] حدثنا سلم بن سلیمان ہمیں سلم بن سلیمان الضی نے حدیث
الضبی قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بیان کی، کہا: ہمیں ابوحرہ (وائل بن
عبد الرحمن الرقاشی) نے حدیث بیان
قال قال رسول اللہ ﷺ: ((کفی به شَحَّاً أَن يذْكُرْنِي قَوْمٌ فَلَا
كَفَى بِهِ شَحَّاً أَن يَصْلُّوْنَ عَلَيَّ .)) ﷺ
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: آدمی کے کنجوں ہونے کے لئے یہی
کافی ہے کہ کچھ لوگ میرا ذکر کریں تو وہ مجھ
پر درود نہ پڑھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابو بکر ابن ابی شیبہ (المصنف ر/۲۱۵۰ ح/۸۷۰) نے ہشیم: أنا أبو حرة عن الحسن کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ابوحرہ الرقاشی مدرس ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۹
لیکن روایت سابقہ (۳۸) میں جریر بن حازم نے ان کی متابعت کر رکھی ہے لہذا اس میں بھی وجہ ضعف صرف ارسال ہے۔

[۴۰] حدثنا عارم قال: ثنا جریر ہمیں (ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوی)
عارم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جریر ابن حازم عن الحسن قال:
قال رسول اللہ ﷺ: ((أَكْثُرُوا
علیٰ مِن الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .))
بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۸

محمد بن افضل السد وی رحمہ اللہ پر اختلاط کی جرح مردود ہے، کیونکہ انہوں نے اختلاط کے بعد کوئی (منکر) حدیث بیان نہیں کی تھی۔ (دیکھئے اکاشف للہ ہبی ۳۷۹۷ ت ۵۱۹۷)

[جود روڈ پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھول گیا]

۴۱] حدثنا إسماعيل بن أبي اویس نے حدیث
اویس قال: ثنا سليمان بن بلال
عن جعفر عن أبيه أن النبي ﷺ
قال: ((من ينسى الصلاة على
خطيء أبواب الجنة)).
اویس کی، کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے
حدیث بیان کی، انہوں نے جعفر (بن محمد
بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب)
سے، انہوں نے اپنے ابا (محمد بن علی
الباقر) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس
شخص نے مجھ پر درود بھیجنा بھلا دیا تو اس
نے جنت کا راستہ خطا کر دیا / یعنی وہ جنت
کا راستہ بھول گیا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۱۱۰۷ ح ۵۰۷ م ۸۲۷) نے حفص بن غیاث عن جعفر عن أبيه کی
سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور تفسیر ابن کثیر (۲۱۹۵)
اس روایت میں وجہ ضعف ارسال یعنی مرسل و منقطع ہونا ہے۔ اس روایت کی
دوسری ضعیف سندوں کے لئے دیکھئے سنن ابن ماجہ (۹۰۸ تحقیقی) اور السنن الکبریٰ للیہیقی
(۲۸۲۹) وغیرہما

۱ قال اسعد سالم: "كذا في المطبوعة والصواب: من نسي الصلاة على ، كما في الأصل"
(بيان اوضاع الالبانی ص ۱۳)

42/1 [حدثنا علي بن عبد الله همیں علی بن عبد اللہ (بن جعفر المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن محمد بن علی بن حسین قال قال رسول اللہ ﷺ: ((من ینسی الصلاة [علی] خطیء پر درود پڑھنا بھلا دیا، اُس نے جنت کا راستہ خطا کر دیا۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔
دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۱

42/2 [قال سفیان: قال رجل سفیان (بن عینہ) نے کہا: عمرو (بن بعد عمرو: سمعت محمد بن علی دینار) کے علاوہ دوسرے آدمی نے کہا: میں نے محمد بن علی (بن حسین) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر ((من ذکرت عنده فلم يصلّ علیّ) خطا کر دیا۔ اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے ثم سمی سفیان الرجل فقال: هو جنت کا راستہ بھلا دیا۔
بسام _ وهو الصیرفی .

پھر سفیان نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ
بسام الصیرفی ہیں۔

تحقیق اس کی سند مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔
دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۱

[٤٣] حدثنا سليمان بن حرب همیں سليمان بن حرب اور عارم (محمد بن الفضل السدوی ابوالنعمان) نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: همیں حماد بن زید عن عمر و عن محمد بن علی قال قال نے حدیث بیان کی، انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، انہوں نے محمد بن علی (بن احسین البارق) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا تو اس نے جنت کا راستہ خطا کر دیا۔

تحقيق اس کی سند مرسل ہونے کے وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۱

[٤٤] حدثنا إبراهيم بن حجاج همیں ابراہیم بن الحجاج (بن زید السائی) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں وہیب بن قال: ثنا وہیب عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي ﷺ قال: ((من ذكرت عنده فلم يصلّ نے جعفر بن محمد (بن علی بن احسین) سے، انہوں نے اپنے ابا (محمد بن علی البارق) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

❶ عبد الحق التركانی کے نسخے میں بریکشون کے بغیر، اصل متن میں "علی" "لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۳۱

تحقیق

اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اے امام یہتی (شعب الایمان: ۱۵۷۳، دوسری نسخہ: ۱۳۷۲) نے وہیب بن خالد عن جعفر عن أبيه کی سند سے روایت کر کے کہا: ”هذا مرسل...“.

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۱:

[تمام انبیاء علیهم السلام پر درود پڑھنا]

ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن ہارون (ابنی) نے حدیث بیان کی، اس نے موسیٰ بن عبیدہ سے، اس نے محمد بن ثابت سے، اس نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے (روایت بیان کی) کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھو کیونکہ انھیں بھی اللہ نے بھیجا تھا، جیسے مجھے بھیجا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم علیہم السلام

[۴۵] حدثنا محمد بن أبى بكر المقدمي قال: ثنا عمر بن هارون عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال: ((صلوا على أنبياء الله و رسله فإن الله بعثهم كما بعثني .)) صلى الله عليه وسلم و عليهم السلام .

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۳۶۲)

عمر بن ہارون بن نیزیا (ابنی) کے بارے میں حافظ ابن حجر العسقلانی نے بطور خلاصہ لکھا ہے: ”متروک و کان حافظاً“، متروک ہے اور وہ حافظ تھا۔ (تقریب الجذب: ۳۹۷۹)

اگر حافظ راوی ضعیف و متروک ہو تو یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ سخت ضعیف اور ساقط

مختصر

(الترمذی ۲۷۲)

العدالت راوی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی (۲۷۲) میں منفرد نہیں تھا بلکہ ابواسامة (مسند ابن ابی عمر) یاد رہے کہ عمر بن ہارون اس روایت میں منفرد نہیں تھا بلکہ ابواسامة (مسند ابن ابی عمر) بحوالہ الطالب العالیہ: (۳۵۰) اور ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم (مسند احمد بن منیع، بحوالہ الطالب العالیہ: ۲۳۵۰) وغیرہما (مثلاً دیکھئے شعب الایمان للبیهقی: ۱۳۰) نے اسے موسیٰ بن عبیدہ الربذی سے بیان کیا تھا۔

موسیٰ بن عبیدہ ضعیف تھا اور محمد بن ثابت مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن حجر نے اس روایت کو ”بسند ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(دیکھئے فتح الباری ۱۱۶۹ تحت ح ۲۳۵۹)

اس روایت کے ضعیف و مردود شواہد کے لئے دیکھئے جلاء الافہام (ص ۳۶۲) اور انیس الساری (۱۴۷۳-۳۹۷) (۲۶۰ ح ۳۹۹)

فائدة

الله تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (ج ۲ ص ۳۹۲ ح ۲۸۹) ترقیم دار السلام: (۲۷۸)

[درود حصول پاکیزگی کا ذریعہ ہے]

46] حدثنا سلیمان بن حرب همیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: همیں سعید بن زید نے حدیث کعب عن أبي هریرة قال قال کعب کی، اس نے لیث (بن ابی سلیم) سے، رسول اللہ ﷺ: ((صلوا علیٰ فإن صلاتكم علىٰ زكاة لكم)) اس نے کعب (المدنی) سے، اس نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود قال: ((وسلوا الله لي الوسيلة))

قال: فِإِنَّا حَدَثْنَا وَإِنَّا سَأَلْنَاهُ[؟]
 پڑھو کیونکہ کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا
 قال: ((الوسيلة أعلى درجة في
 تمہارے لئے پاکی ہے، فرمایا: اور اللہ
 الجنة، لا ينالها إلا رجل وأرجو أن
 سے میرے لئے الوسیله مانگو۔
 أكون أنا ذلك الرجل .))
 کہا: یا آپ نے ہمیں بتایا یا ہم نے آپ
 سے پوچھا (تو) آپ نے فرمایا: الوسیله
 جنت کا اعلیٰ مقام ہے جو صرف ایک آدمی کو
 ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ آدمی میں
 ہوں گا۔

تحقيق ﴿ اس کی سند ضعیف ہے۔ ﴾

اسے ترمذی (۳۶۱۲) اور احمد (۲۶۵/۲، ۵۹۸/۲، ۳۶۵/۲، ۷۰۷/۲) وغیرہما
 نے لیث بن ابی سلیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے
 اور اس کی سند قوی نہیں ہے اور کعب معروف نہیں ہے... اخ (ص ۸۲۲)
 لیث بن ابی سلیم جہور محدثین کے نزدیک ضعیف روایت تھا اور کعب مجہول ہے لہذا یہ
 روایت ضعیف ہے۔

فائدہ ﴿ سنن ترمذی والی روایت کے متن میں کچھ اختلاف ہے اور وہ شواہد کے
 ساتھ صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (۳۸۳) ﴾

[۴۷] حدثنا محمد بن أبي بكر (المقدى) نے حدیث
 ہمیں محمد بن ابی بکر (المقدى) نے حدیث
 قال: ثنا معتمر عن لیث عن کعب
 بیان کی، کہا: ہمیں معتبر (بن سلیمان) نے
 عن النبي ﷺ قال: ((صلوا علی
 حدیث بیان کی، انہوں نے لیث (بن ابی
 سلیم) سے، اس نے کعب (المدنی) سے،
 فیاًن صلاتکم علی زکاة لكم
 وسلوا اللہ لی الوسیلة)) فاما ان
 اس نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا:

یکونوا سالوہ و اما ان یکون مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود
خبرهم، قال: ((إِنَّهَا أَعُلَى دَرْجَةً))
پڑھنا تمہارے لئے پا کی ہے، اور اللہ سے
فی الجنة، لا ينالها إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ
میرے لئے الوسیله مانگو۔
تو لوگوں نے آپ سے پوچھایا آپ نے
خود بتادیا کہ یہ (الوسیله) جنت کا سب
سے اعلیٰ درجہ ہے جو کہ صرف ایک آدمی کو
ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں
۔

گا۔

تحقیق ﴿ اس کی سند ضعیف ہے۔ ﴾

مندابنابیشیبہ بحوالہ جلاء الافہام (ص ۲۹)

بیزد کیھے حدیث سابق: ۳۶

[نبی ﷺ کے لئے ”مقام وسیله“ مانگنے کی فضیلت]

بھیں محمد بن ابی بکر (المقدی) نے حدیث
قال: ثنا الصحاک بن مخلد قال: ثنا
بیان کی، کہا: بھیں ضحاک بن مخلد نے
حدیث بیان کی، کہا: بھیں موی بن عبیدہ
نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے محمد بن
عمرو بن عطاء عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ ﷺ: ((سَلُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ))
لی الوسیله، لا یسائلہ لی مسلم او
مؤمن إلا كنت له شهیداً او شفیعاً،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے میرے
لئے الوسیله مانگو، جو مسلمان یا مومن یا
او شفیعاً او شهیداً)).

(میرے لئے) مانگتا ہے تو میں اس پر گواہیا
سفرشی ہوں گایا (آپ نے فرمایا: تو
میں اس کا سفارشی یا اس پر گواہ ہوں گا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۲۹)

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱۰/۳۵۳ ح ۲۹۵۸۱) نے موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۲۵

فائدہ صحیح مسلم (۳۸۲) کی حدیث اس روایت سے غنی (بے نیاز) کردیتی ہے، جس میں آیا ہے کہ جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے الوسیلہ (مقام) مانگو، بے شک یہ جنت کا ایک مقام (محل) ہے جو صرف اللہ کے ایک بندے کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں لہذا جس نے میرے لئے الوسیلہ کا سوال کیا تو میری شفاعت (سفرش) اس کے لئے حلال ہو گئی۔

[یعنی میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ ان شاء اللہ]

٤٩] حدثنا إسحاق بن محمد الفروي نے حدیث
الفروي قال: ثنا إسماعيل بن
بيان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے
جعفر عن عمارة _ وهو ابن غزية
حدیث بیان کی، انہوں نے عمارہ بن غزیہ
_ عن موسی بن وردان أنه سمع
_ أبا سعيد الخدري يقول قال
انہوں نے ابوسعید الخدري (رضی اللہ عنہ) سے سنا
رسول [اللہ] ﷺ نے فرمایا:
.....
کرسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱ اشارہ از تخلص اصلۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۳۶)

((إن الوسيلة درجة عند الله ليس
بے شک اللہ کے پاس الوسیلہ ایسا مقام
فوقها درجہ، فسلوا اللہ أَن يُؤتِينِي
ہے کہ اس سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے لہذا
اللہ سے دعا کرو کہ اپنی مخلوق میں سے وہ
الوسیلہ علی خلقہ .))
مجھے یہ الوسیلہ دے دے۔

تحقیق حسن ہے۔ (نیزد یکھنے جلاء الافہام ص ۲۸)

اس روایت کی سند میں اسحاق الفروی ضعیف ہے لیکن محمد بن چہضم بن عبد اللہ البصري نے
اس کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ دیکھنے اجم الاوسط للطبرانی (۲۷۷۲-۲۷۸۹ھ)
و سندہ حسن، احمد بن محمد بن عبد اللہ بن صدقۃ البغدادی ثقة مشهور و باقی السند حسن لذاته
اس حدیث کے دیگر شواہد کے لئے دیکھنے منداحمد (۸۳/۳) اور الموسوعة الحدیثیة
(۳۰۶-۳۰۷/۱۸)

[۵۰] حدثنا محمد بن أبي بکر (المقدمي) نے حدیث
قال: ثنا عمر بن علي عن أبي بکر
بيان کی، کہا: ہمیں عمر بن علی (المقدمي)
نے حدیث بيان کی، انہوں نے ابو بکر
الجشمی عن صفوان بن سلیم عن
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
عاصب: ((من صلی علی او سأله
الوسیلہ، حقت علیہ شفاعتی یوم
القيمة .))
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے مجھ پر درود پڑھایا میرے لئے
الوسیلہ (کا مقام) مانگا، اس کے لئے
قیامت کے دن میری شفاعت لازمی ہو
گئی۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

نیزد یکھنے جلاء الافہام (ص ۱۳۲)

اس روایت میں دو علتیں ہیں:

اول: عمر بن علی المقدی مدرس تھے۔ (دیکھنے طبقات المدرسین ۷۱۲۳)

دوم: صفوان بن سلیم کی سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات معلوم نہیں ہے اور سیدنا عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت کا تذکرہ تہذیب الکمال میں موجود ہے۔ واللہ اعلم

اس روایت سے بے نیازی کے لئے دیکھنے صحیح مسلم (۳۸۳) اور حدیث سابق: ۲۸

کی تخریج۔

فائدة حافظ ابن القیم نے روایت مذکورہ بالا کو ”الباب الثاني: فی المراسيل

والموقوفات“ میں ذکر کیا ہے۔ (جلاء الافہام ص ۱۳۲)

اس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ روایت منقطع و مرسل ہے۔

[۵۱] حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله همیں محمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
ابن جعفر: أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن جعفر نے حدیث بیان کی
ابن محمد بن عبد القاری عن عون (کہا): مجھے عبد الرحمن بن عبد الله بن (عبد الله بن)
ابن عبد الله أن النبي ﷺ قال: ((إن في الجنة مجلساً لم يعطه أحد
بن عبد الله (بن عتبة بن مسعود البهذلي قبلي و أنا أرجو أن أعطيه، فسلوا
رحمه الله) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو مجھ سے
پہلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے
کہ وہ مجھے ہی ملے گا الہذا اللہ سے (میرے

لئے) الوسیلہ کا سوال کرو۔

تعقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اس کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔ مثلاً

اول: سند مرسل ہے۔

دوم: عبد اللہ بن جعفر کا تین معلوم نہیں ہے۔

سوم: محمد نامی راوی کا تین معلوم نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد محمد بن ابی بکر المقدی ہو۔ واللہ عالم

[۵۲] حدثنا علي بن عبد الله (المديني) نے ہمیں علي بن عبد الله (المديني) نے
ثنا سفیان: حدثني معمر عن [ابن]^① حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن
عینیہ) نے حدیث بیان کی، (کہا): مجھے
طاوس عن أبيه قال: سمعت ابن عباس يقول: اللهم تقبل شفاعة
معمر (بن راشد) نے حدیث بیان کی،
احنون نے (عبد اللہ بن طاؤس) طاؤس سے،
احنون نے اپنے ابا (طاؤس) سے، احنون
نے کہا: میں نے (عبد اللہ) بن عباس
(رضي الله عنه) کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد
(صلی الله علیہ وسلم) کی شفاعت کبریٰ قبول فرمادی اور
آپ کا درجہ بلند فرمادی اور آپ کو دنیا اور
آخرت میں دعا (شفاعت) عطا فرمادی جس

(عليهم الصلاة و السلام)^①

۱ اضافہ از تصحیح فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تأثیریت محقق عبد الحق الترمذی (ص ۱۳۹)

تنبیہ: اصل میں غلطی سے ”معمر عن طاؤس عن أبيه“ لخچپ گیا ہے، جس کی اصلاح جلاء الافہام
وغیرہ سے کردی گئی ہے۔

طرح تو نے ابراہیم اور موسیٰ (علیہم السلام) کو عطا فرمایا تھا۔

تحقیق

اسے عبد الرزاق (المصنف ۲۱۱/۲ ح ۳۱۰۴) نے عن معمرعن ابن طاوس عن ابی عین ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۳۸، اور تفسیر ابن کثیر ۵/۲۲۱)

[٥٣] حدثنا يحيى قال: ثنا زيد
ابن حباب: أخبرني ابن لهيعة:
حدثني بكر بن سوادة المعاوري
عن زياد بن نعيم الحضرمي عن ابن
شريح قال: حدثني رويفع
الأنصاري أنه سمع النبي ﷺ يقول: ((من قال اللهم صلّ علی
محمد، وأنزله المقعد المقرب منك
في القيامة، وجبت له الشفاعة.))
الأنصاري (رضي الله عنه) نے حدیث بیان کی کہ
انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنایا:
جس نے ”اللهم صلّ علی محمد و
أنزله المقعد المقرب منك يوم
القيامة“ [اے اللہ! محمد پر درود تھیج اور
قیامت کے دن آپ کو اینے قریب مجلس

① ممکن ہے کہ سیجی سے مراد یہاں سیجی بن عبد الجمید الہمانی (ضعیف، ساقط العدالہ) ہو۔ واللہ اعلم

عطافرمائکہا، اس کے لئے شفاعت
واجب ہوئی۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے احمد بن حنبل (۱۰۸/۳) اور طبرانی (المجمع الكبير ۲۵/۲۲۸) وغیرہما
نے ابن لهبیعہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے سلسلة الاحادیث الفعیفۃ للابانی (۱۱/۳۳۹-۵۱۲)

اس روایت میں وجہ ضعف دو ہیں:

اول: ابن لهبیعہ اخلاق اٹکی وجہ سے ضعیف تھے اور یہ روایت قبل از اخلاق ثابت نہیں ہے۔
دوم: وفاء بن شریح مجہول الحال تھا، اس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے۔

فائدہ امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ابن لهبیعہ (کے اخلاق سے پہلے والی
روایت کی سند سے نقل کیا ہے کہ ”حدثنا ابن هبيرة عن زياد بن نعيم عن وفاء بن
شریح عن رويفع بن ثابت أن النبي ﷺ قال: من قال : اللهم صل على
محمد و أزله المقعد المقرب عندك يوم القيمة ، شفعت له“

اس کی سند وفاء بن شریح کے علاوہ حسن ہے لہذا وجہ ضعف صرف وفاء بن شریح کا مجہول
الحال ہونا ہی ہے۔ واللہ اعلم

[موجب حسرت مجالس]

[۵۴] حدثنا محمد بن كثیر ^① نے حدیث بیان کی،
ثنا سفیان بن سعید عن صالح مولیٰ کہا: ہمیں سفیان بن سعید (الثوری) نے
التوأمہ عن أبي هریرة قال قال حدیث بیان کی، انھوں نے صالح مولیٰ

① ہو سکتا ہے کہ ان سے مراد عبدی الہصری ہو۔ واللہ اعلم

رسول اللہ ﷺ: ((ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله ولم يصلوا على نبیهم ﷺ إلا کان مجلسهم عليهم ترة يوم القيمة، إن شاء عفّاعنهم وإن شاء أخذهم)).

التوأم سے انھوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ جس مجلس میں بیٹھتے ہیں، اگر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہیں پڑھتے تو ان کی مجلس قیامت کے دن ان کے لئے (باعث) حسرت ہو گی، اگر (اللہ نے) چاہا تو انھیں معاف کر دے گا اور اگر چاہا تو پکڑ لے گا۔

تحقيق حسن حدیث ہے۔

اسے ترمذی (۳۳۸۰) احمد بن خبل (۲۳۳۶، ۲۸۱، ۳۸۲) اور بیہقی (اسنن الکبری ۲۱۰/۳) وغیرہم نے سفیان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ امامت و جلالت کے باوجود مشہور مدرس ہیں اور یہ روایت معین ہے لیکن ان کے علاوہ محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذبب المدنی رحمہ اللہ نے یہی روایت ”إلا کان عليهم ترة“ تک بیان کی ہے۔ (مسند احمد ۳۵۲ و مسند حسن)

اس روایت کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے میری کتاب: تجزیع سنن الترمذی (۳۳۸۰) امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

تفبیہ اس روایت میں ”إن شاء عفّاعنهم وإن شاء أخذهم“ کے الفاظ محل نظر ہیں۔ واللہ اعلم

[۵۵] حدثنا عاصم بن عليٰ، حفص بن عمر (بن الحارث الحوضي) اور سليمان بن حرب نے حرب قالوا: ثنا شعبة عن سليمان حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ

(بن الجاج) نے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان (الاعمش) سے، انھوں نے ذکوان (ابو صالح) سے، انھوں نے ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: جو لوگ بھی (کسی مجلس میں) بیٹھتے ہیں پھر اُنھیں ہیں اور نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن ان پر حسرت (چھائی) ہو گی، اگرچہ ثواب کے لئے وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ یہ الفاظ الحوضی کے ہیں (جو اور پر لکھے گئے ہیں۔)

عن ذکوان عن أبي سعید قال: ما من قوم يقعدون ثم يقومون ولا يصلّون على النبي ﷺ إلا كان عليهم يوم القيمة حسرة وإن دخلوا الجنة للثواب .

و هذا لفظ الحوضي.

تحقیق

اسے حاکم (۱۸۱۰ھ / ۳۹۲ء) نے دوسری سند کے ساتھ الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح موقوفار وایت کیا ہے۔
 نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۹) تفسیر ابن کثیر (۵/ ۲۱۹- ۲۲۰) تحقیق عبدالرزاق المهدی (۷۳۹) اور مندلی بن الجحد (ح ۲۱۷، دوسری نسخہ: ۷۳۹)

فائدہ حدیث مرفوعاً بھی مردی ہے۔ دیکھئے مندا حمر (۳۶۳/۲ و سندہ صحیح)

مرفوع کو حافظ ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحسان (۵۹۰، ۵۹۱) ہمارے نزدیک موقوف اور مرفوع دونوں صحیح ہیں۔ والحمد للہ

[درود کے الفاظ]

۵۶] حدثنا سليمان قال: ثنا همیں سليمان (بن حرب) نے حدیث
بيان کی، کہا: همیں شعبہ (بن الجاج) نے
حدیث بیان کی، انہوں نے حکم (بن
عتبہ) سے (انہوں نے عبد الرحمن) ابن
ابی لیلی سے، انہوں نے کعب بن عجرہ
(بن عتبہ) سے، انہوں نے فرمایا:
کیا میں تجھے ایک تختہ نہ دوں؟ بے شک
رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف
لائے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہ سمجھ
چکے ہیں کہ (نماز میں) آپ پر سلام کس
طرح پڑھیں لہذا (همیں اب یہ بتائیں
کہ) ہم درود کس طرح پڑھیں؟

آپ نے فرمایا: کہو: ((اللهم صل
علی محمد و علی محمد کما
صلیت علی آل ابراهیم انک
حمدید مجید .)) [اے اللہ! محمد اور آل
محمد پر درود بھیج، جس طرح کتو نے آل
ابراهیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک

❶ اضافہ از نسخہ فضل اصولۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۵) ☆ کذافی الاصل .

تو حمد و شاد والا اور بزرگی والا ہے۔]

تحقیق صحیح حدیث ہے۔

اسے بخاری (۷۲۵) اور مسلم (۲۰۲) وغیرہ مانے امام شعبہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ صحیحین میں تمام مسلمین کی تمام روایات سماع، متابعت، معتبرہ اور شاہد قویہ پر محول ہونے کی وجہ سے صحیح ہیں۔

ہمیں مسدود نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے، اُس نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے، انھوں نے کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ طَيَّابِهَا الَّذِينَ أَمْنُوا﴾ [صلووا علی النبی طیابہہما الذین امُنوا] پڑھو اور خوب سلام پڑھو۔ [الاحزاب: ۵۶] ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر درود

[۵۷] حدثنا مسدد قال: ثنا هشیم عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب ابن عجرة قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ طَيَّابِهَا الَّذِينَ أَمْنُوا﴾ [صلووا علیہ و سَلَّمُوا تَسْلِيمًا] قلنا: يا رسول اللہ! قد علمنا السلام عليك فكيف الصلاة؟ قال: ((قولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت وصليت

❶ اضافہ از نسخہ نفضل اصولۃ علی الہبی مکتبہ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۵۷)

علیٰ ابراهیم وآل ابراهیم، إنك نے فرمایا: کہو ((اللهم صل علی حمید مجید .)) و کان ابن أبي محمد وعلیٰ آل محمد كما لیلی يقول: و علينا معهم . صلیت علیٰ ابراهیم وآل ابراهیم، إنك حمید مجید وبارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد كما بارکت وصلیت علیٰ ابراهیم وآل ابراهیم، راوی نے کہا: اور (عبد الرحمن) بن ابی لیلی کہتے تھے: ”و علينا معهم“ اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے احمد (۲۳۳/۳) اور حمیدی (۱۷۷ تحقیقی) وغیرہمانے یزید بن ابی زیاد کی سند سے روایت کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد مشہور ضعیف راوی تھا۔ دیکھئے تقریب العذیب (۱۷۷)

فائدہ اس روایت کو شواہد کے ساتھ صحیح قرار دیا جاسکتا ہے مگر جیت کے لئے حدیث سابق (۵۶) ہی کافی ہے۔

[۵۸] حدثنا مسدد قال: ثنا أبو همیں مسد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں الأحوص قال: ثنا یزید بن ابی زیاد ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے حدیث عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن ابی زیاد نے حدیث بیان کی، اُس نے عبد الرحمن بن کعب بن عجرة قال قلت:

بیار رسول اللہ! قد عرفنا السلام ابی لیلی سے، انھوں نے کعب بن عجرہ علیک، فكيف الصلاة عليك؟ قال: (غیر الشافعی) سے، انھوں نے کہا: میں نے کہا:

((تقولون: اللهم صلّى على
محمد وعلی آل محمد كما
صلیت على إبراهیم وآل إبراهیم،
إنك حمید مجید .))

قال ونحن نقول: وعلينا معهم .

((اللهم صلّى على محمد وعلی آل
محمد كما صلیت على إبراهیم و
آل إبراهیم، إنك حمید مجید .))

(عبد الرحمن بن أبي ليلى نے) کہا: اور ہم
کہتے ہیں: ”و علينا معهم“ اور ان
کے ساتھ ہم پر بھی (حتمیں نازل فرماء۔)

تحقیق

تحقیق کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۵۷

۱ اصل میں ”بن یزید“ چھپ گیا ہے، جکچنگ ”بن زید“ ہے، جیسا کہ عبدالحق اترکمانی کے نسخے میں لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۶۰

عرفناہ و أما الصلاۃ فأخبرنا بها نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، حتیٰ کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر اُس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا ہے اور ہمیں درود کے بارے میں بتائیں کہ کس طرح آپ پر درود پڑھیں؟

(عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہو نے) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے یہ خواہش کی کہ سوال کرنے والے آدمی نے سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو: ((إذا صليت على فقولوا: اللهم صل على محمد النبي الأمي، و على آل محمد كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

((اللهم صل على محمد النبي الأمي، و على آل محمد كما صليت على إبراهيم و على آل إبراهيم وبارك على محمد النبي الأمي و على آل محمد كما باركت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

تحقیق ﴿ ﴾ اس کی سند حسن ہے۔

اسے ابو داود (۹۸۱) اور حاکم (۲۶۸) وغیرہ مانے محمد بن اسحاق بن یسار کی سند سے بیان کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے (!) لیکن صحیح یہ ہے کہ

اس حدیث کی سند حسن ہے۔

بھیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: بھیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: بھیں سعید (بن ایاس) الجریری نے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید الجریری عن یزید^① بن عبد اللہ: انہم کانوا يستحبون ان یزید بن عبد اللہ (بن الحشیر) سے کہ لوگ يقولوا: اللهم صل علی محمد النبي الامی . (علیہ السلام) اللهم صل علی محمد النبي الامی . (علیہ السلام) کہنا پسند کرتے تھے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۲)

فائدہ حماد بن سلمہ نے سعید الجریری سے ان کے اختلاط سے پہلے حدیثیں سن تھیں۔ دیکھئے الکواکب النیرات (ص ۱۸۳)

☆ اصل میں زید بن عبد اللہ لکھا ہوا ہے لیکن جلاء الافہام میں یزید بن عبد اللہ ہے۔ سعید بن ایاس الجریری کے اساتذہ میں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الحشیر کا نام ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۱۳۶/۳) اور یہاں وہی مراد ہیں۔

① اصل میں ”عن زید“ چھپ گیا ہے، جبکہ ”عن یزید“ ہے، جیسا کہ عبد الحق الترمذی کے نسخ میں لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۶۱

[٦١] حدثنا عاصم بن علي قال: ^عليس عامم بن علي نے حدیث بیان کی، ثنا المسعودی عن عون بن عبد الله كہا: ہمیں (عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبہ) المسعودی نے حدیث بیان کی، عن أبي فاختة عن الأسود عن عبد الله أنه قال: إذا صلّيت على النبي ﷺ فأحسنتوا الصلاة عليه، فإنكم لا تدرؤن لعل ذلك يعرض عليه . قالوا: فعلمتنا قال قولوا: اللهم اجعل صلاتك و رحمتك و بر كاتك على سيد المرسلين و إمام المتقيين و خاتم النبيين، محمد عبدك و رسولك، إمام الخير و قائد الخير و رسول الرحمة، اللهم ابعث مقاماً مهومداً، يغبطه به الأولون والأخرون، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صلّيت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجید، اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما صلّيت على إبراهيم، إنك حميد مجید .

^عأشار إلى فضل الصلاة على النبي ﷺ تحقيق عبد الحق التركاني (ص ١٦٣)

ابراهیم و علی آل ابراهیم، إنك
حمدی مجيد، اللهم بارک علی^۱
محمد و علی آل محمد كما
بارکت علی إبراهیم و [علی] آل
إبراهیم، إنك حمید مجيد .

تحقیق ﴿ اس کی سند ضعیف ہے۔ ﴾

اسے ابن ماجہ (۹۰۶) نے عبدالرحمن المسعودی کی سند سے روایت کیا ہے۔
اس میں وجہ ضعف مسعودی رحمہ اللہ کا اختلاط ہے اور اختلاط سے پہلے ان کا اس حدیث کو
بیان کرنا ثابت نہیں ہے۔

[۶۲] حدثنا يحيى الحمانى قال: همیں یحییٰ (بن عبد الحمید) الحمانی نے
حدیث بیان کی، کہا: همیں ہشیم نے
حدیث بیان کی، کہا: همیں ابو بلح (یحییٰ بن
یونس مولیٰ بنی هاشم) قال قلت
لعبد الله بن عمرو أو ابن عمر:
لما شئتم صلواة على النبي ﷺ
کیف الصلاة على النبي ﷺ ؟
قال: اللهم اجعل صلواتك و
بركاتك ورحمتك على سيد
ال المسلمين و إمام المتقين و خاتم
النبيين محمدٌ عبده و رسولك،
إمام الخير و قائد الخير، اللهم
ابعثه يوم القيمة مقاماً محفوظاً
يغبطه الأولون والآخرون وصلّ

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا إِمَامُ الْحَيْرِ وَقَائِدُ الْخَيْرِ، اللَّهُمَّ
صَلِّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَاماً مُحَمَّداً
يَغْبُطُهُ الْأُولَوْنَ وَالآخِرُونَ وَصَلَّى
إِبْرَاهِيمَ .

علیٰ محمد و علیٰ آل محمد، كما
صَلَّیتْ علیٰ إبراهیم و علیٰ آل
إبراهیم.

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳)

اس میں دو وجہ رضف ہیں:

اول: يجي الهماني سخت ضعيف تھا۔ دیکھئے تقریب العیند یہ (۵۹۱)

دوم: یونس مولیٰ بنی ہاشم کا ثقہ و صدقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔

[٦٣] حديثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نعيم بن عبد الله المجمر أن محمد بن عبد الله بن زيد الأنصاري _ وعبد الله بن زيد هو الذي كان رأى النداء في الصلاة أخبره عن أبي مسعود الأنصاري قال: أتانا رسول الله ﷺ في مجلس سعد بن عبادة، فقال بشير ابن سعد: أمرنا الله أن نصلّي عليك يا رسول الله! فكيف نصلّي عليك؟

همیں عبد اللہ بن مسلمہ (القطعنی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے مالک (بن انس المدنی) سے انہوں نے نعیم بن عبد اللہ الجمر سے، انھیں محمد بن عبد اللہ بن زید الانصاری نے خبر بیان کی، عبد اللہ بن زید (رضی اللہ عنہ) وہ تھے جنہوں نے خواب میں نماز کی اذان دیکھی تھی، انہوں (محمد بن عبد اللہ بن زید) نے ابو مسعود الانصاری (عقبہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ)) سے، انہوں نے فرمایا: ہمارے یاس سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی

قال: فسكت رسول الله ﷺ مجلس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حتی تمینا أنه لم يسأله، ثم قال تو بیش بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا رسول اللہ ﷺ:

((قولوا: اللهم صل على محمد وعلی آل محمد كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وعلی آل محمد، كما باركت على إبراهيم في العالمين، إنك حميد مجيد والسلام كما علمتم.))

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو:

((اللهم صل على محمد وعلی آل محمد كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وعلی آل محمد، كما باركت على إبراهيم في العالمين، إنك حميد مجيد والسلام كما علمتم.))

اور سلام اسی طرح ہے جیسے تھیں علم ہے۔

تحقیق ۱۱۱ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابو داود (۹۸۰) نے عبد اللہ بن مسلم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے اور مسلم (۲۰۶) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت موطاً امام مالک (رواية يحيىٰ / ۱۴۴، ۱۴۵) میں موجود ہے۔

[٦٤] حدثنا محمود بن خداش، میں حمود بن خداش نے حدیث بیان کی، قال: ثنا جریر عن مغيرة عن أبي كعب: همیں جریر (بن عبد الجمید) نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ (بن معاشر عن ابراهیم قال قالوا: يا رسول اللہ! قد علمنا السلام علیک، فكيف الصلاة علیک؟

قال: ((قولوا: اللهم صلّى علی [محمد] ^١ عبدک و رسولک و اهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم، إلنک حمید مجید وبارک علیه و [علی] ^١ اهل بیته کما نے فرمایا: کہو:

باركت علی إبراهیم، إنك حمید ((اللهم صل علی [محمد] عبدک و رسولک و أهل بيته كما صلیت مجید .))

علی آل ابراهیم، إنك حمید مجید
وبارک علیه و [علی] أهل بيته كما
بارکت علی إبراهیم، إنك حمید

((مُحَمَّد))

تحقیق

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر (۳۲/۳۱) میں ابن حمید (ضعیف) : شا جریر عن
مفسرة عن زیاد (ابی مبشر) عن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔
دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳)

^١ اضافة ازنسج فضل اصلوحة على النبي صلى الله عليه وسلم متحقق عيد الحق التركماني (ص ١٢٦-١٢٧)

یہ روایت دووجه سے ضعیف ہے:
اول: یہ مرسلا یعنی منقطع ہے اور اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مرسلا منقطع روایت
ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: مغیرہ بن قسم مدرس تھے۔ دیکھئے طبقات المدین (الفتح المدین ۷/۱۰۷، ص ۶۲)
اصول حدیث میں یہ مسئلہ بھی مقرر ہے کہ مدرس کی عنوان والی روایت (غیر صحیحین میں)
ناقابل جنت یعنی ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۹۹)

[۶۵] حدثنا سلیمان بن حرب ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان
قال: ثنا السری بن یحیی قال: کی، کہا: ہمیں سری بن یحیی نے حدیث
سمعت الحسن قال: لما نزلت: بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) سے
﴿إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَىٰ سَنَاءَ، أَنْهُوْنَ فَرِمَايَا: جَبَ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَىٰ النَّبِيِّ طَيَّابِهَا
النَّبِيِّ طَيَّابِهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلَوَاتُهُ عَلَيْهِ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا صَلَوَاتُهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمُوا
تَسْلِيمًا﴾ بے شک اللہ بنی پرجمیں
نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے نبی پر
درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھو اور خوب سلام
کیجو۔ [الازاب: ۵۶] نازل ہوئی تو
لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یا سلام تو ہم
جانتے ہیں کہ کیسے ہے لہذا آپ ہمیں درود
کس طرح پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ
نے فرمایا: کہو: اللهم اجعل صلواتک

هذا السلام قد علمنا كيف هو
فكيف تأمرنا أن نصلّي عليك؟
قال: ((تقولون: اللهم اجعل
صلواتك و بركاتك على آل
محمد كما جعلتها على آل
إبراهيم، إنك حميد مجيد)).

و برکاتک علی آل محمد کما
جعلتها علی آل ابراهیم، إنك
حمید مجید .

تحقیق اس کی سندرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳) اور مصنف ابن الیثیب (۸۲۳۶ ح ۵۰۸/۲)

۶۶] حدثنا إسحاق الفروي قال: همیں اسحاق (بن محمد) الفروی نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد اللہ بن جعفر (بن علی) نے حدیث بیان کی، اُس نے (یزید بن عبد اللہ) ابن الہاد سے، انہوں نے عبد اللہ بن خباب سے، انہوں نے ابوسعید الخدرا فکیف الصلاة؟ قال: فرمایا: لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سلام کو تو ہم نے پہچان لیا ہے، پس درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم (کہو): ((اللهم صل علی محمد و علی آل محمد كما بارکت علی ابراهیم)).
عبدک ورسولک کما صلیت علی
آل ابراهیم و بارک علی محمد و
علی آل محمد کما بارکت علی
ابراهیم .))

تحقیق صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسے ابن ماجہ (۹۰۳) نے عبد اللہ بن جعفر کی سنن سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سندامام علی بن عبد اللہ المدینی کے والد عبد اللہ بن جعفر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن آنے والی حدیث میں دو شرکاء راویوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے لہذا یہ روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث: ۶۷

[۶۷] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: هميس ابراهيم بن حمزه (بن محمد بن حمزه ثنا يعني عبد العزيز بن أبي حازم و المدیني) نے حدیث بیان کی، کہا: هميس يعني عبد العزيز بن محمد^① عن يزيد عن عبد العزيز بن محمد (الدراروی) نے حدیث بیان کی، عن عبد الله بن خباب عن أبي سعید الخدري قال قلنا: يا رسول الله! هذا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: ((قولوا: اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم)).

سے، انھوں نے کہا: ہم نے کہا:
 یا رسول اللہ! یا آپ پر سلام ہے لہذا آپ پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على إبراهيم وآل إبراهيم وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم .))

① عبد الحق الترمذی کے نئے میں "حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: حدثنا عبد العزيز" یعنی ابن أبي حازم و عبد العزيز بن محمد عن يزيد" لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۶۸

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بخاری (۲۳۵۸، ۹۸) نے بھی ابراہیم بن حزہ سے روایت کیا ہے۔

[۶۸] حدثنا علی بن عبد اللہ: ہمیں علی بن عبد اللہ (المدینی) نے حدثني محمد بن بشر قال: ثنا حدیث بیان کی (کہا): مجھے محمد بن بشر مجتمع بن یحیی عن عثمان بن موهب عن موسی بن طلحہ _ قال (بن الفراصہ العبدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مجع بن یحیی (الانصاری) نے حدیث بیان کی، انہوں نے عثمان بن القاضی: أرَاهُ عَنْ أَيِّهِ، سقط من کتابی عن أبيه _ قال قلت: موسی بن طلحہ سے۔

یار رسول اللہ! کیف الصلاة عليك؟

قال ((قل: اللهم صل على محمد كما صليت على إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم، إنك [حميد مجيد].))

قال ((قل: اللهم صل على محمد كما صليت على إبراهيم، إنك حميد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم،

ذكر میری کتاب سے ساقط ہو گیا ہے۔

فرمایا: میں نے کہا: یار رسول اللہ! آپ پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا:

کہہ ((اللهم صل على محمد كما صليت على إبراهيم، إنك حميد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم،

إنك [حميد مجيد].))

تحقیق حسن حدیث ہے۔

اسے نسائی (۱۲۹۳ ح ۳۸۸) اور احمد (۱۲۹۱) اور ہمانے محمد بن بشر سے اسی سند کے ساتھ موسیٰ بن طلحہ عن ابیه... اخْ روایت کیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۶۹

[۶۹] حدثنا علي بن عبد الله قال: ثنا مروان بن معاویة قال: ثنا عثمان بن حکیم عن خالد بن سلمة عن موسی بن طلحہ قال: أخبرني زید بن خارجة _ أخوبني الحارث بن الخزرج _ قال قلت: يا رسول الله! قد علمنا كيف نسلّم عليك فكيف نصلّی عليك؟ قال: ((صلّوا عليٰ و قولوا: اللهم بارك علىٰ محمد و علىٰ آل محمد كما باركت علىٰ إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجید .))

زمین خارج نے خبر دی کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام کا طریقہ جان لیا ہے لہذا درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو اور کہو: ((اللهم بارك علىٰ محمد و علىٰ آل محمد كما باركت علىٰ إبراهيم و آل إبراهيم ، إنك حميد مجید .))

تحقيق اس کی سند حسن ہے۔ اسے نسائی (۱۲۹۳ ح ۳۸۸) اور احمد (۱۲۹۱) اور ہمانے عثمان بن حکیم کی سند سے اور طبرانی (المجمع الكبير ۵/ ۲۱۸ ح ۵۱۳۳) نے ابو خلیفة: شاعلی بن المدینی... اخْ کی سند سے روایت کیا ہے۔

﴿٧٠﴾ حدثنا عبد الله بن مسلمة (أعمى) نے عن مالک بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن سليم الزرقی قال: أخبرني أبو حميد الساعدي أنهم قالوا: يا رسول الله! كيف نصلی عليك؟ فقال رسول الله ﷺ: ((قولوا: اللهم صلّ على محمد وأزواجه وذريته كما صلّيت على آل إبراهيم وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم، إنك حميد مجید)).

إبراہیم، إنك حمید مجید.))

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے بخاری (۳۳۶۹) مسلم (۲۰۷) اور ابو داود (۹۷۹) وغیرہم نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ موطاً امام مالک (رواية يحيى بن يحيى ارقم، روایة ابن القاسم: تحقیقی) میں موجود ہے۔

[۷۱] حدثنا سليمان بن حرب ہمیں سليمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب (الختیانی) سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے انھوں نے عبد الرحمن بن بشر بن مسعود (الانصاری) سے، انھوں نے کہا: کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کہیں اور آپ پر درود پڑھیں، ہم نے آپ پر سلام کہنا تو جان لیا ہے، پس درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللهم صل علی آل محمد كما بارکت علی إبراهيم .))

قال: ((تقولون: اللهم صل علی آل محمد كما صلیت علی إبراهيم، اللهم بارك علی آل محمد كما باركت علی إبراهيم .))

کما بارکت علی إبراهيم .))

تحقيق صحیح ہے۔ اے ابن جریر الطبری نے تفسیر (۳۲/۲۲) میں صحیح سند کے ساتھ ایوب اختیانی سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں انقطاع کا شہر ہے لیکن امام نسائی (۳۲/۳) نے اے عبد الوہاب بن عبد الجبید: حدثنا هشام بن حسان عن محمد (بن سیرین) عن عبد الرحمن بن بشر (بن مسعود) عن أبي مسعود الانصاری (عقبة بن عمرو) رضي الله عنهما کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱ اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۷۲)

۲ عبد الحق الترمذی کے نسخہ میں ”وبارک علی آل محمد“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۷۲

فائدہ امام علی بن المدینی نے فرمایا: ہشام کی محمد (بن سیرین) سے حدیث صحیح ہیں۔ دیکھئے کتاب الجرح والتعديل (۵۵۵ و سندہ صحیح) اور الفتح لمبین (ص ۲۶)

[۷۲] حدثنا مسدد قال: يزيد بن زريع قال: ثنا ابن عون عن محمد
يزيد بن زريع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
ابن سیرین عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود قال قالوا:
ہمیں (عبدالله) ابن عون نے حدیث
بیان کی، انہوں نے محمد بن سیرین سے،
انہوں نے عبد الرحمن بن بشر بن مسعود سے
کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے
آپ پر سلام کہنا تو جان لیا ہے پس آپ پر
درو د کس طرح پڑھیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)
نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّ علی
محمد كما صلّیت علی محمد كما
بارکت علی آل ابراهیم .))
ابراهیم اللهم بارک علی محمد
کما بارکت علی آل ابراهیم .))

تحقيق صحیح حدیث ہے۔

اسے نزائی (عمل الیوم واللیلہ: ۵۱، اسنن الکبری: ۹۸۷۹) نے یزید بن زريع کی سند
سے روایت کیا ہے۔
دیکھئے حدیث سابق: ۱۷

① اصل میں ”قالوا“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”قولوا“ ہے (ص ۲۱) اور یہی صحیح ہے۔

[۷۳] حدثنا نصر بن علي (چپصی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الاعلیٰ (بن عبد الاعلیٰ البصري السامي) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام (بن حسان) نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے عبد الرحمن بن بشر بن مسعود سے، انھوں نے کہا: ہم نے کہایا، نبی ﷺ سے کہا گیا کہ ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور سلام کہنے کا بھی، سلام تو ہم نے پہچان لیا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّى اللہ علی آل ابراہیم، اللہم بارک علی محمد وآلہ بارکت علی آل ابراہیم .))

علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم، اللہم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم .))

تفقیق صحیح حدیث ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۱۷

فائدہ ثقہ کی زیادت مقبول ہوتی ہے لہذا اگر کوئی ثقہ راوی متصل بیان کرے اور دوسرے ثقہ راوی مرسل و منقطع بیان کریں تو روایت معلوم نہیں ہوتی لایہ کہ محدثین کرام بالاجماع کسی روایت کو معلوم قرار دیں۔

۱ اصل میں "محمد بن عبد الرحمن" چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں "محمد عن عبد الرحمن" ہے (دیکھئے ص ۲۷۳) اور یہی صحیح ہے۔

[دُرود کے بغیر دعا معلق رہتی ہے]

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مسافر نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے میرے خاندان کے ایک شیخ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا: جس دعا میں پہلے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔

۷۴] حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا عمرو بن مسافر: حدثني شیخ من أهله قال: سمعت سعید ابن المسیب يقول: ما من دعوة لا يصلی على النبي ﷺ قبلها إلا كانت معلقة بين السماء والأرض.

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۲، ۱۳۳) (۱۳۲، ۱۳۳)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: عمرو بن مسافر (عمربن مسافر) مجروح راوی ہے۔ (دیکھئے سان المیز ان ۳۲۰، ۳۲۱)

دوم: خاندان کا شیخ مجہول لعین ہے۔

[درو در صرف انبیاء کے لئے ہے]

ہمیں عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن زیاد نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے عثمان بن حکیم زیاد: حدثني عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف عن عکرمة عن ابن عباس أنه قال: لا تصلوا صلاة على أنھوں نے عکرمة (مولیٰ ابن عباس) سے،

۷۵] حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن قال: ثنا عبد الرحمن بن زياد: حدثني عثمان بن حكيم بن عباد بن حنيف عن عكرمة عن ابن عباس أنه قال: لا تصلوا صلاة على

أحد إلا على النبي ﷺ ولكن أخوه نے (عبد اللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے، أخوه نے فرمایا: نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر بھی (خاص اور انفرادی) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کی دعا کی جاتی ہے۔

تحقيق اس کی سند میں نظر ہے۔

اسے طبرانی (الکبیر ۱۰۵ ح ۳۰۵ ح ۱۱۸۱۳) اور عبد الرزاق (۲۱۶/۲ ح ۳۱۹) وغيرہم نے سفیان ثوری عن عثمان بن حکیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ اگر عبد اللہ بن عبد الوہاب سے مراد ابو محمد الحجی البصری ہیں اور عبد الرحمن بن زیاد سے مراد الرصاصی ہیں تو پھر یہ سند صحیح ہے۔

فائدة ابن ابی شيبة (۵۱۶/۲ ح ۸۷۱۶) نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا: ”ما أعلم الصلاة تبغي من أحد إلا على النبي ﷺ“ میرے علم کے مطابق نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر (خاص اور انفرادی طور پر) درود پڑھنا جائز نہیں ہے۔ [بعض الناس کا خیال ہے کہ عبد الرحمن بن زیاد سے مراد عبد الواحد بن زیاد ہے۔ والله اعلم]

[۷۶] حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة همیں ابو بکر بن ابی شيبة نے حدیث بیان کی، کہا: همیں حسین بن علی (ابعثی) نے قال: ثنا حسین بن علی عن جعفر بن بر قان قال: كتب عمر بن عبد العزيز: حدیث بیان کی، اخوه نے جعفر بن أما بعد! فإن أنساً من الناس قد عبد العزيز (رحمہ اللہ) نے لکھا: أما بعد! التمسوا الدنيا بعمل الآخرة وإن الناس من القصاص قد أحدثوا [من] ^۱ لوگوں میں سے کچھ لوگ آخرت کے اعمال

۱ اصل میں ”في الصلاة“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخ میں ”من الصلاة“ ہے (ص ۱۷۶) اور یہی صحیح ہے۔

الصلة على خلفائهم وأمرائهم عدل سے دنیا چاہتے ہیں اور لوگوں میں سے بعض قصہ گو خطبیوں نے اپنے خلفاء و امراء کے لئے نبی ﷺ پر درود جیسے درود کو ایجاد کر لیا ہے الہذا جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو انھیں حکم دو کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں اور اس کے علاوہ دوسرا باتیں چھوڑ دیں۔

صلاتهم على النبي ﷺ فإذا جاءك كتابي هذا فمرهم أن تكون صلاتهم على النبيين و دعاؤهم لل المسلمين عامة و يدعوا ما سوا ذلك .

تحقيق ﴿ اس کی سند صحیح ہے۔ ﴾

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (۳۵۰۸۳ / ۱۳۶۸) میں موجود ہے۔

[غیر نبی پر ”صلی اللہ“ کا استعمال اور اس کا مفہوم]

[۷۷] حدثنا حجاج قال: ثنا أبو همیں حجاج (بن منہال) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود بن قیس سے، انھوں نے شیخ العزی سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے:

وعلى زوجي (صلی اللہ علیک) و سلم) فقال: ((صلی اللہ علیک و سلم)) فقل: ((صلی اللہ علیک و سلم)) ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھ پر اور میرے شوہر پر درود پڑھیں (یعنی علی زوجک)).

① اصل میں ”علیہ وسلم“ ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخ میں ”علیک وسلم“ ہے۔ (دیکھئے ص ۱۷۶)

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہمارے لئے دعا کریں) (صلی اللہ علیک وسلم)
تو آپ نے فرمایا: ((صلی اللہ علیک
و علی زوجک)) اللہ تجھ پر اور تیرے
شوہر پر حم کرے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابو داود (۱۵۳۳) اور احمد (۳۹۷/۳) وغیرہمانے ابو عوانہ و ضاح بن عبد اللہ
الیشکری کی سند سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
دیکھئے موارد النظم آن (۱۹۵۰-۱۹۵۲)

[۷۸] حدثنا سليمان بن حرب قال: همیں سليمان بن حرب نے حدیث بیان
کی، کہا: همیں حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، انہوں نے ایوب (المختیانی)
سے، انہوں نے محمد (بن سیرین رحمہ اللہ
سے: وہ چھوٹے بچے کے لئے دعا
و استغفار کرتے تھے جس طرح بڑے کے
لئے دعا و استغفار کرتے تھے۔ پھر انہیں کہا
گیا: اس کا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ تو انہوں
نے فرمایا: نبی ﷺ کی اگلی اور چھپلی
اجتہادی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں اور
مجھے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

[تلبیہ(لبیک) کے بعد درود پڑھنا]

۷۹] حدثنا يعقوب بن حميد بن
کاسب قال: ثنا عبد الله بن عبد الله
عبدالله الاموی نے حدیث بیان کی،
زائدة قائل: اس نے کہا: میں نے قاسم بن محمد (بن ابی
کبر) کو کہتے ہوئے سنا: آدمی جب لبیک
کہنے سے فارغ ہو تو اس کے لئے
مستحب ہے کہ وہ نبی ﷺ پر درود
پڑھے۔

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے دارقطنی (۲۲۸۵/۲) نے یعقوب بن حميد کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۶)

اس میں صالح بن محمد بن زائدہ المدنی للیشی ضعیف ہے۔

دیکھئے تقریب التہذیب (۲۸۸۵) اور سنابی داؤد (۲۷۱۳) **تحقیقی**

اور عبد اللہ بن عبد اللہ الاموی لین الحدیث (یعنی ضعیف) تھا۔

(دیکھئے تقریب التہذیب: ۳۳۱۹)

[مساجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا]

ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید (الحمدانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سیف بن عمر التمیمی نے حدیث بیان کی، اس نے سلیمان (بن ابی المغیرہ) عیسیٰ (الکوفی) سے، اُس نے علی بن حسین (رحمہ اللہ) سے، انھوں نے کہا: علی بن ابی طالب ڈھنی عزیز نے فرمایا: جب تم مسجدوں کے پاس سے گزوں بیجی ڈھنی عزیز پر درود پڑھو۔

[۸۰] حدثنا یحییٰ بن عبد الحمید قال: ثنا سیف بن عمر التمیمی عن سلیمان العبسی عن علی بن حسین قال: قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: إذا مررت بِالمساجد فصلوا عَلَى النبِي ﷺ.

تحقيق اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (نیزد کیھنے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۲۱)

یحییٰ بن عبد الحمید الحمدانی سخت مجروح تھا۔

دیکھئے تقریب التہذیب (۵۹۱) و لفظہ: حافظ إلا أنهم اتهموه بسرقة الحديث سیف بن عمر التمیمی ضعیف الحدیث اور ضعیف فی التاریخ تھا۔ اس پر جرح کے لئے دیکھئے تہذیب التہذیب (۳۹۵-۲۹۶) و کتب الجرح و جیم۔ سیدنا علی بن حسین رحمہ اللہ (زین العابدین) کی سیدنا علی ڈھنی عزیز سے ملاقات ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند منقطع بھی ہے۔

[صفا اور مرودہ پر درود]

[۸۱] حدثنا عارم بن الفضل قال: همیں عامر (محمد) بن الفضل (السدوسی) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد اللہ بن المبارک نے حدیث بیان کی، کہا: همیں زکریا [عن الشعبي] ^١ عن وهب ابن الأجدع قال: سمعت عمر بن الخطاب یقول: إذا قدمتم فطوفوا بالبيت سبعاً و صلوا عند المقام ركعتين ثم أتوا الصفا فقوموا [عليه] ^١ من حيث ترون البيت فكبروا سبع تكبيرات [بين كل] تكبيرتين حمد لله و ثناء عليه و صلاته على النبي ﷺ، و مسألة النفسك، و على المرءة مثل ذلك.

همیں عامر (محمد) بن الفضل (السدوسی) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد اللہ بن المبارک نے حدیث بیان کی، کہا: همیں زکریا (بن الی زائده) نے حدیث بیان کی، (انھوں نے عامر بن شراحیل اشعیی کی، (انھوں نے عامر بن شراحیل اشعیی کی، (انھوں نے وہب بن الاجدع سے، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سن: جب تم (مکہ) آؤ تو بیت اللہ کے سات چکر لگا کر طواف کرو اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھو پھر صفا پر آؤ تو وہاں کھڑے ہو جاؤ جہاں سے تمھیں بیت اللہ نظر آئے پھر سات تکبیریں کہو، ہر دو تکبیریں کے درمیان اللہ کی حمد و شنا اور نبی ﷺ پر درود ہے اور اپنے لئے دعا مانگو، مرودہ پر بھی اسی طرح کرو۔

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔ نیزد یکھنے جلاء الافہام (ص ۳۲۹، ۱۳۷)

۱ اضافہ از نسبت افضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۷۹)

اسے امام تیہقی (۹۷۵) نے جعفر بن عون: آنباً ز کریا بن أبي زائدہ... اخْ كی سند سے بیان کیا ہے۔ عارم السد وی رحمہ اللہ پر اختلاط کا الزام مروود ہے۔ زکریا بن أبي زائدہ مدرس تھے۔ دیکھئے طبقات المحدثین مع الفتح لمیں (۲۷۲ ص ۳۸) اور فتح الباری (۶۰۰/۹ تخت ح ۵۲۷) اور یہ روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰/۳۷۳ ح ۲۹۴۲۹)

[مسجد میں داخل ہوتے وقت درود]

[۸۲] حدثنا يحيى بن عبد الحميد (الجماني) نے همیں بیکی بن عبد الحمید (الجماني) نے حدیث بیان کی، کہا: همیں عبد العزیز بن محمد (الدر اوردی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد الله بن احسن سے، انہوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت الحسین سے، انہوں نے نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہہ: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و اغفر لنا و سهل لانا أبواب رحمتك، فإذا فرغت فقولي مثل ذلك غير أن قولي: و سهل لنا أبواب فضلك .((نماز لانا أبواب رحمتك. پھر جب (نماز سے) فارغ ہو جاؤ تو اسی طرح کہہ سوائے اس کے کہ ”و سهل لنا أبواب فضلك“

قال: ثنا عبد العزیز بن محمد عن عبد الله بن الحسن عن أمه فاطمة بنت الحسين عن فاطمة بنت النبي ﷺ قالت: قال لي رسول الله ﷺ ((إذا دخلت المسجد فقولي: بسم الله والسلام على رسول الله، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد و اغفر لنا و سهل لنا أبواب رحمتك، فإذا فرغت فقولي مثل ذلك غير أن قولي: و سهل لنا أبواب فضلك .))

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ترمذی (۳۱۲) ابن ماجہ (۱۷۷) اور احمد (۲۸۲، ۲۸۳) وغیرہم نے عبد اللہ بن الحسن کی سند سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اور اس کی سند متصل نہیں ہے، فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا نے فاطمة الکبری رضی اللہ عنہا (بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں پایا۔

منقطع روایت کو حسن قرار دینا غلط ہوتا ہے، الایہ کہ اس کا حسن شاہد یا متابعت مل جائے۔

فائدة ① حدیث مسلم (۱۳۷ ب) اس سے بے نیاز کردیتی ہے۔

② عبد العزیز بن محمد الدراوردی سے اسے موسیٰ بن داود نے بھی بیان کیا ہے۔

دیکھئے حافظ ابن حجر کی کتاب: بتاج الحفکار (۲۸۳/۱)

[۸۳] حدثنا يحيى قال: ثنا قيس [بن عبد الحميد الجمانى] نے عن عبد الله بن الحسن عن أمه حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قیس (بن الربيع) نے حدیث بیان کی، اُس نے عبد اللہ بن الحسن سے، انہوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت الحسین سے، انہوں نے نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میری بیٹی! جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہہ: بسم الله والسلام على رسول الله، اللهم صل على محمد وعلى آله، اللهم اغفر لنا وارحمنا وافتح لنا محمد، اللهم اغفر لنا وارحمنا وافتح لنا أبواب رحمتك.

تحقيق اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۸۲:

[۸۴] حدثنا يحيى بن عبد الحميد بن (الجماني) نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں شریک (بن عبد اللہ القاضی) نے حدیث بیان کی، فاطمة بنت الحسين عن أمها عن عبد الله بن الحسن عن أمها بنت النبي ﷺ عن النبي ﷺ مثل ذلك .
ہمیں یحییٰ بن عبد الحميد بن (الجمانی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے (عن کے ساتھ) لیث (بن ابی سلیم) سے، اُس نے عبد اللہ بن احسین سے، انہوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت احسین سے، انہوں نے نبی ﷺ کی بیٹی (سیدہ) فاطمہ (بنت النبی) سے، انہوں نے نبی ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

تحقيق اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۸۲:

[۸۵] حدثنا سليمان بن حرب ہمیں سليمان بن حرب نے حدیث بیان قال: ثنا شعبة عن أبي إسحاق قال: کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے سمعت سعید بن ذی حدان قال: حدیث بیان کی، انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ السعیدی) سے، انہوں نے قلت لعلقمة: ما أقول إذا دخلت المسجد؟ قال: تقول: صلّى الله و ملائكته علیٰ محمد، السلام عليك أیها النبي و رحمة (الله و بر کاته) .
کہا: میں نے سعید بن ذی حدان سے سنا کہ میں نے علقمة (بن قیس بن عبد اللہ) سے کہا: جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا

کہوں؟ انہوں نے کہا: کہہ صلی اللہ و
ملائکتہ علیٰ محمد، السلام
علیک أیهَا النبی و رحمة (اللہ و
بر کاتھ) .

تحقیق ﴿ اس کی سند ضعیف ہے۔ ﴾

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱۰۷۰ ح ۲۹۷۰) نے سفیان الشوری عن ابن اسحاق
کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۷)

سعید بن ذی حدان مجهول (الحال) راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۳۰۰)

[۸۶] حدثنا عارم بن الفضل قال: همیں عارم (محمد) بن الفضل (السدوسی)
ثنا حماد بن زید عن منصور [بن] نے حدیث بیان کی، کہا: همیں حماد بن زید
المعتمر^① عن یزید بن ذی حدان نے حدیث بیان کی، انہوں نے منصور
قال: قلت لعلقمة: يا أبا شبل! ما (بن المعتدر بن سلیمان) سے، انہوں نے
أقول [إذا]^② دخلت المسجد؟
قال تقول: صلی اللہ و ملائکتہ
نے علقمة (بن قیس) سے کہا: اے ابو شبل!
جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟
على محمد، السلام عليك أیهَا
انہوں نے کہا: کہو صلی اللہ و
النبي و رحمة اللہ . قال قلت: من
حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا،
ملائکتہ علیٰ محمد، السلام
حدثیه أبو إسحاق الهمدانی.
.....

- ① اصل میں ”منصور عن أیه“ ہے، جبکہ عبدالحق الترمذی کے نسخ میں اسی طرح ہے جس طرح ہم نے
متن میں لکھا ہے۔ دیکھئے ص ۱۸۵
- ② اضافہ از نسخ فضل اصولۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہْ وَسَلَّمَ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۸۵)

میں نے کہا: یہ کس نے آپ کو بتایا ہے؟ کیا
آپ نے اسے (کسی سے) سنا ہے،
انھوں نے کہا: نہیں، مجھے ابو اسحاق
الحمدانی (عمرو بن عبد اللہ السعی) نے بتایا
ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

بیزید بن ذی حدان مجھول راوی ہے، اُس کے حالات کہیں بھی نہیں ملے۔

نیزد کیھے حدیث سابق: ۸۵

[صفا و مروہ پر تکبیرات اور درود کا اہتمام]

[۸۷] حدثنا هدبة بن خالد قال: همیں حد بہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ثنا همام بن یحییٰ قال: ثنا نافع ان کہا: همیں ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: همیں نافع (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ) [ابن] ^① عمر کان یکبر علی الصفا نے حدیث بیان کی کہ بے شک (ابن) ثلثاً، یقول: لا إله إلا الله وحده لا شریک له، له الملك و له الحمد، وهو علی كل شيء قادر. ثم يصلی على النبي ﷺ ثم يدعوا و يتغطى بالثوب ثم يفعل على القيام والدعاء ثم يفعل على المروءة نحو ذلك.

۱ اضافہ از نسخہ فضل اصولۃ علی الٹبی مکتبہ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۸۵)

شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے] پھر نبی ﷺ پر درود پڑھتے پھر لما قیام کرتے ہوئے دعا کرتے رہتے۔ پھر مروہ پر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تحقیق صحیح ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۳۷۹) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۳۷ھ ۲۹۲۳۰)

[تکبیرات عید اور درود]

ہمیں مسلم بن ابرہیم (الازدی الفراہیدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابرہیم (خُجَّی) سے، انہوں نے علقمة (بن قیس الخُجَّی) سے: (عبد اللہ) ابن مسعود، ابو موسیٰ (الاشعری) اور حذیفہ (بن الیمان / خُبَّال اللہ) کے پاس ولید بن عقبہ عید سے پہلے ایک دن آیا تو انھیں کہا: یہ عید قریب

[۸۸] حدثنا مسلم بن إبراهيم قال: ثنا هشام بن أبي عبد الله الدستوائي قال: ثنا حماد بن أبي سليمان عن إبراهيم عن علقمة أن ابن مسعود وأبا موسى و حذيفة خرج عليهم الوليد بن عقبة قبل العيد يوماً، فقال لهم: إن هذا العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه؟ قال عبد الله: تبدأ فتكبر تكبيرة تفتح بالصلة ^۱ و تحمد ربك و

❶ اصل میں سلیمان کے بجائے سلمان چھپ گیا ہے۔ صحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلاة علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی ص ۱۸۶ ❷ الترمذی کے نئے میں ”تفتح بها الصلاة“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۸۶

تصلی علی النبی محمد ﷺ، ثم ہے لہذا اس پر تکبیر کس طرح ہے؟ عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابتداء تدعوا و ^۱ تکبر، و تفعل مثل ذلك، ثم تکبر میں تکبیر افتتاح کہو جس کے ساتھ نماز شروع ہوتی ہے اور رب کی حمد بیان کرو اور نبی محمد ﷺ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو اور تکبیر کہو اور اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھر قراءت کرو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو پھر مثل ذلك، ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم ترکع۔

فقال: حذیفة و أبو موسیٰ: صدق أبو عبد الرحمن .

تو حذیفة اور ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہما) نے کہا: ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کچھ کہا ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے نیہنی (۲۹۱۳) نے مسلم بن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے الحجۃ الکبیر للطبرانی (۹۵۱۵ ح ۳۵۱۹) اور تفسیر ابن کثیر (۲۲۸۵) و قال: ”انداد صحیح“ !

۱ اصل میں ”او“ ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی ص ۱۸۷

اس میں دو وجہ ضعف ہیں:
 اول: ابراہیم الحنفی مدرس تھے۔ (دیکھئے الحجۃ المبین ص ۳۳) اور سند عن سے ہے۔
 دوم: حماد بن ابی سلیمان مدرس تھے۔ (دیکھئے الحجۃ المبین ص ۳۸) اور سند عن سے ہے۔
 اس سلسلے کی دیگر ضعیف روایات کے لئے دیکھئے میری کتاب انوار السنن فی تحقیق
 آثار السنن (ح ۹۹۵-۹۹۹)

[۸۹] حدثنا علی بن المدینی نے یہ حدیث بیان کی، خالد بن الحارث عن انھوں نے هشام (بن ابی عبد اللہ الدستوائی) سے... تو هشام فقال فيه: ثم تكبر فترکع .
 فقال حذیفة والأشعری: صدق أبو عبد الرحمن .
 اس (روایت) میں کہا: پھر تم تکبیر کہو تو رکوع کرو، پھر حذیفہ اور (ابو موسیٰ) الاشعربی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بھی کہا ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۸۸

[نمازِ جنازہ میں درود]

[۹۰] حدثنا سلیمان بن حرب قال: همیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: همیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن ابی بکر ابی بکر قال: كنا بالخيف و معنا سے، انھوں نے کہا: ہم (منیٰ / مکہ) میں خیف (ایک مقام) کے پاس تھے اور اثنی علیہ و صلی علی النبی ﷺ

و دعا بدعوات، ثم قام فصلی بنا۔ ہمارے ساتھ عبد اللہ بن ابی عتبہ تھے۔
انھوں نے اللہ کی حمد و شاہیان کی اور نبی
علی ﷺ پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر
اٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔ نیزد میکھنے جلاء الافہام (ص ۱۳۶)

بعض علماء کا خیال ہے کہ عبد اللہ بن ابی بکر سے مراد عبد اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک ہے۔

[۹۱] حدثنا محمد بن کثیر (غالباً العبدی) نے ہمیں محمد بن کثیر قال: حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن سعید ثنا سفیان بن سعید: حدثني
اویہاشم الواسطی عن الشعبي قال: مجھے ابوہاشم الواسطی (یحییٰ بن دینار) نے اول تکبیرة من الصلاة على الجنائزه
حدیث بیان کی، انھوں نے (عامر بن شراحت) لشعی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ثناء على الله عزوجل والثانية صلاة
علی النبی ﷺ، والثالثة دعاء للموتى والرابعة السلام۔
کہا: نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ کی شنا
ہے، دوسرا میں نبی ﷺ پر درود ہے،
تیسرا میں میت کے لئے دعا ہے اور
چوتھی میں سلام ہے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲۹۶/۳) نے کبیع عن سفیان (الثوری) عن ابی ہاشم عن الشعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ تابعی کے اس قول میں اللہ کی شنا سے مراد سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہے، جس کی

دلیل و مشہور حدیث ہے جس میں سورہ فاتحہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 ”حمدنی عبدي اثنی علی عبدي“ میرے بندے نے میری حمد بیان کی...
 میرے بندے نے میری ثابتیاں کی۔ (دیکھو صحیح مسلم، ترجمہ دارالسلام: ۸۷۸، ۳۹۵)

مصنف ابن ابی شیبہ (۲۹۵/۳) میں حفص بن غیاث عن اشعش عن الشعی
 والی روایت میں ”بِيَدِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ الشَّنَاءِ عَلَيْهِ“ کے الفاظ ہیں، جن سے حمد و شنا کا
 قطعی تین ہوتا ہے لیکن یہ سند ضعیف ہے۔

[۹۲] حدثنا عبد الله بن مسلمة ہمیں عبد الله بن مسلمة (الشعی) نے
 قال: ثنا نافع بن عبد الرحمن بن حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نافع بن
 عبد الرحمن بن ابی نعیم القاری عن نافع عن ابن عمر: انه يكابر على الجنائز ويصلّي
 بیان کی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے
 على النبي ﷺ، ثم يقول: اللهم (عبد الله) بن عمر (رضي الله عنه) سے، و
 بارك فيه وصلّ علیه واغفر له
 جنازے کی تکبیر کہتے اور نبی ﷺ پر درود
 پڑھتے پھر کہتے: اے اللہ! اس میں برکتیں
 ڈال اور اس پر رحم کرو اور اسے بخش دے اور
 اسے اپنے نبی ﷺ کے حوض پر پہنچا
 دے۔

تفسیق اس کی سند حسن ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۲۹۵/۱۰) نے عبد الله بن عمر عن نافع مولیٰ
 ابن عمر کی سند سے مختصر آرایت کیا ہے۔

۹۳] حدثنا أبو مصعب عن مالك
ابن أنس عن سعيد بن أبي سعيد
المقبرى عن أبيه عن أبي هريرة:
سئل كيف نصلّى على الجنائز؟
قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من
أهلها، فإذا وضعت كبرت و
حمدت الله وصليت على نبيه
صليله، ثم أقول: اللهم هذا
عبدك [و]^① ابن عبدك وابن أمتك
كان يشهد أن لا إله إلا أنت وأن
محمدًا عبدك ورسولك وأنت
أعلم به، اللهم إن كان محسنًا فزد
من إحسانه وإن كان مسيئًا
فتجاوز عنه، اللهم لا تحرمنا أجره
ولا تفتنا بعده.

اے اللہ! یہ تیرے بندے ہے، تیرے بندے کا
بیٹا ہے اور تیرے بندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی
دیتا تھا کہ تیرے سو اکوئی اللہ (معبود برحق)
نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے
بندے اور رسول ہیں اور تو اسے سب سے
زیادہ جانتا ہے۔

اے اللہ! اگر وہ نیکیاں کرنے والا تھا تو اس

❶ اضافہ از سو فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۸۹)

پر بہت زیادہ احسان فرماء اور اگر وہ خطا کار
تحا تو اُس سے درگز فرمائے اللہ! اس
کے اجر و ثواب سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور
اس کے بعد ہمیں فتنے میں بتلانہ کرنا۔

تحقیق اس کی صدقیت ہے۔

اسے ابن المندز ر (الاوسط ۳۳۹/۵) اور بغوی (شرح السنہ: ۱۳۹۶) وغیرہ میں امام
مالك کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ موقوف روایت موطا امام مالک (روایۃ ابی مصعب الزہری: ۱۰۱۲، روایۃ یحییٰ بن
یحییٰ: ۵۲۸/۲۲۸) میں موجود ہے۔

فائدہ اس اثر میں حمد سے مراد فاتح ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ
مرفوع حدیث قدسی سے ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۹۱

[۹۴] حدثنا محمد بن المثنی رحمۃ اللہ علیہ ہمیں محمد بن المثنی نے حدیث بیان کی، کہا:
قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا معمر
ہمیں عبد الأعلى (بن عبد الأعلى) نے
عن الزہری قال: سمعت أبا أمامة
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر (بن راشد)
نے حدیث بیان کی، انہوں نے (محمد بن
مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب)
الزہری سے، انہوں نے کہا: میں نے
ابو امامہ بن سہل بن حنیف (شیعہ) کو سعید
بن امسیب (رحمۃ اللہ علیہ) سے حدیث بیان
ویصلی علی النبی ﷺ، ثم
یخلص الدعاء لله میت حتیٰ ۠

① اصل میں ”متی یفرغ“ ہے۔ صحیح کے لئے دیکھئے فضل اصولۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۹۲)

یفرغ و لا یقرأ إلا مرتاً واحدة ثم کرتے ہوئے سناؤ: یسلم فی نفسه .
 نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی
 قراءت کی جائے اور بنی ملیکہ پر درود
 پڑھا جائے پھر جب فارغ ہوتے میت کے
 لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک
 دفعہ قراءت کی جائے پھر اپنے دل میں
 (یعنی سر) سلام پھیر دیا جائے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔ (نیزد کیھے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۲۱)

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ح۲۹۲/۳) نے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ سے اور
 ابن الجارود (المتنی: ۵۸۰) وغیرہ نے معبر بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے۔

فائدة سیدنا ابو امامہ بن عثیمین صحابی صغری (بلحاڑ رؤیت) تھے، انہوں نے یہ یا اس
 جیسی روایت نبی ملکیتہ کے ایک صحابی (یعنی صحابی کبیر) سے سئی تھی۔ رضی اللہ عنہ
 و کیھے شرح معانی الآثار (۵۰۰ و سند صحیح، باب المکیر علی الجنازہ کم ہو؟)

[اللہ کی طرف ”صلوٰۃ“ کی نسبت اور اس کا مفہوم]

۹۵] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا همیں نصر بن علي (الجھضمی) نے حدیث
 خالد بن یزید عن أبي جعفر عن الربيع بن أنس عن أبي العالية: بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن یزید (العنکی)
 نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو جعفر
 (الرازی) سے، انہوں نے الربيع بن أنس
 سے، انہوں نے ابوالعالیہ (الریاحی) سے
 وجل علیہ: ثنا زہر علیہ، و صلاة ﴿إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى
 النَّبِيِّ ط﴾ علیہ السلام قال : صلاة اللہ عز

الملائكة عليه: الدعاء .

النَّبِيُّ طَ ﷺ عَلَيْهِ الْكَلَمُ [الإِحْزَاب: ٥٢]

أنھوں (ابو العالیہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا
صلوٰۃ کہنا، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شناکھنا ہے
اور فرشتوں کا صلوٰۃ کہنا آپ کے لئے دعا
مانگنا ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

ابو جعفر الرازی (صدقہ حسن الحدیث عن غیر الریبع بن انس) کی ریبع بن انس بن زید الکبری سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔
دیکھئے سنن ابی داود (۱۸۲ تحقیقی) اور کتاب الثقات لا بن حبان (۲۲۸/۳)

[۹۶] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا همیں نصر بن علي (ابن حفصی) نے حدیث
محمد بن سواء عن جویبر عن بیان کی، کہا: همیں محمد بن سواء نے حدیث
الضحاک قال: صلاة الله: رحمته و بیان کی، انھوں نے جویبر سے، اُس نے
ضحاک (بن مراحم) سے، انھوں نے کہا:
صلوة الملائكة: الدعاء .
اللہ کی صلوٰۃ اُس کی رحمت ہے اور فرشتوں
کی صلوٰۃ دعا ہے۔

تحقیق اس کی سند بخت ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۵۸)
جویبر بن سعید الازدی انجی نزیل الکوفہ، بخت ضعیف راوی تھا۔
دیکھئے تقریب التہذیب (۹۸۷)

۹۷] و حدثنا محمد بن أبي بكر (المقدى) نے اور ہمیں محمد بن أبي بكر (المقدى) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن سواء حدیث بیان کی (کہا): ہمیں جویر نے جویر عن الضحاك: ﴿ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلِئَكَتُهُ ﴾ قال: حدیث بیان کی، اُس نے ضحاک (بن مزاحم) سے: ﴿ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلِئَكَتُهُ ﴾ [الاذاب: ۳۳]

کہا: اللہ کی صلوٰۃ اُس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا ہے۔

تحقیق اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (دیکھئے جلاء الانہام ص ۱۵۸، اور حدیث سابق: ۹۶)

[نبی ﷺ کی قبر پر درود]

۹۸] حدثنا عبد اللہ بن مسلمہ (العنی) نے ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (العنی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے ماک (بن انس) سے، انہوں نے عبد اللہ بن دینار، انہوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کو نبی ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی ﷺ، ابو بکر (الصدق) اور عمر رضی اللہ عنہما پر درود (سلام) پڑھتے تھے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔ اسے امام تیہنی (۲۲۵/۵) نے بھی امام ماک کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت موطاً امام مالک (روایت بیجی بن بیجی بن عاصی) میں موجود ہے۔

[۹۹] حدثنا علي قال: ثنا سفيان: همیں علی (بن المدینی) نے حدیث بیان حدثی عبده اللہ بن دینار قال: کی، کہا: همیں سفیان (بن عینہ) نے رأیت ابن عمر إذا قدم من سفر دینار نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے عبده اللہ بن دخل المسجد، فقال: السلام عليك يا رسول الله! السلام على (عبدالله) ابن عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، جب آپ سفر سے آتے (تو) مسجد میں داخل ابی بکر، السلام علی ابی، و ہوتے پھر فرماتے: السلام عليك يا رسول الله، السلام علی ابی بکر، السلام علی ابی۔ اور دو رکعتیں پڑھتے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۸، آنے والی حدیث: ۱۰۰، اور مصنف ابن ابی شیبہ (۳۲۱/۳ ح ۱۱۷۹۲)

جب نبی ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ لگایا پھر آپ کے چہرہ مبارک سے پردہ اٹھا کر جھک کر آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا، آپ کے لئے یہ موت جو کھلی ہوئی تھی آگئی ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۳۵۲، ۳۳۵۳)

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے (خطبہ) فرمایا: تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد ﷺ پر موت آگئی ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ (صحیح بخاری: ۳۳۵۴)

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب (الستینی) سے، انھوں نے نافع (مولیٰ ابن عمر) سے: بے شک (عبداللہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہ) جب سفر سے واپس آتے تو (نبی ﷺ کی) مسجد میں داخل ہوتے پھر قبر کے پاس آکر فرماتے: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا ابا بکر! السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا ابا بکر! السلام عليك يا ابناہ!

[۱۰۰] حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع: أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر دخل المسجد، ثم أتى القبر فقال: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا ابا بکر! السلام عليك يا أبناہ! .

• تحقیق • اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بیہقی (۲۲۵/۵) نے سلیمان بن حرب کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیزد میکھٹے سابقہ حدیثیں: ۹۸، ۹۹

[۱۰۱] حدثني إسحاق بن محمد (الفروي) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن عمر (العری المکبر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے: بے شک ابن عمر (رضی اللہ عنہ) جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں دور کعتیں پڑھتے پھر نبی ﷺ کی قبر کے پاس آتے تو اپنادایاں ہاتھ نبی ﷺ کی قبر پر رکھتے اور قبلے کی طرف پیچہ کرتے پھر نبی

صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہتے پھر ابو بکر اور عمر بن عقبہ پر سلام کہتے تھے۔ رضی اللہ عنہما۔

تحقیق اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس میں وجہ ضعف یہ ہے کہ اسحاق بن محمد الفروی ضعیف راوی تھا۔

دیکھئے حدیث سابق: ۳۵، ۳

[نبی ﷺ کی قبر پر فرشتوں کا درود پڑھنا]

[۱۰۲] حدثنا معاذ بن أسد نے حدیث بیان کی، ہمیں معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، ثنا عبد الله بن المبارك: أخبرنا ابن کہا: ہمیں عبد اللہ بن المبارک نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں (عبد اللہ) ابن لمیعہ حدیثی خالد بن یزید (عن سعید) بن أبي هلال عن نبیه ① بن نے خبر دی (کہا): مجھے خالد بن یزید نے وہب اُن کعباً دخل علی عائشة بلال سے، انہوں نے نبیہ بن وہب سے کعب: ما من فجر يطلع إلا و ينزل کہ بے شک عائشہ (عائشہ) کے پاس کعب (الاحبار) گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوا تو کعب نے کہا: جب بھی فجر طلوع [القبر] ② و يصلون علی النبی علیہ السلام حتی إذا أمسوا عرجوا و هبط ہوتی ہے تو ستر ہر افراد نازل ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ قبر کے پاس چلے آتے

۱ اصل میں غلطی سے مدبہ بن وہب چھپ گیا ہے۔

تحقیق کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۹۶)

۲ اضافہ از فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۹۶)

سبعون ألفاً حتى يحفوا بالقبر
يضربون بأجنبتهم، فيصلون على
النبي ﷺ سبعون ألفاً بالليل و
سبعون ألفاً بالنهار حتى إذا انشقت
الأرض خرج في سبعين ألفاً من
الملائكة يزفونه .

ہیں اور اپنے پر پھر پھڑاتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ جب شام ہوتی ہے تو (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں۔ اور ستر ہزار دوسرے (فرشتے) اترتے ہیں حتیٰ کہ قبر کے پاس آتے ہیں، اپنے پر پھر پھڑاتے ہیں پھر نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، ستر ہزار رات کو اور ستر ہزار دن کو، حتیٰ کہ جب زمین پھٹے گی تو آپ باہر آئیں گے اور ستر ہزار فرشتے آپ کے ساتھ چلیں گے۔

• تحقیق • اس کی سند میں نظر ہے۔

دیکھئے کتاب الزہد لابن المبارک (ص ۵۵۸ ح ۱۶۰۰، روا عن ابن الجیع)

اسے امام الجیع بن سعد المصری نے بھی خالد بن زید سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے سنن الدارمی (۱/۳۲۷ ح ۹۲) شعب الایمان للجیعی (طبعه محققہ ۵۶-۵۵۶)
ح ۳۸۷، طبعہ اخیری (۲/۳۹۲ ح ۳۹۲-۳۹۳) و فیها تصحیف فی السنڈ (علیۃ الاولیاء لابی النہیم)
نہیم (۳۹۰/۵ و فیها تصحیف فی السنڈ) کتاب العظمۃ لابی الشیخ (۱۰۱۸/۳ ح ۵۳۷)
النہیم فی الفتن والملامح لابن کثیر (تحقیقی ۳۱۷ ح ۵۶۱)

نبیہ بن وہب کی کعب الاحرار سے ملاقات یا معاصرت ثابت نہیں ہے اور نہ سیدہ عائشہ زینت اللہ عزیزاً
سے اُن کی کسی روایت کا ثبوت ملا ہے لہذا اس سند میں انقطاع کا شبهہ ہے۔

حسین سلیم اسد نے کہا: اور اس میں انقطاع بھی ہے کیونکہ نبیہ بن وہب نے کعب کو نہیں
پایا۔ واللہ اعلم (تحقیق مند الدارمی ۱/۲۲۸)

فائدہ سعید بن ابی ہلال کا مختلط ہونا ثابت نہیں ہے۔ اختلاط کے بارے میں امام احمد کا قول ساجی نے بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے لہذا یہ ناقابل جحت ہے۔ یاد رہے کہ سعید بن ابی ہلال سے خالد بن یزید کی روایت صحیحین میں ہے لہذا یہاں اختلاط کا الزام سرے سے مردود ہے۔

[آیت: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کا مفہوم]

[۱۰۳] حدثنا علي بن عبد الله (المديني) نے
قال: ثنا سفيان قال: ثنا ابن أبي
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن
عینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
نجیح عن مجاهد: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ﴾ قال: لا ذکر إلا ذکرت،
(عبدالله) ابن ابی شجے نے حدیث بیان کی،
انھوں نے مجاهد (بن جبر رحمہ اللہ) سے:
﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اور ہم نے
محمدًا رسول اللہ.

آپ کا ذکر بلند کیا۔ [الشرح: ۲: ۳]

کہا: جب مجھے یاد کیا جاتا ہے تو آپ کو بھی
یاد کیا جاتا ہے۔ (یعنی موذن وغیرہ کا
گواہی دینا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی اللہ نہیں (اور) گواہی دیتا ہوں
کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے امام شافعی نے کتاب الرسالہ (ص: ۱۶، فقرہ: ۳۷) میں سفیان بن عینہ سے نقل
کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کے زدیک عبد اللہ بن ابی شجے طبقہ ثالثہ کے ملس تھے۔

دیکھئے طبقات المحدثین (۷۷۳) اور روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔
بعض علماء ابن ابی فتح کی مجاہد سے روایات صحیح سمجھتے ہیں لیکن یہ مسلک مرجوح ہے۔

[۱۰۴] حدثنا محمد بن عبید: ہمیں محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، کہا:
ثنا محمد بن ثور عن معمر عن
قتادة: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ فقال
النبي ﷺ: ((ابدؤوا بالعبودية ①
و ثنووا بالرسالة .))

قال معمر: أشهد أن لا إله إلا الله،
 وأن محمداً عبده، فهذا العبودية
ورسوله أن يقول: عبده ورسوله .

معمر (بن راشد) نے کہا: میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ (معبد برحق)
نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے
بندے ہیں، یہ عبودیت (بندگی) ہے۔ اور
(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں کہ یہ
کہے: اس کے بندے اور رسول ہیں (یہ
رسالت ہے۔)

تحقیق قاتدہ کا قول صحیح ہے اور مرفوع حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف

ہے۔

۱ عبد الحق الزركانی کے نئے میں ”بالعبودية“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس روایت کی سند قادہ تک صحیح ہے۔
اسے طبری نے تفسیر (۱۵۱/۳۰) میں صحیح سند کے ساتھ محمد بن ثور سے روایت کیا ہے۔

[خطبہ وعظ اور درود ہے]

[۱۰۵] حدثنا عمرو بن مرزوق: همیں عمرو بن مرزوق نے حدیث بیان کی
ثنا زہیر عن أبي إسحاق: أنه رأه
(کہا): همیں زہیر (بن معاویہ) نے
حدیث بیان کی، انہوں نے ابو اسحاق
یستقبلون الامام إذا خطب ولکنهم
(عمرو بن عبد اللہ السعیی) سے: انہوں نے
کانوا لا يسعون ^۱ إنما هو قصص
وصلة على النبي ﷺ.
لوگوں کو خطبے کی حالت میں امام کی طرف
رُخْ كرتے ہوئے دیکھا اور لیکن لوگ دوڑ
نہیں رہتے تھے: یہ تو عظ ہے اور نبی ﷺ
پر درود ہے۔

• تحقیق • اس کی سند ضعیف ہے۔

زہیر بن معاویہ کی ابو اسحاق السعیی سے روایات میں نظر ہے۔ امام ابو زرعة الرازی نے کہا:
وَثَقَهُ ہیں لیکن انہوں نے ابو اسحاق سے اُن کے اختلاط کے بعد نہ ہے۔

(كتاب الجرح والتعديل ۳/۵۸۹)

امام احمد بن حنبل نے کہا: زہیر کی ابو اسحاق سے روایت میں کمزوری ہے، انہوں نے ابو اسحاق
سے اُن کے آخری دور میں حدیثیں سنی تھیں۔ (كتاب الجرح والتعديل ۳/۵۸۸ و سند صحیح)
یاد رہے کہ صحیحین میں زہیر بن معاویہ کی ابو اسحاق سے تمام روایات متابعات اور
شوہد کی وجہ سے صحیح ہیں۔

① عبدالحق الترمذی کے نسخ میں ”لا یسمیون“ ہے، یعنی وہ اسلاف کو گالیاں نہیں دیتے تھے۔ دیکھئے ص ۱۹۸

[نماز میں دعا اور درود]

[۱۰۶] حدثنا محمد بن أبي بکر (المقدی) نے حدیث
بیان کی، کہا: همیں عبد اللہ بن یزید
(المقری) نے حدیث بیان کی (کہا):
مجھے حیوہ (بن شریع) نے حدیث بیان کی
(کہا): مجھے ابوہانی حمید بن ہانی نے خبر دی
کہ ابو علی عمرو بن مالک نے انھیں حدیث
بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے
صحابی فضالہ بن عبید (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے
ہوئے سن: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص
کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سن، جس نے
اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نہ نبی
ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھر اسے
بلا یا تو اسے یادو سرے شخص سے کہا: جب تم
میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی
بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے
پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے
دعا مانگ لے۔

تفصیق اس کی سند حسن ہے۔

اس امام احمد (۱۸/۲) ابو داود (۱۳۸۱) اور ترمذی (۷/۳۳۷) وغیرہم نے امام ابو عبد الرحمن بن یزید المقری سے اس سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اسے ترمذی، ابن خزیمہ (۰۹۷، ۱۰۷) ابن حبان (الموارو: ۵۱۰) حاکم (۲۶۸، ۲۳۰) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

[قنوت میں درود]

۱۰۷] حدثنا محمد بن المثنی ہمیں محمد بن المثنی نے حدیث بیان کی، کہا: قال: ثنا معاذ بن هشام: حدثني أبي ہمیں معاذ بن ہشام (بن ابی عبد اللہ عن قتادة عن عبد الله بن الحارث: الدستوائی) نے حدیث بیان کی (کہا): أن أبا حليمة _ معاذ _ كان يصلي مجھے میرے ابا (ہشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے [عن کے ساتھ] عبد اللہ بن الحارث سے: بے شک ابو حلیمة معاذ (بن الحارث بن ارقم الانصاری القاری رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ فی القنوت . تم الكتاب والحمد لله وحده وصلوته على سیدنا محمد و آله و سلم . پر قنوت میں درود پڑھتے تھے۔

کتاب مکمل ہو گئی۔

والحمد لله وحده وصلوته على
سیدنا محمد و آله و سلم .

تحقيق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے حافظ ذہبی نے سیر اعلام الدلاع (۱۸/۵۰۲) میں اپنی سند آن کو ساتھ بے محکم دلائل و برائین سے میرین، متنوع و مفرد موضوعات پر مستدل بدلت آن کو ساتھ بے

اسما علیل بن اسحاق القاضی سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے حلیۃ الاولیاء (۲۱/۲) اور جلاء الانہام (ص ۳۲۳)

قادرہ رحمہ اللہ مشہور مدرس تھے، حافظ ابن حجر نے انھیں طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (طبقات المدرسین ۳/۹۲) اور یہ روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔

فائدہ سیدنا ابو بن کعب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قوت و ترکے تقریباً آخر میں نبی ﷺ پر درود پڑھتے تھے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۰۰، ملخصاً و سندہ صحیح)

ترجمہ ختم (۲۲/ ستمبر ۲۰۰۹ء)

بیت امیر محمد اخو حافظ شیر محمد، باجوڑی، بیاڑ، تحصیل کلکوٹ (کوہستان) (صلح دیر بالا
والحمد لله رب العالمين
حافظ زیر علی زنی

محمد شین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیں؟

اگر کوئی کہے کہ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی کی کتاب: فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں بہت سی ضعیف روایات ہیں لہذا سوال یہ ہے کہ محمد شین کرام نے کتب صحیح کے علاوہ دوسری کتابوں میں ضعیف اور مردود روایات کیوں لکھی ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”بل أكثر المحدثين في الأعصار الماضية من سنة مائتين و هلم حراً

إذا ساقوا الحديث بأسناده اعتقدوا أنهم برؤا من عهده . والله أعلم“

بلکہ سن دوسو بھری سے لے کر بعد کے گزشتہ زمانوں میں محمد شین جب سند کے ساتھ حدیث بیان کر دیتے تو یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسؤولیت سے بری ہو چکے ہیں۔ والله اعلم
(السان المأزر ان ح ۳۵ ص ۷۵ ترجمۃ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، دوسرا نسخہ ح ۳۵۳، المالی المصنوع للسیوطی ح اص ۱۹، دوسرا نسخہ ص ۲۵، تذکرة الموضوعات للبغضی ص ۷)

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: لیکن (ابویعیم الاصبهانی نے) روایات بیان کیں جیسا کہ ان جیسے محمد شین کسی خاص موضوع کے بارے میں تمام روایتیں بیان کر دیتے تھے تاکہ (لوگوں کو) علم ہو جائے۔ اگرچنان میں سے بعض کے ساتھ جھٹ نہیں پکڑی جاتی تھی۔ (منهج النہج ح ۱۵)
شخاوی نے کہا: اکثر محمد شین خصوصاً طبرانی، ابویعیم اور ابن مندہ جب سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے تو وہ یہ عقیدہ رکھتے یعنی سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسؤولیت سے بری ہو چکے ہیں۔

(فتح المغیث شرح الفیہ الحدیث ح اص ۲۵۲، الموضوع)

ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ صحیحین کے علاوہ کتب حدیث مثلًا الادب المفرد للبغضی اور مسند احمد وغیرہ میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں، جنہیں سند کے ساتھ روایت کر کے محمد شین کرام بری الذمہ ہو چکے ہیں۔ یہ روایات انہوں نے بطور جھٹ استدلال نہیں بلکہ بطور معرفت و روایت بیان کر دی تھیں لہذا اصولی حدیث اور اسماء الرجال کو مد نظر رکھنے کے بغیر صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث کی روایات سے استدلال یا جھٹ کپڑا اور انھیں بطور جزم بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ وما علينا إلا البلاغ (۶/ دسمبر ۲۰۰۹ء)

إطراق الأحاديث والآيات

١٩، ١٥	آمين
١٨	آمين آمين آمين
١٠٤	ابدؤا بالعبودية
١٣	أتاني آت من ربي فقال
١٥	أتاني جبريل فقال : رغم أنف امرئ
٧	أتاني حبريل ، قال : من صلي عليك
١	أجلأتاني الآن آت
٢	أجل إنهأتاني ملك
٥	أحسنت يا عمر! حين تحيت
٤	أحسنت يا عمر! حين وجدتني
١٩	حضروا المنبر
٨٢	إذا دخلت المسجد فقولي : بسم الله
١٠٦	إذا صلي أحدكم فليبدأ بتمجيد الله
٥٩	إذا صليتم على فقولوا: اللهم صل على محمد
٦١	(إذا صليتم على النبي فأحسنوا الصلاة عليه) ☆
٨١	(إذا قدمتم فتطوفوا بالبيت سبعاً)
٨٠	(إذا مررت بالمساجد فصلوا على النبي صلى الله عليه وسلم)
١٤	إذن يغفر لك ذنبك كله
١٣	إذن يكفيك الله

☆ يدل ما بين القوسين على أن الحديث ليس بالمرفوع بل: موقوف أو مقطوع التابعى .
 محكم دلائل و برائين سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٢٩، ٢٨	أكثروا على الصلوة يوم الجمعة
٤٠	أكثروا على من الصلوة يوم الجمعة
٦٢	(اللهم اجعل صلواتك وبر كاتبك)
٩٢	(اللهم بارك فيه وصلّ عليه)
٥٢	(اللهم تقبل شفاعة محمد الكبرى)
٦٠	(اللهم صلّى على محمد النبي الأمي)
١٠٧	(أن أبا حليمة معاذ كان يصلّى على
٣٧	إن أبخل الناس من ذكرت عنده فلم
١٠١، ١٠٠	(أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر)
٢٢	إن الله حرم على الأرض أن تأكل
٩٥، ٦٥	﴿إن الله وملائكته يصلون﴾
٣٤	إن البخيل الذي إذا ذكرت عنده لم يصلّى على
٣١	إن البخيل لمن ذكرت عنده فلم يصلّى على
٣٥، ٣٣	إن البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّى على
١٩	إن جبريل عرض لي فقال: بعد من
٩٤	(إن السنة في صلوة الجنائز) حديث مرفوع
١٣	إن شئت
٥١	إن في الجنة مجلساً لم يعطه أحد قبل
٢١	إن لله في الأرض ملائكة سياحين
٢٧	(أن ملكاً موكل يوم الجمعة)
٢٢	إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة
٤٩	إن الوسيلة درجة عند الله
٩٣	(أنا لعمر الله أخبرك)

إِنَّهَا أَعْلَى درجَةً فِي الْجَنَّةِ ٤٧
(أَنَّهُ رَآهُمْ يَسْتَقْبِلُونَ الْإِمَامَ إِذَا خَطَّبَ) ١٠٥
(أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَنَاسًا مِنَ النَّاسِ قَدْ التَّمَسُوا الدُّنْيَا) ٧٦
(أُولَئِكَيْرَةٌ مِنَ الصلوٰةِ عَلٰى الْجَنَّازَةِ) ٩١
بِحَسْبِ امْرِئٍ فِي الْبَخْلِ أَنْ أَذْكُرَ عِنْدَهُ فَلَا ٣٨
الْبَخْلِيْلُ مِنْ ذَكْرٍ عِنْدَهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلٰى ٣٢
(بِلْغَنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ ملَكًا موكلٌ) ٢٤
(تَبَدَّأ فِتْكِيرٌ تَكِيْرٌ تَفْتَحُ بِالصَّلوٰةِ) ٨٨
(تَقُولُونَ: صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتِهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ) ٨٦، ٨٥
تَقُولُونَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ ٦٥
تَقُولُونَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ٧٣
تَقُولُونَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ٧١، ٦٦، ٥٨
الثَّلَاثَانِ أَكْثَرَ ١٤
(ثُمَّ تَكِبِّرُ فَتَرْكِعُ) ٨٩
حَيَاٰتِي خَيْرٌ لَكُمْ ٢٦، ٢٥
(رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ) ٩٩
(رَأَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقْفَ) ٩٨
رَغْمَ أَنْفُكَ رَجُلٌ ذَكَرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ ١٦
سَلُوا اللَّهُ لِي الْوَسِيلَةَ ٤٨
الشَّطَرُ ١٤
صَلُوا عَلٰى أَنْبِياءِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ٤٥
صَلُوا عَلٰى فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلٰى زَكْوَةِ لَكُمْ ٤٧، ٤٦
صَلُوا عَلٰى وَقَوْلَوَا: اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ٦٩

٣٠	صلوا في بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر.....
٩٥	(صلوة الله عزوجل ثناءه عليه).....
٩٧	(صلوة الله مغفرته).....
٩٦	(صلوة الله ورحمته).....
٧٧	صلى الله عليك وعلى زوجك.....
١٠٦	عجل هذا.....
١٨	قال لي جبريل : رغم أنف عبد.....
٧٢	قالوا: اللهم صل على محمد.....
٦٨	قل : اللهم صل على محمد.....
٦١	(قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك).....
٦٤	قولوا: اللهم صل على عبدك ورسولك.....
٧٠،٦٧،٦٣،٥٧،٥٦	قولوا: اللهم صل على محمد.....
٧٨	(كان يدعوا للصغير ويستغفر).....
٧٩	(كان يستحب للرجل إذا فرغ من تلبيته).....
٨٧	(كان يكبر على الصفا ثلاثة).....
٦٠	(كانوا يستحبون).....
٣٩	كفى به شحأن يذكرني قوم فلا يصلون.....
٩٠	(كنا بالخيف ومعنا عبد الله بن أبي عتبة).....
٨٧	(لا إله إلا الله وحده).....
٢٣	لا تأكل الأرض جسد من كلمه.....
٢٠	لا تجعلوا قبري عبداً.....
٧٥	(لا تصلوا صلوة على أحد إلا على النبي صلى الله عليه وسلم).....
٥٤	ما جلس قوم مجلساً لم يذكرو الله..... محكم دلائل وبراءين سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مقت آن لائن مکتبہ

٥٥	(ما قوم يقعدون ثم يقولون ولا يصلّون على)
١٠	مالك
٧٤	(ما من دعوة لا يصلّي على النبي صلى الله عليه وسلم قبلها)
٦	ما من عبد يصلّي على إلا
١٠٢	(ما من فجر يطلع إلا وينزل)
٤٤، ٤٢	من ذكرت عنده فلم يصل على خطىء
٥٠	من صلّى على أوسال لي الوسيلة
٨	من صلّى على صلّى الله عليه
١١	من صلّى على مرة واحدة كتب الله له
١٢	(من صلّى على النبي صلى الله عليه وسلم كتب)
٩، ٣	من صلّى على واحدة صلّى الله عليه
٥٣	من قال : اللهم صلّى على محمد وأنزله المقدّع المقرب
٤٣	من نسي الصلوة على خطىء طريق الجنة
٤٢، ٤١	من ينسى الصلوة على خطىء طريق الجنة
٧٨	(النبي صلّى الله عليه وسلم قد غفر الله له)
١٠	هذه سجدة سجدتها شكرًا
٩٧	﴿ هو الذي يصلّي عليكم وملائكة ﴾
١٠٤، ١٠٣	(ورفعنا لك ذكرك)
٤٦	الوسيلة أعلى درجة في الجنة
٨٤، ٨٣	يا بنية إذا دخلت المسجد فقولي : بسم الله

فهرس الرواية

ابراهيم بن الججاج
ابراهيم بن حمزه
ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف
ابراهيم بن يزيد الخجلي
ابن أبي ليلى
ابن أبي مريم
ابن أبي شح
ابن شريح
ابن عون
ابن الهاد
ابوابي طلحة الانصاري (?)
ابوالاحوص سليم
ابوسحاق لسيبي
ابوالاشعث الصبعاني
ابوامامة بن سهل بن حنيف
ابوبكر بن ابي اويس
ابوبكر بن ابي شيبة
ابوبكر الخشمي
ابوبلج
ابواثبات
ابوجعفر الرازى
ابوحره (واصل بن عبد الرحمن البصري)
محكم دلائل وبراءين سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
۳۹، ۲۹
۸۸، ۲۳
۱۰
۲۷، ۳۲، ۳۰
۲۳، ۲۳

ابو حیمیم
ابو حمید الساعدی
ابو ذر الغفاری
ابو سعید الحنفی
کیسان
ابوصاح
ابو طلحہ
ابو طلحہ الانصاری (؟)
ابوالعالیہ الرياحی
ابوعوانہ
ابوفاختة
اسعید بن علّاقہ
ابوسعد الانصاری
عقبہ بن عمرو
ابومصعب الزہری (احمد بن ابی بکر)
ابومعشر
ابوموسی الاشعربی
ابوهاشم الواسطی
ابوہریرہ
أبی بن کعب
احمد بن عبد اللہ بن یونس
احمد بن عیسیٰ
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ
اسحاق بن کعب بن عجرہ
اسحاق بن محمد الفروی
اسماعیل بن ابی اویس
محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
۱۹
۳۳
۳
۵۹
۱۲
۸۸
۹۳
۹۳، ۵۳، ۳۶، ۳۵، ۱۸، ۱۶، ۱۱، ۹، ۸
بیکی بن دینار
زیاد بن کلیب
ابومصعب الزہری (احمد بن ابی بکر)
عقبہ بن عمرو
اسعید بن علّاقہ
ابوفاختة
ابو حمید الساعدی
ابو ذر الغفاری
ابو سعید الحنفی
کیسان
ابوصاح
ابو طلحہ
ابو طلحہ الانصاری (؟)
ابوالعالیہ الرياحی
ابوعوانہ
ابوفاختة
اسعید بن علّاقہ
ابوسعد الانصاری
عقبہ بن عمرو
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ
اسحاق بن کعب بن عجرہ
اسحاق بن محمد الفروی
اسماعیل بن ابی اویس
۳۱، ۳۱، ۱

اسماعیل بن جعفر ۳۹، ۳۶، ۳۵	۷۷
اسود بن قیس ۷۷	۶۱
اسود بن یزید ۵	۱۵، ۲۱
انس بن عیاض ۱۵، ۲۱	۲۲
انس بن مالک ؓ ۱۰۰، ۷۸، ۷۱، ۲۳	۲۲
اویس بن اویس ؓ ۱۰۰، ۷۸، ۷۱، ۲۳	۲۲
ایوب الحنیانی ۲۲	۵۳
بسام الصیرفی ۵۳	۲۴، ۲۵
کبر بن سواده المعافری ۲۴، ۲۵	۱۶، ۱۱
کبر بن عبد اللہ المازنی ۱۶، ۱۱	۲۱
بشر بن المفضل ۲۱	۷۷
ثابت بن اسلم البنای ۷۷	۳۰، ۳۸، ۲۳
چابر بن عبد اللہ الانصاری ؓ ۳۰، ۳۸، ۲۳	۲۰
جریر بن حازم ۲۰	۹۷، ۹۶
جریر بن عبد الحمید ۹۷، ۹۶	۷۷، ۳۷، ۲۶
جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی ۷۷، ۳۷، ۲۶	۸۸
جعفر بن برقان ۸۸	۲۵، ۳۰-۳۸، ۲۹، ۲۸، ۲۳
جعفر بن محمد الصادق ۲۵، ۳۰-۳۸، ۲۹، ۲۸، ۲۳	۳۰
جوہیر بن سعید ۳۰	۳۶، ۳۵، ۳۲، ۳۱، ۲۰
مجاہد بن المنهال ۳۶، ۳۵، ۳۲، ۳۱، ۲۰	۳۶، ۳۵، ۳۲، ۳۱، ۲۰

.....	حسین بن علی الجعفری
۷۶، ۷۷	حسین بن عبد الرحمن
۷۸	حکم بن عتبیہ
۸۸	حماد بن ابی سلیمان
۱۰۰، ۸۲، ۷۸، ۷۱، ۳۳، ۲۵	حماد بن زید
۹۰، ۲۰، ۳۷، ۲۶، ۲	حماد بن سلمہ
۵۵	حفص بن عمر
۱۰۶	حیوہ بن شریح
۱۰۶	حیمد بن ہانی ابوهانی
۸۹	خالد بن الحارث
۷۹	خالد بن سلمہ
۱۰۶، ۹۵	خالد بن یزید
۵۵	ذکوان ابوصالح
۹۵	ربیع بن انس
۳۷	رجل من اهل دمشق
۱۲	رجل من بني اسد
۵۳	رویفیع الانصاری رضی اللہ عنہ
۲۱	زازان
۱۰۵، ۵۹	زہیر بن معاویہ
۲۳	زیاد بن کلیب ابومعشر
۵۳	زیاد بن نعیم الحضری
۵۳، ۱۰	زید بن الحباب
۷۹	زید بن خارجه رضی اللہ عنہ
.....	زید بن عبد اللہ بن الحشیر

۸۱.....	زکر یا بن ابی زائدہ
محمد بن مسلم.....	الزہری.....
۵۹.....	زہیر بن معاویہ بعضی
۶۵.....	السری بن یحییٰ.....
۱۰.....	سعد بن ابراہیم.....
۱۹.....	سعد بن اسحاق بن کعب.....
۹۳، ۱۲.....	سعید بن ابی سعید المقری.....
۱۰۲.....	سعید بن ابی ہلال.....
۶۰.....	سعید بن ایاس الجریری.....
۱۹.....	سعید بن الحکم بن ابی مریم.....
۸۵.....	سعید بن ذی حدان.....
۳۶.....	سعید بن زید.....
۱۲.....	سعید بن سلام العطار.....
۷۱.....	سعید بن علاقہ ابو فاختہ.....
۹۳، ۷۳.....	سعید بن المسیب.....
۹۰، ۵۲، ۲۱، ۱۳.....	سفیان بن سعید الشوری.....
۱۰۳، ۹۹، ۵۲، ۳۴، ۱۳.....	سفیان بن عینیہ.....
۵۸.....	سلام بن سلیم: ابوالاحص.....
۳۹، ۲۹.....	سلم بن سلیمان الفضی.....
۱۵، ۵، ۳.....	سلمه بن وردان.....
۸۰.....	سلیمان لعیسی.....
۳۱، ۳۲، ۳۲، ۳۱، ۱.....	سلیمان بن بلال.....
۵۵، ۳۲، ۲۳، ۳۸، ۲۵، ۲۳، ۲.....	سلیمان بن حرب.....
۱۰۰، ۹۰، ۸۵، ۷۸، ۷۳، ۷۱، ۲۵، ۲۰، ۵۲.....	

٥٥	سلیمان بن مهران الاعمش
٢	سلیمان مولی الحسن بن علی
٣٠	سہیل بن ابی سہیل
٨٠	سیف بن عمران شعی
٨٣	شریک القاضی
٨٥، ٥٦، ٥٥، ٢	شعبہ بن الحجاج
عاشر	اشعی
٧٣	شیخ من اہلی
٧٩	صالح بن محمد بن زائدہ
٥٣	صالح مولی التوأمہ
٥٠	صفوان بن سلیم
٣٨	ضحاک بن مخلد
٩٤، ٩٦	ضحاک بن مزاحم
٥٢	طاوس
١٣	طفیل بن ابی بن کعب
٢٨	طلحہ رضی اللہ عنہ
عاشر	محمد بن الفضل السد وی ابوالعمان
٦	عاصم بن عبد اللہ
٦١، ٥٥، ٢	عاصم بن علی
١٠٢	عاشرہ رضی اللہ عنہا
٦	عامر بن ربعیہ
٩١	عامر بن شراحیل اشعی
٩٢، ٧٣	عبدالاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ
٣٢، ٣١، ١	عبدالحمید بن ابی اویس: ابو بکر
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ	

عبد الرحمن بن أبي سليمان	٥٨-٥٦
عبد الرحمن بن اسحاق المدنى	١٢، ١٤، ١١
عبد الرحمن بن بشير بن مسعود	٧٣-٧١
عبد الرحمن بن زياد(?)	٧٥
عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبة المسعودي	٦٦
عبد الرحمن بن عمرو	١٣
عبد الرحمن بن عوف	١٠، ٧
عبد الرحمن بن محمد بن عبد : القارى	٥١
عبد الرحمن بن واقد العطار	٢٧، ١٢
عبد الرحمن بن يزيد بن تميم (ص)	٢٢
عبد الرحمن بن يزيد بن جابر(?)	٢٢
عبد الرحمن بن يعقوب	١١، ٩، ٨
عبد العزيز بن أبي حازم	٢٧، ١٨، ٨
عبد العزيز بن محمد الدراوردي	٨٢، ٢٧، ٣٢، ٣٠، ٧
عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم	٩٠، ٧٠
عبد الله بن أبي طلحه	٣، ٢
عبد الله بن أبي عتبة	٩٠
عبد الله بن أبي شح	١٠٣
عبد الله بن جعفر(?)	٥١
عبد الله بن جعفر بن شح	٢٦، ٣٦
عبد الله بن الحارث	١٠٧
عبد الله بن الحسن	٨٢-٨٢
عبد الله بن خباب	٢٧، ٢٦

۹۹، ۹۸	عبدالله بن دينار
۶۳	عبدالله بن زيد الانصاری رضی اللہ عنہ
۲۱	عبدالله بن الساب
۵۲	عبدالله بن طاووس (ص)
۶	عبدالله بن عامر بن اریجہ
۵۷، ۵۲، ۴۸	عبدالله بن عباس رضی اللہ عنہ
۷۹	عبدالله بن عبد الله الاموی
۷۵	عبدالله بن عبد الوہاب
۳۶-۳۲	عبدالله بن علی بن احسین
۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۲، ۲۲	عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ
۱۰۱	عبدالله بن عمر العمری المکبر
۲۲، ۵۰	عبدالله بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۷۲	عبدالله بن عوف
۱۰۲، ۵۳	عبدالله بن لمیعہ
۱۰۲، ۸۱	عبدالله بن المبارک
۱۳	عبدالله بن محمد بن عقیل
۸۸، ۲۱، ۲۱	عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۸، ۹۲، ۷۰، ۶۳، ۱۵، ۳	عبدالله بن مسلمہ لقعنی
۳۳	عبدالله بن وھب
۱۰۶	عبدالله بن یزید المقری
۷	عبدالواحد بن محمد
۱	عبدالله بن عمر العمری المصغر
۷۹، ۴۹	عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف
۶۸	عثمان بن موهب
	محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عقبہ بن عمر و ابو مسعود رضی اللہ عنہ	۲۳،۵۹
عکرمہ	۷۵
العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب	۱۱،۹،۸
عائمه بن قیس لخی ابوبکر	۸۸،۸۶،۸۵
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۸۰،۳۲،۲۰
علی بن حسین بن علی	۸۰،۳۶،۳۵،۳۳-۳۱،۲۰
علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی	۱۰۳،۹۹،۸۹،۶۹،۲۸،۵۲،۳۲،۳۶،۲۲،۱۳،۱۰
عمارہ بن غزیہ	۲۹،۳۲-۳۲
عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ	۸۷،۸۱،۵
عمربن عبد العزیز	۷۶
عمربن علی المقدی	۵۰
عمربن ہارون ابی الحسن	۳۵
عمرو بن ابی عمرو	۳۱،۷
عمرو بن الحارث	۲۳،۳۲
عمرو بن دینار	۲۳،۲۲
عمرو بن سلیم الزرقی	۷۰
عمرو بن عبد اللہ، ابو سحاق اسمیعی	۱۰۵،۸۶،۸۵
عمرو بن مالک: ابو علی	۱۰۶
عمرو بن مرزوق	۱۰۵
عمرو بن مسافر	۷۳
عوام بن حوشب	۱۲
عوف بن عبد اللہ	۲۱،۵۱
عوف بن مالک	۳۷
عیسیٰ بن طہمان ابو بکر لخشمی	۵۰

عیسیٰ بن میناء	۹
غالب القطان	۲۵
فاطمہ بنت الحسین	۸۲-۸۲
فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت النبی ﷺ	۸۲-۸۲
فضالہ بن عبد اللہ بن عثیمین	۱۰۲
قاسم بن محمد بن ابی بکر	۷۹
قادةہ بن دعا م	۱۰۷، ۱۰۳
قیس بن الربيع	۸۳
قیس بن عبد الرحمن بن ابی صحصھ	۱۰
کثیر ابو الفضل	۲۶
کثیر بن زید	۱۸
کعب؟	۳۷، ۳۶
کعب الاخبار	۱۰۲
کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ	۵۸-۵۶، ۱۹
کیسان ابوسعید المقری	۹۳
لیث بن ابی سلیم	۸۳، ۳۷، ۳۶
مالک بن انس المدنی	۹۸، ۹۳، ۷۰، ۶۳
مالک بن اوس بن الحدثان	۵
مبارک بن فضالہ	۲۸
محمد بن ابراہیم بن الحارث	۵۹
محمد بن ابی بکر المقدی	۱۰۶، ۹۷، ۵۱، ۵۰، ۳۸، ۳۷، ۳۵، ۱۷
محمد بن اسحاق (الصاغانی)	۱۹
محمد بن اسحاق بن یسار	۵۹

۲۸	محمد بن بشر
۳۵	محمد بن ثابت
۱۰۳	محمد بن ثور
۹	محمد بن جعفر
۹۷، ۹۶	محمد بن سواء
۷۸، ۷۳-۷۱	محمد بن سيرين
۶۳	محمد بن عبد الله بن زيد
۵۹	محمد بن عبد الله بن يزيد
۱۰۳	محمد بن عبيدة
۱۸، ۸	محمد بن عبد الله بن محمد: ابوثابت
۳۲-۳۱	محمد بن علي بن احسين الباقي
۳۸	محمد بن عمرو بن عطاء
۸۷، ۸۱، ۳۳، ۳۰	محمد بن الفضل السدوسي: عارم
۹۰، ۵۳	محمد بن كثیر؟ (العبدی البصري)
۱۰۷، ۹۳	محمد بن المثنى
۹۳	محمد بن مسلم الزهرى
۱۹	محمد بن هلال
۱۰۳	مجاہد بن جبر
۲۸	مجمع بن يحيى
۵۱	محمود
۲۳	محمود بن خداش
۲۹	مروان بن معاوية الفزارى
۷۴، ۵۸، ۵۷، ۲۱، ۱۲، ۱۱	مسدود

المسعودي.....	عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبة
مسلم بن إبراهيم الفراهيدى الازدي.....	٨٨، ٢٨
معاذ بن اسد.....	١٠٢
معاذ بن الحارث ابو حليمة القارى رضي الله عنه.....	١٠٧
معاذ بن هشام.....	١٠٧
معبد بن هلال العزى.....	٣٧
معتمر بن سليمان.....	٨٦، ٩٧
معمر بن راشد.....	١٠٣، ٩٤، ٥٢
مغيرة بن مقسم.....	٢٣
المقدى.....	محمد بن أبي بكر
منصور بن المعتمر بن سليمان.....	٨٦
منيع المكى.....	١٣
موسى بن طلحه.....	٢٩، ٢٨
موسى بن عبيدة.....	٣٨، ٣٥، ١٠
موسى بن وردان.....	٣٩
نافع بن عبد الرحمن بن أبي قحافة القارى.....	٩٢
نافع مولى ابن عمر.....	١٠١، ١٠٠، ٩٢، ٨٧
نيج العزى.....	٧٧
نبية بن وصيف.....	١٠٢
نصر بن علي الجعفري.....	٩٦، ٩٥، ٧٣
نعميم بن عبد الله الجعفر.....	٦٣
وضاح بن عبد الله: ابو عوانة.....	٧٧
وفاء بن شرحبيل.....	٥٣

وليد بن رباح.....	۱۸
وہب بن الاجدع.....	۸۱
وھیب بن خالد.....	۲۳، ۲۴
ہبہ بن خالد.....	۸۷
ہشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی.....	۱۰۷، ۸۹، ۸۸
ہشام بن حسان.....	۷۳
ہشیم.....	۲۲، ۵۷، ۲۷، ۱۲
ہمام بن یحیی.....	۸۷
یحیی بن دینار: ابو ہاشم الواطئی.....	۹۱
یحیی بن سعید الققطان.....	۲۱
یحیی بن سلیم: ابو پلخ.....	۲۲
یحیی بن عبد الحمید الحمانی.....	۸۲-۸۲، ۸۰، ۲۲، ۵۳، ۳۶، ۳۲، ۷
یزید بن ابان الرقاشی.....	۲۷
یزید بن ابی زیاد.....	۵۸، ۵۷
یزید بن ذکی حدان.....	۸۲
یزید بن زریع.....	۷۲، ۱۷
یزید بن عبد اللہ بن الشیر.....	۶۰
یزید بن عبد اللہ بن الہاد.....	۶۷، ۶۶
یعقوب بن حمید بن کاسب.....	۷۹، ۵
یعقوب بن زید بن طلحہ.....	۱۳
یونس مولیٰ بنی ہاشم.....	۶۲

فضائل درود وسلام

فضائل صلوات الله على النبي ﷺ



www.ircepak.com

